e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 54 Sunday , November 24 2024 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۵۴) لکھنؤ، بروز اتوار ۲۴-نومبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۲۱/جمادی الاول ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

سکھو نے پرینکا گاندھی کو ان کی جیت پر دی مبارکباد

شملہ،23 نومبر (یواین آئی) ہماچل پردیش کے وزیر اعلیٰ ٹھاکر سکھویندر سنگھ سکھو نے ہفتہ کو کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی کو کیرالہ کے وائناڈ ضمنی انتخاب میں بھاری اکثریت سے کامیابی پر مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ ان کی ریکارڈ جیت ان کے انتخابی سفر میں ایک اہم سنگ میل ہے اور اس سے کانگریس پارٹی کو مزید مضبوط ملے گی۔ وزیر اعلیٰ نے جھارکھنڈ اسمبلی انتخابات میں کامیابی کے لئے سینئر لیڈروں اور پارٹی کارکنوں کو بھی مبارکباد دی اور کہا کہ یہ ان کی لگن اور محنت کا نتیجہ ہے۔ میڈیا کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر سکھو نے ہماچل پردیش میں تعاون پر مبنی سیاست کے بجائے رکاوٹ کی سیاست کرنے کے لئے بھارتیہ جنتا پارٹی پر تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی ریاست کے عوام کے مفادات اور گزشتہ پانچ سالوں میں اپنی کارکردگی پر بحث کرنے سے گریز کرتی ہے۔

پی ٹی آئی کے احتجاج پر دہشت گردی کا خطرہ

اسلام آباد،23 نومبر (یواین آئی) قومی انسداد دہشت گردی اتھارٹی (نیکٹا) نے پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے اسلام آباد میں کل ہونے والے احتجاج پر دہشت گردی کے خطرے کا الرٹ جاری کر دیا۔ ڈان نیوز کے مطابق نیکٹا کے جاری کردہ اعلامیے میں بتایا گیا ہے کہ اسلام آباد میں پی ٹی آئی کے احتجاج کے دوران فتنہ الخوارج کی دہشت گردی کا خطرہ ہے، دہشت گرد تنظیم کے ممبران پاکستان کے بڑے شہروں میں حملوں کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں، حملے کی غرض سے کئی حملہ آور پہلے سے ہی پاک-افغان سرحد پار کر چکے ہیں، حملہ آور 19 اور 20 نومبر کی رات مختلف شہروں میں داخل ہوئے۔ نیکٹا نے صوبائی حکومتوں کو فوری سخت اقدامات کی ہدایت جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردوں کی جانب سے جلسے جلوسوں کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے، پاکستان تحریک انصاف کے ممکنہ احتجاج پر بھی حملہ ہو سکتا ہے۔

مہاراشٹر میں مہایوتی اتحاد، جھارکھنڈ میں انڈیا اتحاد فاتح

مہاراشٹر میں شندے کو دوبارہ وزیر اعلیٰ بنانے کا مطالبہ □ وائناڈ ضمنی انتخاب: پرینکا گاندھی کی شاندار برتری، ڈھائی لاکھ ووٹوں سے سبقت □ پنجاب ضمنی انتخاب: 3 سیٹوں پر عآپ اور 1 سیٹ پر کانگریس کی جیت، بی جے پی کا ہاتھ رہا خالی □ جھارکھنڈ میں جے ایم ایم اتحاد کی برتری پر جشن

نئی دہلی۔) ایجنسیاں)۔ مہاراشٹر اور جھارکھنڈ میں ہوئے اسمبلی انتخابات کے نتائج آج سامنے آ گئے ہیں۔ مہاراشٹر میں بی جے پی کی قیادت والی مہاوتی اتحاد نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی ہے۔ وہیں جھارکھنڈ میں ہیمنت سورین اپنی حکومت بچانے میں کامیاب رہے ہیں۔ مہاراشٹر میں بھارتیہ جنتا پارٹی نے 133 سیٹوں پر بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی ہے۔ بی جے پی کی یہ کارکردگی شاندار رہی ہے۔ بی جے پی نے ریاست میں 149 سیٹوں پر الیکشن لڑا تھا۔ وہیں ایکناتھ شندے کی شیوسینا 57 سیٹیں جیتنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ جبکہ اجیت پوار کی این سی پی نے 41 سیٹیں حاصل کی ہیں۔

مہاراشٹر میں، جس کی 288 اسمبلی سیٹیں ہیں، مہایوتی اتحاد نے 234 سیٹیں جیتی ہیں۔ جھارکھنڈ کی بات کریں تو ہیمنت سورین کی قیادت میں انڈیا بلاک نے 56 سیٹیں جیتی ہیں۔ تمام تر محنت کے باوجود بی جے پی کی قیادت والی این ڈی اے کو صرف 24 سیٹوں پر ہی مطمئن ہونا پڑا۔ مہاراشٹر میں مہاوتی کی جیت کے بعد وزیر اعلیٰ کے عہدے کے کئی دعویدار سامنے آئے ہیں، وہیں وزیر اعلیٰ رخی کے کئی ناموں پر بحث شروع ہو گئی ہے۔

مہاراشٹر کے انتخابی رجحانات میں مہایوتی کی برتری کے درمیان، شیوسینا کے رکن پارلیمنٹ نریش مہسکے نے ایکناتھ شندے کو دوبارہ وزیر اعلیٰ بنانے کی مطالبہ کیا ہے۔ مہسکے نے کہا" ۔ مہاراشٹر کے نتائج مہایوتی کے لیے لینڈ سلائڈ فتح کی طرح ہیں، اس لیے ایکناتھ شندے کو ہی وزیر اعلیٰ بننا چاہیے۔"

کانگریس رہنما پرینکا گاندھی نے وائناڈ لوک سبھا ضمنی انتخاب میں شاندار برتری حاصل کرتے ہوئے اپنی سیاسی قوت کا مظاہرہ کیا ہے۔ ووٹوں کی گنتی کے دو گھنٹوں بعد پرینکا 2 لاکھ 55 ہزار سے زیادہ ووٹوں سے آگے ہیں۔ یو ڈی ایف امیدوار پرینکا کو اب تک 70 فیصد ووٹ مل چکے ہیں، جس نے ان کی جیت تقریباً یقینی بنا دی ہے۔ وائناڈ، جو روایتی طور پر کانگریس کا مضبوط گڑھ رہا ہے۔ پہلے راہل گاندھی یہاں کی نمائندگی کرتے تھے۔ اس سیٹ کو راہل گاندھی نے چھوڑ کر رائے بریلی سے لوک سبھا کی نمائندگی کے لیے خالی کیا تھا، جس کے بعد پرینکا نے یہاں سے اپنا پہلا انتخاب لڑا۔ الیکشن کمیشن کے مطابق دوپہر 12 بجے تک پرینکا گاندھی کو 389495 ووٹ مل چکے تھے، جبکہ ایل ڈی ایف کے ستین موکری 134411 ووٹوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں اور بی جے پی کی نویا ہری داس 72419 ووٹوں کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہیں۔ ووٹنگ کا تناسب اس بار کافی کم رہا، 64.72 فیصد ووٹ ڈالے گئے، جو 2021 کے 72.92 فیصد اور 2019 کے 80.33 فیصد کے مقابلے میں کم ہے۔ اس کے باوجود، یو ڈی ایف اپنی برتری برقرار رکھنے کے لیے پر امید ہے۔ یہ انتخاب ریاستی حکومت پر براہ راست اثر انداز نہیں ہوگا لیکن خاص طور پر حالیہ ہریانہ میں پارٹی کی جدوجہد کے بعد کانگریس کے لیے اہم ہے۔ کانگریس نے پرینکا کی مہم میں بڑے پیمانے پر تشہیر کی، جس میں مقامی مسائل جیسے کسانوں کی مشکلات اور لینڈ سلائیڈ متاثرین کی بحالی پر توجہ دی گئی۔ پرینکا نے اپنی مہم میں عوامی رابطے اور ذاتی ملاقاتوں پر زور دیا، جس سے ان کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔ وائناڈ میں ان کی کامیابی نہ صرف کانگریس کے لیے حوصلہ افزا ہوگی بلکہ ان کی سیاسی مستقبل کے لیے بھی اہم ہے۔ اس سیٹ کے نتائج کانگریس اور اس کی قیادت کے لیے بڑی اہمیت رکھتے ہیں، کیونکہ یہ سیٹ پہلے راہل گاندھی کے پاس تھی۔

پنجاب میں جن 4 اسمبلی سیٹوں پر ضمنی انتخابات ہوئے تھے، ان سبھی کے نتائج سامنے آ چکے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ سبھی 4 سیٹوں پر بی جے پی امیدواروں کو تیسرا مقام حاصل ہوا ہے۔ یعنی پنجاب میں کانگریس و عآپ کے درمیان سیدھی ٹکر تھی، اور 3 سیٹوں پر عآپ نے جبکہ 1 سیٹ پر کانگریس نے کامیابی کا پرچم لہرایا ہے۔ پنجاب کی ڈیرا بابا نانک، چھبیوال، گدڑباہا اور برنالہ اسمبلی سیٹوں پر ضمنی انتخاب ہوا تھا اور ریاست میں حکمراں جماعت عآپ نے ڈیرا بابا نانک، چھبیوال اور گدڑباہا اسمبلی سیٹوں پر جیت حاصل کی ہے۔ برنالہ اسمبلی سیٹ پر کانگریس امیدوار کو کامیابی ملی ہے۔ برنالہ سے کانگریس نے کلدیپ سنگھ ڈھلون کو امیدوار بنایا تھا جنھوں نے 28254 ووٹ حاصل کیے۔ اس سیٹ پر عآپ امیدوار ہرندر سنگھ دھالیوال کو 26097 ووٹ ملے، یعنی انھیں محض 2157 ووٹوں سے شکست ملی۔ عآپ کی کامیابی والی سیٹوں کی بات کریں تو ڈیرا بابا نانک سیٹ پر اتارے گئے عآپ امیدوار گردیپ سنگھ رندھاوا نے 59104 ووٹ حاصل کر کانگریس امیدوار جتندر کور رندھاوا (53405 ووٹ) کو 5699 ووٹوں سے شکست دی۔ چھبیوال اسمبلی سیٹ پر عآپ امیدوار ڈاکٹر ایشانک کمار کو 51904 ووٹ ملے۔ انھوں نے کانگریس امیدوار رنجیت کمار (23214 ووٹ) کو 28690 ووٹوں کے بڑے فرق سے ہرایا۔ جہاں تک گدڑباہا اسمبلی سیٹ کا معاملہ ہے، وہاں عآپ امیدوار ہردیپ سنگھ ڈمپی (71644 ووٹ) نے کانگریس امیدوار امریتا ورنگ (49675 ووٹ) کو 21969 ووٹوں سے شکست دی۔

مودی نے مہاراشٹر اور جھارکھنڈ کے بی جے پی کارکنوں کو مبارکباد دی

نئی دہلی، 23 نومبر (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے مہاراشٹر اور جھارکھنڈ اسمبلی انتخابات کے نتائج کے بعد دونوں ریاستوں کے عوام اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے کارکنوں کو مبارکباد دی ہے اور دونوں میں اچھی حکمرانی اور ترقی کے لئے لوگوں کی امنگوں کا اظہار کیا ہے۔ ریاستوں نے اس کو پورا کرنے کے لیے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا ہے۔ مسٹر مودی نے ٹویٹر پر اپنے پیغامات میں کہا کہ "ترقی کی جیت! گڈ گورننس کی فتح! متحد ہو کر ہم اور بھی اونچی اڑان بھریں گے! این ڈی اے کو تاریخی مینڈیٹ دینے کے لیے مہاراشٹر کے میری بہنوں اور بھائیوں، خاص طور پر ریاست کے نوجوانوں اور خواتین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ پیار اور گرمجوشی منفرد ہے۔ میں لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارا اتحاد مہاراشٹر کی ترقی کے لیے کام کرتا رہے گا۔ جے مہاراشٹر! انہوں نے کہا کہ "قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کی عوام نواز کوششیں ہر طرف گونج رہی ہیں! میں مختلف ریاستوں کے لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مختلف ضمنی انتخابات میں این ڈی اے کے امیدواروں کو آشیرواد دیا۔ ہم ان کے خوابوں اور امنگوں کو پورا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔

راہل نے جھارکھنڈ میں انڈیا الائنس کی جیت پر عوام کا شکریہ ادا کیا

نئی دہلی، 23 نومبر (یواین آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے ہفتہ کو جھارکھنڈ میں انڈیا الائنس کی جیت کے لئے عوام کا شکریہ ادا کیا اور جھارکھنڈ مکتی مورچہ اور کانگریس کارکنوں کو جیت کے لئے مبارکباد دی۔ کانگریس کے لیڈر نے مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کے نتائج کو غیر متوقع قرار دیتے ہوئے کہا کہ اتحاد کی شکست کی وجوہات کا بعد میں جائزہ لیا جائے گا۔ مسٹر گاندھی نے کہا، "انڈیا الائنس کو بھاری مینڈیٹ دینے کے لیے جھارکھنڈ کے عوام کا تہہ دل سے شکریہ۔ وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین جی، کانگریس اور جے ایم ایم کے تمام کارکنوں کو اس جیت کے لیے دلی مبارکباد اور نیک خواہشات۔ ریاست میں اتحاد کی یہ جیت آئین کے ساتھ ساتھ پانی، جنگل اور زمین کے تحفظ کی جیت ہے۔" انہوں نے مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کے نتائج کو چونکا دینے والا قرار دیتے ہوئے کہا، "مہاراشٹر کے نتائج غیر متوقع ہیں اور ہم ان کا تفصیل سے تجزیہ کریں گے۔ ریاست کے تمام ووٹر بھائیوں اور بہنوں اور تمام کارکنوں کا ان کی محنت کے لئے شکریہ۔"

کھڑگے نے پرینکا کی شاندار جیت کے لیے وایناڈ کے لوگوں کا شکریہ ادا کیا

نئی دہلی، 23 نومبر (یو این آئی) کانگریس صدر ملک ارجن کھڑگے نے پارٹی کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا کو بھاری ووٹوں سے جیتانے کے لئے وائناڈ کے لوگوں کا شکریہ ادا کیا ہے مسٹر کھڑگے نے ہفتہ کو کہا، "وائناڈ ملک کی قیادت میں اپنا حصہ ڈالتا رہے گا۔ مجھے یقین ہے کہ محترمہ پرینکا گاندھی پارلیمنٹ میں وایناڈ اور ملک کے لوگوں کے لئے ایک مضبوط آواز بنیں گی انہوں نے کہا کہ محترمہ واڈرا کی قابل قیادت، ہمدردی، شائستگی اور عزم اور آئین کے اصولوں سے ان کی وابستگی انہیں مزید تقویت بخشے گی۔ کانگریس پارٹی اور یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ کی امیدوار کو منتخب کرنے پر عوام کا شکریہ۔

ڈبل انجن حکومت کی جیت کارکنان کی محنت کا نتیجہ: یوگی

ضمنی الیکشن میں بی جے پی نے ماری بازی

لکھنؤ،23 نومبر (یواین آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کو اتر پردیش اسمبلی ضمنی انتخابات میں بی جے پی۔ این ڈی اے کی جیت پر رائے دہندگان کا شکریہ ادا کیا اور جیتنے والوں امیدواروں کو مبارکباد پیش کیا۔ یوگی نے اپنے ایکس ہینڈل پر لکھا 'X' یہ جیت پی ایم مودی کے کامیاب قیادت میں عوام کے اٹوٹ اعتماد کی مہر ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوپی اسمبلی ضمنی الیکشن میں ڈبل انجن حکومت کی سیکورٹی۔ بہتر حکمرانی اور مفاد عامہ کی پالیسیوں اور وقف کارکنان کی سخت جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ یوگی نے کہا 'X' بٹیں گے تو کٹیں گے، ایک رہیں گے تو محفوظ رہیں گے۔ انہوں نے لکھا کہ یوپی کے معزز رائے دہندگان کا شکریہ جنہوں نے ریاست کی بہتر حکمرانی اور ترقی کے لئے اپنا ووٹ دیا اور سبھی کامیاب امیدوار کو مبارکباد۔

اتر پردیش میں 9 سیٹوں پر ہوئے ضمنی الیکشن میں جہاں ایک جانب بی جے پی نے شاندار جیت درج کرتے ہوئے 7 سیٹیں حاصل کی ہیں وہیں سماج وادی پارٹی (ایس پی) کو صرف دو سیٹوں پر ہی اکتفاء کرنا پڑا۔ جبکہ بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کے ہاتھ خالی رہے۔ گذشتہ اسمبلی الیکشن میں ان 9 اسمبلی سیٹوں میں سے پانچ پر ایس پی نے پرچم لہرایا تھا اور چار بی جے پی کے پاس تھی لیکن الگ الگ وجوہات سے ان سیٹوں پر ہوئے ضمنی الیکشن میں اس بار بی جے پی نے شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے سات سیٹوں پر بھگوا لہرایا ہے جبکہ ایس پی کے صرف دو سیٹوں پر ہی اکتفا کرنا پڑا ہے۔ اس ضمنی الیکشن میں بی ایس پی کو عوام نے پوری طرح سے نکار دیا اور اس کا کھاتہ بھی نہیں کھل سکا۔ امبیڈکر نگر کی کٹھہری سیٹ پر بی جے پی امیدوار دھرم راج نشاد کو ایک لاکھ سے زیادہ ووٹ حاصل ہوئے یہاں انہوں نے ایس پی امیدوار شوبھوتی ورما کو شکست سے دو چار کیا۔ ورما کو کل 69577 ووٹ حاصل ہوئے۔ مراد آباد کندرکی سیٹ پر بی جے پی نے تاریخی مظاہرہ کرتے ہوئے پہلی بار جیت حاصل کی ہے یہاں سے پارٹی امیدوار رام ویر سنگھ کو 164585 ووٹ حاصل کیا تو ایس پی امیدوار رضوان احمد صرف 24355 ووٹ حاصل کئے۔ اس مسلم اکثریتی سیٹ پر پہلی بار بھگوا لہرایا ہے۔

آنند بھون پر لگا اندرا از بیک کا پوسٹر

پریاگ راج،23 نومبر (یواین آئی) آل انڈیا کانگریس کی سیاسی سرگرمیوں کا مرکز رہا الہ آباد (پریاگ راج) کے آنند بھون کی ریلنگ پر لگے ایک پوسٹر پر لکھا گیا ہے اندرا از بیک۔ آنند بھون پر لگے پوسٹر پر وائناڈ لوک سبھا ضمنی الیکشن امیدوار پرینکا گاندھی واڈرا کی تصویر کے ساتھ ہی آنجہانی اندرا گاندھی کی بھی تصویر لگی ہے۔ پوسٹر پر لکھا ہے مبارک باد دیدی، ہم جیت گئے۔ ان پوسٹروں کے ذریعہ سے کانگریس سیاست میں پرینکا گاندھی کو اندرا گاندھی کی مانند دکھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے آبائی رہائش پر کانگریس نے پرینکا گاندھی اور اندرا گاندھی کی تصویر کے ساتھ یہ پوسٹر لگایا ہے۔ پرینکا گاندھی واڈرا کو پوسٹر میں اندرا از بیک بتایا گیا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری مکند تیواری نے اس پوسٹر کو لگانے کے بارے میں بتایا کہ اندرا گاندھی میں پرینکا گاندھی کی شبیہ دکھائی پڑتی ہے۔ ان کی عوام سے بات چیت اور آپس میں ملنے جلنے کا طریقہ بھی آنجہانی گاندھی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ اندرا گاندھی کی کاپی نظر آتی ہیں۔

ضمنی انتخابات میں بی ایس پی کا صفایا

اس بار بھی ہاتھی تیسری پوزیشن سے آگے نہ بڑھ سکا

لکھنؤ: بہوجن سماج پارٹی کے امیدوار ہر الیکشن میں تیسرے نمبر پر رہتے ہیں۔ پچھلے کئی انتخابات میں بی ایس پی کے زیادہ امیدوار دوسرے نمبر پر نہیں آئے ہیں۔ ضمنی انتخابات میں مایاوتی نے بڑے بڑے دعوؤں کے ساتھ اپنے امیدوار کھڑے کیے تھے، لیکن نتیجہ ہر بار کی طرح رہا۔ لوک سبھا، پھر اسمبلی اور اب ضمنی انتخابات میں بی ایس پی ختم ہوتی جارہی ہے۔

بہوجن سماج پارٹی کو اس ضمنی انتخاب میں ایک سیٹ بھی نہیں ملی اور اس کے ووٹ فیصد میں بھی کمی آئی ہے۔ صورتحال یہ ہے کہ ضمنی انتخابات میں بی ایس پی امیدوار کو جو ووٹ ملے وہ ان کے اپنے زور پر تھے۔ بی ایس پی کی اعلیٰ قیادت سے زیادہ مدد نہیں ملی۔ انہیں پارٹی نے ٹکٹ دیا اور میدان میں تنہا چھوڑ دیا گیا۔ بہوجن سماج پارٹی نے نو اسمبلی سیٹوں پر امیدواروں کے حق میں ماحول بنانے کے لیے 40 اسٹار پرچارکوں کو بھی میدان میں اتارا تھا، لیکن زیادہ تر اسٹار پرچارک پارٹی امیدواروں کے حق میں ریلی یا جلسہ کرنے تک نہیں آئے۔ بی ایس پی سپریمو مایاوتی خود کسی ایک امیدوار کے لیے بھی ریلی یا جلسہ کرنے نہیں گئیں۔ پارٹی کے نیشنل کوآرڈینیٹر اور جانشین آکاش آنند نے بھی اتر پردیش میں ہونے والے اس انتخاب سے دوری بنائے رکھی۔ بڑے لیڈروں کے انتخاب میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے پارٹی کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ سیاسی ماہرین مایاوتی کو بی ایس پی کے مسلسل الیکشن ہارنے اور تیسرے نمبر پر رہنے کی وجہ مانتے ہیں۔ بی ایس پی کے کارکنان اور ووٹروں نے بھی یہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ سیاسی ماہرین کا کہنا ہے کہ مایاوتی کی خواہش پارٹی کے لیے بہت زیادہ ہوتی جارہی ہے۔ مایاوتی بی ایس پی میں کسی کو آگے نہیں بڑھنے دیتی، وہ تمام حقوق اپنے پاس رکھتی ہیں۔ مایاوتی کے علاوہ بی ایس پی میں کوئی دوسرا چہرہ ایسا نہیں ہے جو عوام میں مقبول ہو اور ان کی خوشی اور غم میں ان کے ساتھ کھڑا ہو۔

اڈانی پر کستا شکنجہ: یو ایس ایس ای سی نے گوتم اڈانی کے بھتیجے ساگر کو طلب کیا

اڈانی گروپ کے چیئرمین گوتم اڈانی اور ان کے بھتیجے ساگر کو امریکی سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن (SEC) نے سولر پاور کنٹریکٹ رشوت کیس میں طلب کیا ہے۔ ان دونوں کو اس معاملے میں اپنا موقف واضح کرنے کے لیے بلایا گیا ہے۔ سمن احمد آباد میں اڈانی کی شانتیون فارم کی رہائش گاہ اور اسی شہر میں ان کے بھتیجے ساگر کی بوداک دیو رہائش گاہ پر بھیجے گئے ہیں تاکہ 21 دنوں کے اندر ایس ای سی کو جواب دیں۔ ان دونوں پر پراجیکٹ لینے کے لیے 265 ملین امریکی ڈالر (200,2 کروڑ روپے) رشوت دینے کا الزام ہے۔ 21 نومبر کو نیویارک ایسٹرن ڈسٹرکٹ کورٹ کے ذریعے بھیجے گئے نوٹس میں کہا گیا ہے" آپ سمن ملنے کے بعد 21 دنوں کے اندر (اس دن کا شمار نہیں جس دن آپ اسے وصول کرتے ہیں) ...... شکایت درج کرانی ہوگی۔ مدعی (SEC) کو شکایت یا فیڈرل سول رولز کے رول 12 کے تحت منسلک تحریک کا جواب دینا چاہیے۔" نوٹس میں کہا گیا ہے، "اگر آپ جواب دینے میں ناکام رہتے ہیں تو، شکایت میں مانگی گئی ریلیف کے لیے آپ کے خلاف بطور ڈیفالٹ فیصلہ درج کیا جائے گا۔

'جھوٹ کا ایک وقت ہو سکتا ہے، لیکن دَور نہیں'

اب اصل جدوجہد شروع ہوئی ہے: اکھلیش یادو

لکھنؤ۔ 2024 کے اتر پردیش کے ضمنی انتخابات کے نتائج میں، بی جے پی کی قیادت والے اتحاد نے نو میں سے سات سیٹیں جیت کر ایک بڑی کامیابی حاصل کی۔ سماج وادی پارٹی (ایس پی) دو حلقوں سے جیتنے میں کامیاب رہی۔ بی جے پی کی بڑی جیتوں میں غازی آباد اور کھیر حلقے شامل ہیں، جو ریاست میں اس کی موجودگی کو مزید مضبوط کرتے ہیں۔ جہاں اس کو لے کر بی جے پی میں جشن کا سماں ہے، وہیں سماج وادی پارٹی اب سوال اٹھا رہی ہے۔ اب ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے ضمنی انتخاب کے نتائج کو لے کر ٹویٹ کیا ہے۔ اکھلیش یادو نے ایکس پر لکھا کہ انتخاب 'کو کرپشن' کا مترادف بنانے والوں کے ہتھکنڈوں کو تصویروں میں قید کر کے دنیا کے سامنے لایا گیا ہے۔ دنیا، ملک اور اتر پردیش نے اس ضمنی انتخاب میں انتخابی سیاست کی سب سے بگڑی ہوئی شکل دیکھی۔ انہوں نے کہا کہ جھوٹ کا وقت ہو سکتا ہے لیکن دور نہیں۔ انہوں نے لکھا کہ اب اصل جدوجہد شروع ہو چکی ہے...... مٹھی ہتو مٹھی اور پی ڈی اے بنائیں اور اعلان کریں اگر آپ شامل ہوئے تو آپ جیت جائیں گے' سابق وزیر اعلیٰ نے لکھا کہ مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں سماج وادی پارٹی کے دونوں امیدواروں کو انڈیا اتحاد کے مشترکہ امیدواروں کے طور پر جیتنے کے لیے تمام ووٹروں، حامیوں، کارکنوں اور رہنماؤں کا تہہ دل سے شکریہ اور تہہ دل سے شکریہ۔ انہوں نے کہا کہ مانکھرد شیواجی نگر اسمبلی سیٹ سے جناب ابو عاصم اعظمی اور بھیونڈی مشرقی اسمبلی سیٹ سے مسٹر رئیس قاسم شیخ کو ان کی جیت پر دلی مبارکباد۔ یہ پی ڈی اے اتحاد کی جیت ہے!

سوارا بھاسکر کے شوہر فہد احمد کو شکست، ثنا ملک نے انوشکتی نگر سے کامیابی حاصل کی

ممبئی: بالی ووڈ اداکارہ سوارا بھاسکر کے شوہر فہد احمد کے بارے میں ایک بڑی خبر سامنے آئی ہے۔ جانکاری کے مطابق ثنا ملک نے انہیں انوشکتی نگر اسمبلی سیٹ سے شکست دے دی ہے۔ دراصل، مہاراشٹر کی 288 اسمبلی سیٹوں کے لیے ووٹوں کی گنتی جاری ہے۔ اس دوران انوشکتی نگر اسمبلی سیٹ کا فیصلہ آ گیا ہے۔ جہاں نواب ملک کی بیٹی نے فہد احمد کو شکست دی ہے۔ غور طلب ہے کہ بالی ووڈ اداکارہ سوارا بھاسکر کے شوہر فہد احمد این سی پی (شرد پوار) کے ٹکٹ پر انوشکتی نگر سے الیکشن لڑے تھے۔ لیکن وہ یہاں جیت نہیں سکے۔ ثنا ملک نے فہد کو شکست دے دی ہے۔ آپ کو بتا دیں کہ سوارا بھاسکر کے شوہر فہد احمد پہلے سماج وادی پارٹی میں تھے۔ لیکن کچھ عرصہ پہلے وہ ایس پی چھوڑ کر این سی پی شرد پوار میں شامل ہو گئے۔ جس میں انہیں انوشکتی نگر اسمبلی سیٹ سے میدان میں اتارا گیا تھا۔ لیکن فہد کو یہاں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ سوارا بھاسکر نے 6 جنوری 2023 کو فہد احمد کے ساتھ کورٹ میرج کی تھی۔ اداکارہ نے سوشل میڈیا پر اپنی شادی کا اعلان کر کے سب کو حیران کر دیا۔ اب اس جوڑے کے ایک بیٹی ہے۔ جس کا نام انہوں نے رابعہ رکھا ہے۔ سوارا بھاسکر شادی کے بعد سے اداکاری سے دور ہیں۔ واضح رہے کہ سوارا بھاسکر بھلے ہی بڑے پردے سے دور ہوں لیکن سوشل میڈیا پر کافی متحرک رہتی ہیں۔ اداکارہ گزشتہ کئی دنوں سے اپنے شوہر کے ساتھ کئی ویڈیوز بھی شیئر کر رہی تھیں۔ جس کا تعلق ان کے انتخابی سفر سے تھا۔ اس کے علاوہ اداکارہ اکثر اپنی بیٹی رابعہ کے ساتھ خوبصورت تصاویر شیئر کرتی رہتی ہیں۔

منی پور تشدد: اراکین اسمبلی کے گھروں میں توڑ پھوڑ معاملہ میں مزید 2 افراد گرفتار

منی پور کی امپھال وادی میں 16 نومبر کو اراکین اسمبلی کے گھروں میں گھس کر توڑ پھوڑ اور آگ زنی معاملہ میں مزید 2 لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس واقعہ سے متعلق گرفتار شدگان کی مجموعی تعداد اب 34 ہو گئی ہے۔ حملے میں ملوث دیگر مشتبہ افراد کی تلاش بھی جاری ہے۔ اس بارے میں ایک پولیس اہلکار نے جانکاری دی کہ اراکین اسمبلی کے گھر میں ہوئے حملوں کی تفتیش میں کافی تیزی لائی گئی ہے۔ مشتبہ افراد کی تلاش میں پولیس کی ٹیم جگہ جگہ چھاپے ماری کر رہی ہے۔ اس درمیان منی پور حکومت نے ہفتہ کو ریاست کے 7 اضلاع میں موبائل انٹرنیٹ خدمات کی معطلی میں مزید 2 دنوں کا اضافہ کر دیا ہے۔ ریاست میں جاری تشدد کے پیش نظر انتظامیہ نے 2 دنوں کے لیے انٹرنیٹ خدمات معطل کر دی تھی۔ اس کے بعد حالات میں بہتری نہ ہونے کی وجہ سے معطلی کی مدت میں وقفہ وقفہ سے اضافہ کیا جاتا رہا ہے۔ وزارت داخلہ کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق "ریاستی حکومت نے موجودہ امن و امان کی صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد اگلے 2 دنوں کے لیے مغربی اور مشرقی امپھال، کاکچنگ، بشنو پور، تھوبل، چراچند پور اور کانگپوکپی میں موبائل انٹرنیٹ خدمات کی معطلی میں توسیع کا فیصلہ لیا ہے۔" قابل ذکر ہے کہ گزشتہ ہفتہ 3 خواتین اور 3 بچوں کے لاپتہ ہونے کے کچھ دنوں بعد ان کی لاشیں ملی تھیں۔ اس کے بعد سے ریاست میں پھر سے تشدد شروع ہو گیا۔ تشدد کے بعد ہجوم نے اراکین اسمبلی کے گھروں کو نشانہ بنا کر توڑ پھوڑ اور آگ زنی شروع کر دی۔ تب سے ہی ریاست میں حالات ایک بار پھر سے کشیدہ ہو گئے ہیں۔ واضح ہو کہ گزشتہ سال مئی سے ہی امپھال وادی میں میتئی اور آس پاس کی پہاڑیوں میں واقع کوکی برادریوں کے درمیان نسلی تشدد جاری ہے۔ وقفہ وقفہ پر ہونے والے تشدد میں اب تک 200 سے زائد لوگ مارے جا چکے ہیں۔

مسافر قافلے پر حملے کے بعد کرم میں فرقہ وارانہ تشدد

خیبر پختونخوا: ؟ (ایجنسی)۔ ضلع کرم کے ایک مقامی پولیس اہلکار کا حوالہ دیتے ہوئے خبر رساں ادارے اے ایف پی نے بتایا ہے کہ لوئر کرم میں شروع ہونے والی فرقہ وارانہ لڑائی کے نتیجے میں اب تک کم از کم تینتیس افراد ہلاک جبکہ پچیس زخمی ہو گئے ہیں۔ مقامی ذرائع نے بتایا ہے کہ لوئر کرم کے کم از کم تین مقامات پر شیعہ اور سنی مسلح گروپوں کے مابین تصادم جاری ہے۔ اس لڑائی میں بھاری اسلحہ استعمال کیے جانے کی اطلاعات بھی موصول ہو رہی ہیں۔ ضلع کرم میں یہ نئی کشیدگی ایک ایسے وقت میں شروع ہوئی جب جمعرات کے دن وہاں ایک مسافر قافلے پر حملہ کیا گیا تھا، جس میں کم از کم بیالیس افراد ہلاک ہوئے۔ ان کا تعلق پاڑہ چنار اور اہل تشیع کمیونٹی سے تھا۔ کرم پاکستان کا ایسا قبائلی ضلع ہے، جہاں شیعہ آبادی اکثریت میں ہے۔ ماضی میں بھی شیعہ افراد کو چن چن کر ہلاک کیا جا چکا ہے۔ پاکستان کی دو سو چالیس ملین آبادی میں شیعہ آبادی کا تناسب تقریباً پندرہ فیصد بنتا ہے۔ ان دونوں فرقوں میں ایک تاریخی دشمنی پائی جاتی ہے تاہم پاکستان میں یہ دونوں بقائے باہمی اور عمومی طور پر پر امن طریقے سے ہی رہتے ہیں۔ ایک مقامی پولیس اہلکار نے اپنی شناخت مخفی رکھنے کی شرط پر اے ایف پی کو بتایا کہ مسافر قافلے میں ہلاک ہونے والے افراد کی تدفین کے بعد جمعے کی شام مسلح افراد نے بگن اور باچا کوٹ کے علاقوں میں لوٹ مار شروع کر دی اور شہری و حکومتی املاک کو نذر آتش بھی کیا۔ بعد ازاں بگن اور علیزئی قبائل کے مابین جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ اس پولیس اہلکار نے مزید بتایا کہ دونوں فریقین خودکار اور جدید اسلحے کا استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ضلع کرم میں امن و امان کی صورتحال برقرار رکھنے کی خاطر حکومتی سطح پر کوششیں جاری ہیں۔ کرم میں مسافر قافلے پر کیے گئے حملے کی ذمہ داری ابھی تک کسی نے قبول نہیں کی ہے۔ جب کہ پولیس نے بھی اس لرزہ خیز کارروائی کا کوئی محرک بیان نہیں کیا ہے۔ کرم ضلع میں جولائی سے اب تک ایسے ہی فرقہ وارانہ حملوں کے نتیجے میں درجنوں افراد مارے جا چکے ہیں۔ اُس وقت کرم میں زمین سے متعلق تنازعات نے جنم لیا تھا، جو بعد ازاں فرقہ وارایت کا رنگ اختیار کر گئے تھے۔

بیروت کے علاقے البسطہ الفوقا پر بمباری، 12 افراد جاں بحق، 33 زخمی

بیروت: (ایجنسی)۔ لبنان کے دارالحکومت بیروت میں ہفتے کی صبح اسرائیلی فورسز نے البسطہ الفوقا کے علاقے پر حملے کر کے بڑے پیمانے پر تباہی مچادی۔ بیروت کے لوگوں پر ایک ناقابل بیان رات گزری۔ دارالحکومت کے قلب سے ملبے کو ہٹانے کا کام جاری ہے۔ لبنانی شہری دفاع کے ایک ذریعے نے "العربیہ" کو بتایا کہ اب تک ملبے کے نیچے سے 12 متاثرین کی لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔ لاپتہ افراد کی تلاش کے لیے کام جاری ہے۔ ذریعہ نے مزید بتایا کہ وہ لبنانی خاندان جو البسطہ الفوقا کے علاقے میں نشانہ بنائے گئے اب بھی ملبے کے نیچے پھنسے ہوئے ہیں۔ اسرائیلی حملے سے نہ صرف مطلوبہ عمارت گر گئی بلکہ 5 سے زائد ہمسایہ عمارتیں بھی تباہ ہوئیں۔ انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ ملبہ ہٹانے کی کارروائیاں جاری ہیں تاہم متاثرین اور زخمیوں کی بازیابی میں مزید وقت لگے گا۔ اسرائیلی طیاروں نے صبح کے وقت بیروت کے قلب میں واقع البسطہ الفوقا کے علاقے پر حملہ کیا اور ایک 8 منزلہ عمارت کو نشانہ بنایا۔ عمارت مکمل منہدم ہوگئی۔ اب تک 12 افراد جاں بحق اور 33 زخمی ہو گئے۔ العربیہ ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ حملے کا ہدف حزب اللہ رہنما محمد حیدر تھا۔ ابھی تک محمد حیدر کے حوالے سے معلومات واضح نہیں ہوئیں۔ واضح رہے چند دنوں میں اسرائیلی فورسز نے چوتھی مرتبہ بیروت پر حملہ کیا ہے۔ گزشتہ ہفتے صیہونی فوج نے علاقے "مار الیاس" پر بمباری کی تھی۔ اس سے پہلے "النبع" کو نشانہ بنایا گیا۔ اس حملے میں حزب اللہ کے میڈیا چیف محمد عفیف کو شہید کر دیا گیا۔ اسی طرح البلاط کے علاقے کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ دو ماہ سے زائد عرصے سے اسرائیل نے لبنان کے کئی علاقوں خاص طور پر بیروت کے جنوبی مضافات، جنوبی لبنان اور مشرق میں البقاع میں اپنے حملے تیز کر دیے ہیں۔

عالمی برادری کو جنگ کا پھیلاؤ روکنے کے لیے پوتین کو سخت رد عمل دینا چاہیے: یوکرینی صدر

یوکرین: (ایجنسی)۔ روس کی جانب سے 33 ماہ طویل جنگ میں درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے نئے میزائل کے آغاز کے بعد یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے کہا ہے کہ ان کا ملک "نئے خطرات" کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے فضائی دفاع کے لیے نئے نظام تیار کرنے پر کام کر رہا ہے۔ انہوں نے اپنی ریکارڈ شدہ ویڈیو تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ کسی دوسرے ملک میں نئے ہتھیار کو دہشت زدہ کرنے کے لیے آزمانا ایک "بین الاقوامی جرم" ہے۔ انہوں نے روس کو جنگ کو بڑھانے سے روکنے کے لیے دنیا سے "سخت رد عمل" کے مطالبے کا اعادہ کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ وکرین کے وزیر دفاع پہلے ہی میری طرف سے ہمارے شراکت داروں کے ساتھ نئے فضائی دفاعی نظام کے بارے میں ملاقاتیں کر رہے ہیں جو جانوں کو نئے خطرات سے بچانے کی صلاحیت رکھتے ہیں"۔ مجبور کر سکیں۔ مجدی الحلبی نے مزید کہا کہ وارنٹ گرفتاری کے اجرا سے اسرائیلیوں کو حیرت نہیں ہوئی۔ وہ اس کا انتظار کر رہے تھے۔ خاص طور پر چونکہ عدالتی حلقے بین الاقوامی فوجداری عدالت کے راستے سے بخوبی واقف ہیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ معلومات بین الاقوامی جرمانہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ "جب

کوئی دوسرے ممالک جداری عدالت نے گذشتہ روز اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو اور ان کے سابق وزیر دفاع یو گیلانٹ کے وارنٹ گرفتاری جاری کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اس بات پر یقین کرنے کی وجو کو نہ صرف دہشت گردی کے لیے استعمال کرنا شروع کر دے بلکہ دہشت گردانہ کارروائیوں کے ذریعے اپنے نئے میزائلوں کا تجربہ بھی کرے تو یہ واضح طور پر ایک بین الاقوامی جرم ہے"۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کو "ایک سخت رد عمل کی ضرورت ہے تاکہ (روسی صدر) پوتین کو جنگ میں اضافے کا خوف محسوس ہو اور وہ اپنے اقدامات کے سنگین نتائج کا ادراک کر سکیں"۔ زیلنسکی نے یوکرینی عوام سے کہا کہ وہ روسی حملوں کے سلسلے میں چوکس رہیں۔ قابل ذکر ہے کہ اس میزائل کا تجربہ تقریباً 33 ماہ سے جاری جنگ میں تیزی سے بڑھتے ہوئے تناؤ کا تازہ ترین اشارہ ہے، جس کے بعد یوکرین نے اس ہفتے ماسکو کی وارننگ کے باوجود روس کے اندر اہداف پر امریکی اور برطانوی ساختہ میزائل داغے تھے۔

عالمی عدالت کا فیصلہ، نیتن یاہو کے سر پر گرفتاری کا خطرہ منڈلاتا رہے گا

تل ابیب: (ایجنسی)۔ بین الاقوامی فوجداری عدالت کی جانب سے اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو اور ان کے سابق وزیر دفاع یو گیلنٹ کے خلاف گرفتاری کے وارنٹ جاری کیے جانے کے بعد اسرائیلی حلقوں نے اس معاملے کو فوری طور پر رد کر دیا۔ اب سب سے نمایاں سوال یہ ہے کہ اگلے مرحلے میں کیا ہوگا۔ اسرائیل اور اس کے ادارے گرفتاری کے احکامات سے کیسے نمٹ رہے ہیں؟ اس بارے میں العربیہ چینل کے قانونی امور کے مشیر مجدی الحلبی نے وضاحت کی ہے کہ اسرائیل اور خطے کے سیاسی فورم اس بات پر متفق ہیں کہ ان احکامات پر عمل درآمد تقریباً ناممکن ہے لیکن پھر بھی یہ کم از کم نظریاتی طور پر ممکن ہے۔ یہ اس وقت ممکن ہو سکتا ہے اگر بین الاقوامی فوجداری قانون کو تسلیم کرنے والے ممالک نیتن یاہو کے طیارے کو اپنی فضائی حدود میں پرواز کرنے سے روک سکیں یا اسے گرفتار کرنے کے لیے بعض معاملات میں اسے لینڈ کرنے پر مجبور کر سکیں۔ مجدی الحلبی نے مزید کہا کہ وارنٹ گرفتاری کے اجرا سے اسرائیلیوں کو حیرت نہیں ہوئی۔ وہ اس کا انتظار کر رہے تھے۔ خاص طور پر چونکہ عدالتی حلقے بین الاقوامی فوجداری عدالت کے راستے سے بخوبی واقف ہیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیلی حکومت کے عدالتی مشیر غالی بہراب میارا نے نیتن یاہو کو ان نتائج سے خبردار کیا تھا اور تجویز پیش کی تھی کہ وہ اسرائیلی عدالت انصاف کے جج کی سربراہی میں ایک سرکاری تحقیقاتی کمیٹی کی تشکیل کا اعلان کریں۔ تاہم وزیر اعظم نیتن یاہو نے یہ سوچتے ہوئے اس تجویز کو مسترد کر دیا کہ انہیں کوئی چھو نہیں سکتا اور یہ کہ بین الاقوامی فوجداری عدالت ان سے رجوع نہیں کرے گی۔ مجدی الحلبی نے یہ بھی نشاندہی کی کہ عدالتی ادارہ گرفتاری کے وارنٹ میں شامل الزامات کی تردید کے لیے بین الاقوامی فوجداری عدالت میں اپیل دائر کرنے کا وعدہ کر رہا ہے لیکن نیتن یاہو کی قیادت میں سیاسی قیادت کا خیال ہے کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ وہ یہ بھی سمجھ رہے ہیں کہ ڈونلڈ ٹرمپ وائٹ ہاؤس میں داخل ہو رہے ہیں جو نیتن یاہو کی سوچ کے مطابق فوجداری عدالت کو ختم کر دیں گے۔ اس کے علاوہ مجدی الحلبی نے کہا کہ عدالتی اور فوجی سکیورٹی اسٹیبلشمنٹ کی طرف سے اسرائیل میں سب سے بڑی تشویش یہ ہے کہ بین الاقوامی فوجداری عدالت کے جج نے ایسے اسرائیلی افسران، سکیورٹی شخصیات، وزراء اور کنیسٹ کے ممبران کے خلاف خفیہ احکامات جاری کیے ہیں جنہوں نے جنگی جرائم میں حصہ لیا یا بے گناہوں کے قتل کا مطالبہ کرتے ہوئے نسل پرستانہ بیانات دیے ہیں۔ دوسری جانب اسرائیل کے قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک اور طریقہ بھی ہے کہ روم کے آئین کے آرٹیکل 16 کے تحت سلامتی کونسل عالمی امن کے قیام کے لیے سیاسی بنیادوں پر عالمی فوجداری عدالت کے احکام سے گریز کا اعلان کر دے۔ یہ سلامتی کونسل میں اکثریت کی طرف سے کیا گیا فیصلہ ہو اور خاص طور پر چونکہ ایسے قانون میں ویٹو شامل نہیں ہے تو یہ ممکن ہوگا۔ جہاں تک اسرائیل کے سیاسی منظر نامے کا تعلق ہے مجدی الحلبی نے کہا ہے کہ عرب جماعتوں کے علاوہ تقریباً سبھی نے گرفتاری کے وارنٹ جاری کرنے کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ وارنٹ گرفتاری کا خطرہ نیتن یاہو کے سینے پر موجود رہے گا۔ خاص طور پر چونکہ یہ انہیں سفر کرنے سے بھی روک رہا ہے۔ اس طرح ہزاروں افسران اور ریزرو فوجی شک میں رہ رہے ہیں۔ وہ بھی اس وقت تک سفر سے گریز کر رہے ہیں جب تک کہ گرفتاری کے خوف سے متعلق تصویر واضح نہ ہو جائے۔ تمام ممالک نفاذ کے پابند واضح رہے بین الاقوامی فوجداری عدالت نے گذشتہ روز اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو اور ان کے سابق وزیر دفاع یو گیلانٹ کے وارنٹ گرفتاری جاری کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اس بات پر یقین کرنے کی وجوہات ہیں کہ نیتن یاہو اور سابق وزیر دفاع نے جان بوجھ کر اور دانستہ طور پر غزہ میں شہریوں کو ان کی بقا کی چیزوں سے محروم رکھا۔ جواب میں باخبر ذرائع نے اطلاع دی کہ نیتن یاہو کی حکومت نے آئی سی سی کے فیصلے کو تبدیل کرنے کے لیے دستیاب آپشنز کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ ذرائع نے یہ بھی کہا ہے کہ تجویز کردہ آپشنز میں سے ایک یہ ہے کہ آیا اسرائیل نے غزہ کی پٹی میں بین الاقوامی انسانی قانون کی تعمیل کی ہے یا نہیں اس کی سنجیدہ اور آزاد تحقیقات کا اعلان کر دیا جائے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ بین الاقوامی فوجداری چارٹر پر دستخط کرنے والے تمام 124 ممالک نیتن یاہو اور گیلنٹ کے خلاف گرفتاری کے احکامات پر عمل درآمد کرنے کے پابند ہیں۔ اسی وجہ سے اسرائیلی حکام کافی حد تک محصور ہو گئے ہیں۔ فرانس، ہالینڈ، بیلجیئم اور دیگر نے اس بات کی تصدیق کی ہے وہ ان احکامات کا احترام کرنے کے پابند ہیں۔ بہت سے ماہرین کے مطابق یہ فیصلے اسرائیل کے خلاف بین الاقوامی اخلاقی اور قانونی مذمت سے مشابہت رکھتے ہیں۔

یوکرین جنگ کے بارے میں امریکہ و برطانیہ کے الزامات مسترد، ایران کا موقف واضح اور پائیدار

تہران: (ایجنسی): اقوام متحدہ میں ایران کے سفیر اور مستقل مندوب امیر سعید ایروانی نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی موجودہ صدر باربارا ووڈ وارڈ کے نام خط میں ایران کے خلاف سلامتی کونسل کے اجلاس میں امریکہ و برطانیہ کے الزامات کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اور برطانیہ جنھوں نے اسرائیل کے جرائم کیلئے زمین ہموار کی ہے خود کو ان جرائم سے بری الذمہ نہیں کر سکتے۔ سعید ایروانی نے کہا کہ امریکہ اور برطانیہ کی جانب سے اسرائیل کی بے دریغ اور غیر مشروط حمایت، اس کے جرائم جاری رہنے اور عالمی امن و استحکام کے تحفظ کے سلسلے میں سلامتی کونسل کے کردار کو کمزور کر رہی ہے۔ اقوام متحدہ میں ایران کے سفیر نے یوکرین جنگ کے سلسلے میں ایران کے خلاف امریکہ و برطانیہ کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے زور دے کر کہا کہ یوکرین کے سلسلے میں ایران کا موقف واضح، پائیدار اور ناقابل تبدیل ہے۔

یورینیم کی افزودگی کی صلاحیت میں نمایاں اضافہ، ایران کے محکمہ ایٹمی توانائی

ایران کے محکمہ ایٹمی توانائی کے نائب سربراہ برائے پارلیمانی، قانونی اور بین الاقوامی امور نے کہا ہے کہ ایران ایٹمی توانائی کی بین الاقوامی ایجنسی کے بورڈ آف گورنرز کی قرارداد کے جواب میں جدید اور پیشرفتہ ترین سینٹری فیوج مشینوں سے کام لے رہا ہے۔ بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کے بورڈ آف گورنرز کی قرارداد پر رد عمل ظاہر کرتے ہوئے ایران کی ایٹمی توانائی تنظیم کے ترجمان بہروز کمالوندی نے کہا ہے کہ ہم نے افزودگی کی صلاحیت میں نمایاں غیر مشروط حمایت، اس کے جرائم جاری رہنے اور عالمی امن و استحکام کے تحفظ کے سلسلے میں سلار باربارا ووڈ وارڈ کے نام خط میں ایران کے خلاف سلامتی کونسل کے اجلاس میں امریکہ و برطانیہ کے الزامامتی کونسل کے کردار کو کمزور کر رہی ہے۔ اقوام متحدہ میں ایراس اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران ایٹمی توانائی کی بین الاقوامی ایجنسی کے بورڈ آف گورنرس کی قرارداد کے جواب میں جدید اور پیشرفتہ ترین سینٹری فیوج مشینوں سے کام لے رہا ہے۔ بہروز کمالوندی نے کہا کہ محکمہ ایٹمی توانائی کے سربراہ انجینیئر محمد اسلامی نے گزشتہ رات ہی ضروری احکامات صادر کر دیئے اور ہم نے بھی ان احکامات پر عمل درآمد کو حتی آج کے لئے بھی نہیں ٹالا بلکہ اسی وقت کام شروع کر دیا۔

پاکستان حکومت کو حضرت آیت اللہ سیستانی کی نصیحت

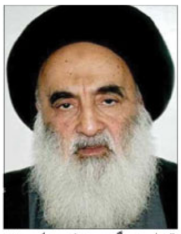

تہران: پاکستان کے پاراچنار میں بے گناہ مسافروں پر دہشت گردانہ حملے کے بعد حضرت آیت اللہ سیستانی کے دفتر سے ایک بیان جاری ہوا ہے، جس میں جہاں اس دہشتگردانہ حملے کی شدید لفظوں میں مذمت کی گئی ہے وہیں پاکستان کی حکومت کو یہ نصیحت بھی کی گئی ہے کہ وہ پاکستان میں آئے دن شیعہ مسلمانوں پر ہونے والے دہشتگردانہ حملے کی روک تھام کے لئے کوئی ٹھوس قدم اٹھائے۔ پاکستان کے شہر پاراچنار میں بے گناہ مسافروں پر دہشت گردانہ حملے کے بعد آیت اللہ سیستانی کے دفتر نے ایک بیان جاری کیا ہے۔

بیان کا متن حسب ذیل ہے:

پاکستان کے شہر پاراچنار کے ایمان والے بھائیوں اور بہنوں سلام علیکم، اللہ سبحانہ تعالیٰ آپ سب کو عزت کے ساتھ سلامتی عطا کرے۔ ایک بار پھر، پتھر دل دہشت گردوں نے ایک ہولناک جرم کا ارتکاب کیا اور پاراچنار سے پشاور جانے والے مسافروں پر مسلح حملہ کر کے بڑی تعداد میں بے گناہ مومنین کو شہید اور زخمی کر دیا۔ آپ سبھی عزیزوں کو تعزیت پیش کرتے ہیں اور غمزدہ خاندانوں سے افسوس اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں، ہم اس تلخ واقعے کے زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعا گو ہیں اور ساتھ ہی سب ہی شہداء کے بلند درجات کی تمنا کرتے ہیں۔ حوزہ علمیہ نجف اشرف اور مراجع کرام، مسلمانوں کے اتحاد کو نشانہ بنانے والے اس بھیانک جرم کی مذمت کرتے ہوئے پاکستان کی معزز حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ دہشت گرد گروہوں کے ظلم و بربریت سے نہتے عوام کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے مزید حفاظتی اقدامات کرے۔ حکومت پاکستان اس بات کی چھوٹ نہ دے کہ بے گناہ مومنوں کو انتہا پسند اور افراطی گروہ کے تشدد اور دہشیانہ حملوں کا نشانہ بننا پڑے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پاکستان کی سرکردہ قوم کی عزت اور وقار کو برقرار رکھے۔

اقوام متحدہ کے دفتر کے سامنے مظاہرے

تہران: (ایجنسی)۔ غاصب صیہونی ٹولے کو اقوام متحدہ سے نکال باہر کرنے کا مطالبہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔ غزہ اور لبنان میں جاری صیہونی دہشتگردی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے سیکڑوں افراد جمعہ کو تہران میں اقوام متحدہ کے نمائندہ دفتر کے سامنے اکٹھا ہوئے اور انہوں نے عالمی برادری بالخصوص اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ قبلہ اول پر قابض صیہونی ٹولے کے مجرمانہ اور دہشتگردانہ اقدامات کو قابو میں کرنے کے لئے ٹھوس قدم اٹھائیں۔ مظاہرین نے بین الاقوامی اداروں اور تنظیموں کی خاموشی کو غزہ و لبنان میں صیہونی غاصبوں کے ہاتھوں ہو رہے قتل عام کا بنیادی محرک قرار دیا۔

پی ٹی آئی کا 24 نومبر کو تمام شہروں سے پر امن احتجاجی تحریک شروع کرنے کا فیصلہ

اسلام آباد: (ایجنسی) پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کی سیاسی کمیٹی نے کہا ہے کہ 24 نومبر کو ملک بھر سے پر امن احتجاجی تحریک شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ڈان نیوز کے مطابق تحریک انصاف کی سیاسی کمیٹی کا ہنگامی اجلاس 22 اور 23 نومبر کی درمیانی رات کو منعقد ہوا، جس میں پاکستان کے تمام شہروں سے احتجاجی تحریک کے آغاز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ پی ٹی آئی کے جاری کردہ اعلامیے کے مطابق احتجاجی قافلے اسلام آباد کی طرف اپنے سفر کا آغاز کریں گے، پاکستان بھر میں بے گناہ قید پارٹی لیڈرز، کارکنان اور بانی چیئرمین کی رہائی تک احتجاج جاری رہے گا۔ سیاسی کمیٹی کے اعلامیہ میں کہا گیا کہ 26 ویں آئینی ترمیم واپس لینے اور فروری کے الیکشن کے حقیقی مینڈیٹ کی بحالی تک احتجاج جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ پی ٹی آئی کی سیاسی کمیٹی نے ملک کی بگڑتی ہوئی معاشی صورتحال اور دہشتگردی کے بڑھتے ہوئے واقعات کا نوٹس بھی لیا جب کہ کمیٹی نے کارکنوں کو ملک بھر میں احتجاج کرنے کی اپیل کی۔ واضح رہے کہ 24 نومبر کو اسلام آباد میں پاکستان تحریک انصاف کا احتجاج متوقع جس سے نمٹنے کے لیے وفاقی و پنجاب کی حکومتیں بھی پوری طرح تیار نظر آرہی ہیں۔ جمعرات کو اسلام آباد ہائی کورٹ نے شہر کی انتظامیہ کو قانون کے خلاف دھرنا، ریلی یا احتجاج کی اجازت نہ دینے کا حکم دیتے ہوئے پی ٹی آئی کے ساتھ پُرامن اور آئین کے مطابق احتجاج کے لیے مذاکرات کی ہدایت کر دی تھی۔ تحریک انصاف کے 24 نومبر احتجاج کے خلاف تاجر اسد عزیز کی درخواست پر اسلام آباد ہائی کورٹ نے تحریری حکم نامہ جاری کیا تھا۔ عدالت نے قرار دیا کہ پی ٹی آئی احتجاج کے لیے ڈپٹی کمشنر اسلام آباد کو 7 روز پہلے درخواست دے، اجازت ملنے پر احتجاج کیا جاسکتا ہے، وزیر داخلہ یہ پیغام پی ٹی آئی قیادت تک پہنچائیں۔ بعد ازاں، وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے چیئرمین پی ٹی آئی بیرسٹر گوہر سے ٹیلی فونک رابطہ کیا، جس میں انہوں نے کہا کہ اسلام آباد ہائی کورٹ

نیپال میں امن وامان کے تحفظ کے لئے قانون کا نفاذ ضروری: مولانا مشہود خاں

کٹھمنڈو: نیپال کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے غیر ملکی شہریوں میں چینی باشندوں کی تعداد سب سے زیادہ پائی گئی ہے۔ نیپال میں داخلے کے بعد مقامی قوانین کی خلاف ورزی کے الزامات میں کئی غیر ملکیوں کو ملک بدر کیا جا چکا ہے۔ وزارت داخلہ کے تحت امیگریشن ڈپارٹمنٹ سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق، گزشتہ 10 سالوں (2014 سے 2023 تک) کے دوران نیپال نے 308,4 غیر ملکی شہریوں کو ملک بدر کیا ہے۔ نیپالی قوانین کی خلاف ورزی پر کابینہ کے اجلاس نے ان غیر ملکیوں کی ملک بدری کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلے عام سے لے کر سنگین جرائم میں ملوث ہونے کی بنیاد پر کیے گئے۔ گزشتہ 10 سالوں میں نیپال سے ملک بدر کیے گئے غیر ملکیوں میں سے 1,956 چینی شہری تھے، جو کل تعداد کا تقریباً 45.40 فیصد بنتے ہیں۔ امیگریشن ڈپارٹمنٹ کے مطابق، نیپال نے ہر سال اوسطاً 430 سے زائد غیر ملکیوں کو ملک بدر کیا ہے، جن میں سے تقریباً 195 چینی باشندے ہیں۔

'اسلام آباد ہائیکورٹ کے حکم کے پابند ہیں' محسن نقوی کا چیئرمین پی ٹی آئی سے رابطہ

اسلام آباد: (ایجنسی)۔ وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا ہے کہ اسلام آباد ہائی کورٹ کے حکم کے پابند ہیں اور دارالحکومت میں کسی جلوس یا دھرنے کی اجازت ممکن نہیں۔ ڈان نیوز کے مطابق اسلام آباد ہائی کورٹ کے حکم کے حوالے سے محسن نقوی نے پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے چیئرمین بیرسٹر گوہر سے رابطہ کیا۔ وفاقی وزیر داخلہ اور چیئرمین پی ٹی آئی کے درمیان موجودہ صورتحال پر تفصیلی گفتگو ہوئی اور محسن نقوی نے نے بیرسٹر گوہر کو اسلام آباد ہائی کورٹ کے حکم سے آگاہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ عدالتی حکم کے پابند ہیں اور اسلام آباد میں کسی جلوس یا دھرنے کی اجازت ممکن نہیں۔ وفاقی وزیر داخلہ نے چیئرمین پی ٹی آئی کو بیلاروس کے وفد کی 24 سے 27 نومبر تک کی مصروفیات سے آگاہ کیا۔ گفتگو میں بیرسٹر گوہر نے کہا کہ پارٹی سے مشاورت کے بعد آپ کو حتمی رائے سے آگاہ کروں گا۔ واضح رہے کہ 24 نومبر کو اسلام آباد میں پاکستان تحریک انصاف کا احتجاج متوقع جس سے نمٹنے کے لیے وفاقی و پنجاب کی حکومتیں بھی پوری طرح تیار نظر آ رہی ہیں۔ جمعرات کو اسلام آباد ہائی کورٹ نے شہر کی انتظامیہ کو قانون کے خلاف دھرنا، ریلی یا احتجاج کی اجازت نہ دینے کا حکم دیتے ہوئے پی ٹی آئی کے ساتھ پُرامن اور آئین کے مطابق احتجاج کے لیے مذاکرات کی ہدایت کر دی تھی۔ تحریک انصاف کے 24 نومبر احتجاج کے خلاف تاجر اسد عزیز کی درخواست پر اسلام آباد ہائی کورٹ نے تحریری حکم نامہ جاری کیا تھا۔ عدالت نے قرار دیا کہ پی ٹی آئی احتجاج کے لیے ڈپٹی کمشنر اسلام آباد کو 7 روز پہلے درخواست دے، اجازت ملنے پر احتجاج کیا جاسکتا ہے، وزیر داخلہ یہ پیغام پی ٹی آئی قیادت تک پہنچائیں۔ اسلام آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس عامر فاروق نے 5 صفحات پر تحریری حکم نامے میں قرار دیا تھا کہ امن و امان قائم رکھنے کے لیے اسلام آباد انتظامیہ قانون کے مطابق تمام اقدامات اٹھائے، انتظامیہ کی ذمہ داری ہے قانون کی خلاف ورزی نہ ہونے دی جائے۔ تحریری حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ یقینی بنایا جائے کہ عام شہریوں کے کاروبار زندگی میں کوئی رخنہ نہ پڑے، پُرامن احتجاج اور پبلک آرڈر 2024 دھرنے، احتجاج، ریلی وغیرہ کی اجازت کے لیے مروجہ قانون ہے، اسلام آباد انتظامیہ مروجہ قانون کے خلاف دھرنا، ریلی یا احتجاج کی اجازت نہ دے۔

تمام افسران اپنے علاقے میں خواتین کے تحفظ کو یقینی بنائیں: گورنر

ٹرینی آئی پی ایس افسران نے گورنر آنندی بین پٹیل سے ملاقات کی

لکھنؤ: اتر پردیش کیڈر 2023 بیچ کے 20 ٹرینی آئی پی ایس افسران نے آج راج بھون میں اتر پردیش کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل سے ملاقات کی۔ اس موقع پر گورنر کے سامنے افسران نے اپنا تعارف پیش کیا اور اپنے تجربات کے بارے میں بتایا۔ گورنر نے افسران کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ حساسیت کے ساتھ کام کریں اور عوام کے مسائل کو سنجیدگی سے سنیں۔ انہوں نے ہدایت کی کہ شکایات کا فوری اور مکمل حل یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سچائی اور اصولوں کے مطابق کام کریں، غلط کی حمایت نہ کریں اور کسی دباؤ میں آکر فیصلے نہ کریں۔ گورنر نے افسران کو بدعنوانی سے دور رہنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ سماجی خدمت کا طریقہ اپنائیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ ٹرینی افسران نے اپنی پڑھائی کے دوران جو علم حاصل کیا ہے اسے اپنے کام کے شعبوں میں استعمال کیا جائے۔ ایک مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر کسی افسر نے ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی تعلیم حاصل کی ہے تو اسے اسی علاقے میں تعینات کیا جائے تاکہ اس کے علم کا صحیح استعمال ہو سکے۔ وزیر اعظم کی طرف سے شروع کیے گئے سٹوڈنٹ پولیس کیڈٹ (ایس پی سی) پروگرام کا خصوصی ذکر کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ اس کا مقصد بچوں اور نوجوانوں کو معاشرے میں قانون، امن، سلامتی اور اخلاقی اقدار سے روشناس کرانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس پروگرام کے ذریعے طلباء کو شہری ذمہ داریوں، نظم وضبط اور قائدانہ صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ سماجی خدمت کی اہمیت کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ گورنر نے ٹرینی افسران کو مشورہ دیا کہ وہ اس نظریہ کو اپنائیں اور اسکولوں میں بچوں کی تربیت پر زور دیں۔ اس کے ذریعے بچوں کو اپنی زندگی میں صحیح سمت اور رہنمائی مل سکتی ہے، جس سے وہ نہ صرف اچھے شہری بن سکیں گے بلکہ معاشرے کی ترقی میں بھی تعمیری کردار ادا کر سکیں گے۔ گورنر نے کہا کہ تمام افسران اپنے علاقے میں خواتین کے تحفظ کو یقینی بنائیں اور اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کریں کہ انہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے ٹرینی افسران سے کہا کہ وہ معاشرے کی ذہنی، سماجی اور ماحولیاتی ترقی میں اپنا حصہ ڈالیں۔ اچھا کام کرنے سے نہ صرف ان کی امیج بہتر ہوگی بلکہ معاشرے پر بھی مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

گورنر نے افسران کے کامیاب مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور ان سے کہا کہ وہ اپنے فرائض ایمانداری اور لگن سے انجام دیں۔

اس موقع پر ایڈیشنل چیف سکریٹری گورنر ڈاکٹر سدھیر مہادیو بوبڈے، پولیس ٹریننگ ڈائریکٹوریٹ کے افسران اور راج بھون کے افسران/ ملازمین موجود تھے۔

جشن مسرت عزاخانہ بلال حسین میں منعقد ہوا

لکھنؤ ۔ شاعر اہلبیت سید حیدر رضا لکھنوی کی اطلاع کے مطابق عزاخانہ بلال حسین، واقع وزیر گنج لکھنؤ میں ایک محفل مقاصدہ بسلسلۂ ظہور پرنور امام چہارمؑ بعنوان جشن مسرت اپنی سابقہ شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوا آغاز تلاوت کلام الٰہی سے قاری فرقان حسین نے کیا جس کے بعد دعائے توسل کی تلاوت قاری گلریز نقی نے کی مقاصدے کی ابتدا میں چھوٹے بچوں نے مدحیہ کلام پیش کئے اس کے بعد مولانا میثم زیدی نے محفل کو خطاب کیا بعد تقریر باقائدہ مقاصدہ شروع ہوا جس میں مشاہیر وممتاز شعراء نے اپنے منقبتی کلام سے محفل میں چار چاند لگا دئے جن شاعروں نے محفل میں شرکت کی انکے اسمائے گرامی اسطرح ہیں اعجاز زیدی، حسن فراز، نیر مجیدی، فدوی نقوی، فرید مصطفی، شان عابدی، مختار لکھنوی، عابد نظر، حیدر رضا لکھنوی، شمیم عارف، خوشنود مصطفی، ڈاکٹر انجم غدیر، گلریز نقی، ظفر سیتاپوری، قنبر نقوی، فیصان، جعفر، فرقان لکھنوی، سلما محسین وصی لکھنوی، موسیٰ سلمہ، عارش سلمہ، صادق سلمہ، جعفر سلمہ، حسین مجتبیٰ سلمہ، اظہار حسین زرے وغیرہ ہیں محفل کی نظامت سید علی امام شان نے کی اختتامیہ پر تمام شرکاء کے لئے طعام وتحائف کا انتظام تھا بانیان میں بلال حسین، منہال حسین نے شعراء وسامعین کا شکریہ ادا کیا، اور شرکاء نے منہال حسین بیٹے مقداد حسین سلمہ کی سلامتی کی دعائیں دی۔

پرینکا گاندھی کی شاندار جیت پر لوگوں کو مٹھایاں تقسیم کی گئی

لکھنؤ: آج لکھنؤ کے تاریخی چھوٹا صاحب عالم روڈ بنیاد باغ میں وایناڈ سے شری پرینکا گاندھی کی بمپر جیت پر آل انڈیا راہول گاندھی یوتھ بریگیڈ کے قومی صدر ڈاکٹر مہدی حسن ببلو کی قیادت میں لوگوں میں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔ جھارکھنڈ میں ہندوستانی اتحاد کی شاندار جیت کا جشن منایا گیا۔ ڈاکٹر مہدی حسن ببلو نے کہا کہ یہ جیت ملک کی یکجہتی اور سالمیت کو مضبوط کرے گی، جھارکھنڈ اور وایناڈ سے محترمہ پرینکا گاندھی کی جیت مستقبل میں ملک کی حالت اور سمت کا تعین کرے گی۔ اس جیت میں لوگوں کا اعتماد نظر آرہا ہے اور لوگ چاہتے ہیں کہ ہم سب مل کر کام کریں اور ملک کو آگے لے کر جائیں یہ جیت شری راہل گاندھی جی اور ہندوستان کے اتحاد کو بھی وقف ہے۔ اس موقع پر سینئر نائب صدر حسن عباس موجود تھے۔ محمد علیم۔ راجو بھائی اعجاز حسین دھنیرام۔ ریاستی صدر عظمت اللہ پرویز حسین رمیش سریواستو شانو شیر سنگھ۔ شاجو اور بریگیڈ کے دیگر معزز افسران اور شہنشاہ موجود تھے۔

ہمن ہے عشق مستانہ کی ڈرامائی پیشکش

لکھنؤ: آج، 23 نومبر 2024، دستک، سنت کبیر اکیڈمی، اتر پردیش کے تعاون سے، ممتاز پی جی کالج کے آڈیٹوریم میں سنت کبیر (ایک شاعر، صوفی، مفکر اور سماجی مصلح) کی متاثر کن تعلیمات پر مبنی ڈرامائی پیشکش ہوئی۔ اس پروگرام کا مقصد نوجوانوں کو کبیر کے تصوراتی فلسفے سے ہمکنار کرنا تھا۔ پریتی تیواری اور ان کی ٹیم کی ہدایت کاری میں ہمن ہے عشق مستانہ ※ کے عنوان سے 50 منٹ کا ڈانس ڈرامہ پیش کیا گیا۔ کبیر کی تعلیمات پر روشنی ڈالی گئی کہ محبت ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس کے ذریعے پوری نسل انسانی بھائی چارے کے اٹوٹ بندھن میں متحد ہو سکتی ہے۔ کبیر کا ذات مخالف موقف اور ایمانداری، سادگی، سچائی اور خود اعتمادی پر زور سماجی عدم مساوات کو کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس پروگرام میں کالج کے پراکٹر ڈاکٹر سلمان خان، کامرس فیکلٹی کی انچارج ڈاکٹر شاہین جمال اور سائنس ڈپارٹمنٹ کی چیئرپرسن ڈاکٹر اوما پانڈے اور کالج کے تمام اساتذہ اور غیر تدریسی عملہ موجود تھا۔

صحت گھر سے شروع ہونی چاہیے، ہسپتال سے نہیں۔ پرنسپل سیکریٹری

صحت کا آغاز گھر سے ہونا چاہیے، ہسپتال سے نہیں اور کمیونٹی ریڈیو اس مقصد کے حصول میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔ کمیونٹی ریڈیو نئی ترقی پذیر بیماریوں اور سالوں سے جاری غلط فہمیوں کو دور کرنے میں بڑا کردار ادا کرسکتا ہے۔ اس لیے کمیونٹی ریڈیو اسٹیشنوں کو چاہیے کہ وہ اپنی کمیونٹی کو تفریح کے ساتھ ساتھ نئے مسائل بھی ان کی مقامی زبان میں فراہم کریں۔ پرنسپل سکریٹری میڈیکل اینڈ ہیلتھ پارتھا سارتھی سین شرما نے ریاست کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے 33 کمیونٹی ریڈیو کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔

سمارٹ تنظیم کے تعاون سے دو روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ اسمارٹ تنظیم کمیونٹی ریڈیو کے ساتھ ان کی پائیداری اور صلاحیت کی تعمیر پر کام کرتا ہے۔ کمیونٹی ریڈیو ایک ہائپر لوکل میڈیا ہے، یہ ایک مخصوص کمیونٹی کے ساتھ کام کرتا ہے، اور ترقی میں لوگوں کی شرکت کو یقینی بناتا ہے۔ کمیونٹی ریڈیو کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے پرنسپل سکریٹری نے کہا کہ کمیونٹی ریڈیو تب ہی کارآمد ہوگا جب وہ اپنی کمیونٹی کے مسائل پر بات کریں اور آگاہی پروگرام کریں۔ انہوں نے کہا کہ اگر تمام آیوشمان آروگیہ مندر اور کمیونٹی ہیلتھ سنٹر فعال ہو جاتے ہیں تو میڈیکل کالجوں اور ضلع ہسپتالوں پر بوجھ کم ہو جائے گا اور انہیں فعال کرنے میں کمیونٹی ریڈیو کے تعاون کی توقع ہے۔ پرنسپل سکریٹری نے کہا کہ کم عمری میں شادی نہ کرنے، خاندانی منصوبہ بندی، ویکسینیشن، 102 / 108 ایمبولینس، آیوشمان بھارت یوجنا، ای-روپے واؤچر، ادارہ جاتی ترسیل، دودھ پلانا، تپ دق، ذیابیطس، ہائی بلڈ پریشر جیسے مسائل پر کمیونٹی کی شرکت ہوگی۔ بلڈ پریشر، ماہواری کی صفائی، غذائیت ریڈیو کو بار بار بات کرنی چاہیے۔ خاص طور پر سال بھر کے خاص دنوں کے بارے میں بات کرنی چاہیے۔

آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن (ABDM) کے جوائنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر موہت سنگھ نے کہا کہ ریاست کے تمام شہریوں کے صحت کے ریکارڈ کو ڈیجیٹل رسائی پر رکھنے کے لیے ABDM اسکیم اکتوبر 2022 میں شروع کی گئی تھی۔ دو سال کے اندر، ہم نے ریاست کے 5.12 کروڑ سے زیادہ لوگوں کے لیے ابھا آئی ڈی بنائی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ 50 فیصد سے زیادہ آبادی کا احاطہ کیا گیا ہے۔ یوپی کے بعد مہاراشٹر دوسرے نمبر پر ہے۔ اب تک وہاں 5.5 کروڑ ابھا آئی ڈی بن چکے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ABDM میں 61075 نجی اور سرکاری ہسپتال رجسٹرڈ ہیں۔ اے بی ڈی ایم میں 27.5 کروڑ لوگوں کے صحت کا ریکارڈ بھی درج کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام کمیونٹی ریڈیوز ابھا آئی ڈی کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے پروگرام کریں۔

سمارٹ سنستھا کی ڈائریکٹر ارچنا کپور نے کہا کہ صحت کے مسائل کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے علاوہ یہ پروگرام حکومت کو ان خدمات سے فائدہ اٹھانے میں لوگوں کو درپیش چیلنجوں کے بارے میں بھی آگاہ کرے گا۔ اس ورکشاپ میں ماہرین نے ریڈیو کے نمائندوں کو تپ دق، فائلر یاسس، متعدی امراض، غذائیت کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ اس موقع پر CIFAR، UPTSU، PATH، GHS، CASBC کے نمائندے موجود تھے۔

لکھنؤ یونیورسٹی کے فیکلٹی آف لاء میں انٹر کالجیٹ مذاکراتی مقابلے کا افتتاح ہوا

لکھنؤ: آج 23/ 11/ 2024 کو لکھنؤ یونیورسٹی کے فیکلٹی آف لاء میں انٹر کالجیٹ مذاکراتی مقابلے کا افتتاح ہوا۔ یہ مقابلہ اے ڈی آر، ڈرافٹنگ اینڈ لٹریری سوسائٹی، ریڈیکٹ کالج آف لاء اور لکھنؤ یونیورسٹی کی فیکلٹی آف لاء کے جیوریس لاء کالج کی مشترکہ کوششوں سے منعقد کیا گیا تھا۔ اس مقابلے کا مقصد طلباء کو تنازعات کے حل کے میدان میں عملی تجربہ فراہم کرنا اور گفت وشنید کی مہارت کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ پروگرام کا آغاز مہمانوں کے ہاتھوں چراغاں اور گل گیت سے ہوا۔ شعبہ کے سربراہ اور فیکلٹی آف لاء کے ڈین پروفیسر۔ (ڈاکٹر) بنشی دھر سنگھ نے خطبہ استقبالیہ دیا۔ معزز جسٹس انیل کمار، ریٹائرڈ جج، الہ آباد ہائی کورٹ، لکھنؤ بنچ اس پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ اودھ بار ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری منوج کمار دویدی نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ مہمان خصوصی عزت مآب انیل کمار نے گفت وشنید کو قانونی میدان میں پیشہ ورانہ کامیابی کا ایک اہم پہلو قرار دیا اور کہا کہ یہ نہ صرف تنازعات کے حل کا ایک طریقہ ہے بلکہ لوگوں کے ساتھ مثبت رابطے کی بنیاد بھی ہے۔ مہمان خصوصی منوج کمار دویدی نے اس بات پر زور دیا کہ گفت وشنید کی مہارت نظام انصاف کو مزید موثر اور جامع بنانے میں مددگار ہے۔ اس مقابلے میں لکھنؤ یونیورسٹی سے منسلک مختلف کالجوں کی 30 ٹیموں نے حصہ لیا۔ طلباء کا جوش وخروش اور مقابلے کے تئیں ان کا عزم قابل دید تھا۔ شیڈول کے مطابق آج مقابلے کے ابتدائی اور کوارٹر فائنل مقابلے ہوئے جبکہ سیمی فائنل اور فائنل 24 نومبر کو ہوں گے۔ اس موقع پر اے ڈی آر سوسائٹی کے ٹیچر کوآرڈینیٹر پروفیسر۔ ہریش چندر رام اور ڈاکٹر کوشلندر سنگھ بھی موجود تھے۔ پرو ہریش چندر رام نے مقابلے کو کامیاب بنانے کے لیے تمام مہمانوں، شرکاء، شریک منتظمین اور ADR، سوسائٹی کی صدر آرزو نایاب اور تمام اراکین کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی تقریبات طلباء کی قانونی صلاحیتوں کو نکھارنے اور انہیں عملی تجربہ فراہم کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ اس مقابلے نے طلباء کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کیا جہاں وہ اپنے خیالات کا اظہار طاقتور انداز میں کر سکتے تھے۔ مہمانوں اور شرکاء کی بھرپور شرکت نے تقریب کو کامیاب اور یادگار بنادیا۔

حسینی سوشل فرنٹ کا اہم اجلاس منعقد

امبیڈکرنگر (نامہ نگار) اکبرپور کے محلہ میران پور میں سماجی تنظیم حسینی سوشل فرنٹ کا ایک اجلاس جمعہ کی شام کو مولانا سید محمد عباس کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اجلاس میں طلاق جیسے سنگین مسائل پر تبادلے خیال کیا گیا۔ اس کے علاوہ شیعہ معاشرے کی بہتری کے حوالے سے کئی اہم فیصلے بھی کئے گئے۔ اجلاس میں گزشتہ روز پاکستان میں شیعہ برادری کے سو سے زائد افراد کے قتل کی مذمت کی گئی۔ اجلاس کے دوران خواجہ شفاعت حسین ایڈووکیٹ نے کہا کہ پاکستان میں جس طرح شیعہ برادری کے سو سے زائد مرد، بچے اور خواتین کو قتل کیا گیا ہے وہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کو اس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ پاکستان میں شیعہ برادری کے تحفظ کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔ انہوں نے حکومتِ ہند سے بھی اس سلسلے میں ضروری اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ انہوں نے طلاق کے معاملے پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ چند سالوں میں طلاق کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ اس پر روک لگانے کی ضرورت ہے۔ جبکہ ریحان زیدی نے کہا کہ طلاق جیسی برائی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے ہم سب کو سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ اجلاس میں امام جمعہ مولانا اکبر علی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے معاشرے کی بہتری کے لئے تعلیم کی سطح کو بڑھانے پر زور دیا۔ اس موقع پر احمد مہدی، رہبر نکوی، سرور حسین زندی، ذوالفقار، عسکری وغیرہ موجود رہے۔

جسٹس مرتضیٰ حسین موٹ کورٹ کمپٹیشن کا پریلمنری راؤنڈ اور کوارٹر فائنل ہوا

لکھنؤ: یونٹی پی۔ جی۔ کالج جسٹس مرتضیٰ حسین روڈ، بسنت کنج آئی۔ آئی۔ ایم۔ بائی پاس روڈ، لکھنؤ میں آج بتاریخ 23 نومبر 2024 کو جسٹس مرتضیٰ حسین موٹ کورٹ کمپٹیشن کا پریلمنری راؤنڈ اور کوارٹر فائنل ہوا۔ جس میں حصہ لینے والی ٹیموں کا انتخاب ایڈوکیٹ پینل کے ذریعہ کیا گیا۔ اس کمپٹیشن کے فائنل نتیجے کا اعلان بتاریخ 11-242024- کو کیا جائے گا۔

جواہر نوودیا ودیالیہ- پائپرسنڈ گرینڈ گوتم بدھ کوئز ماسٹر 2024 مقابلہ کا فاتح بن گیا۔

لکھنؤ گوتم بدھ مہاودیالیہ، سروجنی نگر، لکھنؤ کے زیر اہتمام آج اسکول کے اشوک آڈیٹوریم میں گرینڈ گوتم بدھ کوئز ماسٹر 2024 مقابلہ منعقد کیا گیا، جس کا مقصد بچوں اور نوجوانوں کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا اور ذہنی و منطقی صلاحیتوں کو ابھارنا تھا۔ ان میں جواہر نوودیا ودیالیہ- پائپرسنڈ فاتح بنے۔ جواہر نوودیا ودیالیہ- پرسینڈ دی گرینڈ گوتم بدھ کوئز ماسٹر-2024- مقابلے کا فاتح بن گیا، جو ڈاکٹر رشمی شرما کے تعاون اور کوئز ماسٹر سنجے اروڑہ کی ہدایت کاری میں منعقد کیا گیا تھا، اس نے پہلی پوزیشن حاصل کی، جبکہ دوسری پوزیشن۔ گوتم بدھ انٹر کالج سروجنی نگر اور تیسرا مقام کمل دہلی انٹر کالج بنتھرا میں رہا۔ مقابلے میں دارالحکومت کے 20 مختلف اسکولوں نے حصہ لیا۔ تقریب میں مہمان خصوصی وویک ناگپال، مہمان خصوصی آر ایس کشواہا اور منیجر سول کشواہا نے تمام جیتنے والی ٹیموں (اسکولوں کے طلباء) کو ٹرافیاں اور سرٹیفکیٹس پیش کرکے اعزاز سے نوازا۔ اس موقع پر ڈاکٹر سادھنا شکلا، پریتی تیواری، ناگیندر کشواہا، ڈاکٹر ڈی کے کوشل، اروشی گپتا، راکیش پانڈے، آرادھنا سنگھ، منمیت کور، آشیش مشرا اور دیگر معززین کے ساتھ ساتھ مختلف اسکولوں کے طلباء بھی موجود تھے۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر رشمی نے کی اور شکریہ سول کشواہا نے پیش کیا

بلندشہر میں نقاب پوش بدمعاشوں کی فائرنگ

بلندشہر: 23 نومبر (پی این ایس) ضلع کے اگنا تھانہ علاقہ کے انہیر اگاؤں میں ایک سنسنی خیز واقعہ پیش آیا۔ جمعرات کی دیر رات، نقاب پوش بدمعاشوں نے گاؤں کے پردھان کے گھر پر فائرنگ کرکے سنسنی پیدا کردی۔ فائرنگ کا واقعہ سی سی ٹی وی کیمرے میں قید ہوگیا۔ پولیس نے اس معاملے میں دو شوٹر سمیت چار لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ گاؤں کے پردھان پرمود کے بھائی سونو کی طرف سے درج کرائی گئی رپورٹ میں انہوں نے کہا ہے کہ جمعرات کی رات 8.40 بجے جیسے ہی وہ رات کا کھانا کھانے کے بعد باہر جانے کے لیے گھر کے مین گیٹ پر پہنچے تو دو لوگوں نے فائرنگ کردی۔ انہوں نے اگوتا بلاک کے سربراہ پر سنگین الزامات لگائے ہیں۔ اگوتھا بلاک کے سربراہ کے شوہر آدیش چودھری نے کہا کہ گاؤں کا سربراہ پرمود اپنے رشتے میں خاندانی چچا کی طرح لگتا ہے۔ ماضی میں بھی پردھان کے خلاف کئی مجرمانہ معاملے درج کیے گئے ہیں۔ اس بار ان کی اہلیہ بلاک چیف بنی ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ سیاسی رنجشیں پالتے ہیں۔ اگوتہ پولیس اسٹیشن انچارج سومناتھ رائے نے بتایا کہ گاؤں کے سربراہ کے بھائی سونو کی شکایت پر گورو سروہی، ارون، آدیش چودھری اور ایک نامعلوم شخص کے خلاف رپورٹ درج کی گئی ہے۔ پولیس نے جائے وقوعہ کا معائنہ بھی کیا۔

آر ڈی ایس او ہسپتال میں عالمی انسداد مائکروبیل آگاہی ہفتہ منایا گیا

لکھنؤ: آر ڈی ایس او ہسپتال میں عالمی انسداد مائکروبیل آگاہی ہفتہ منایا گیا۔ پروگرام میں ڈاکٹر مردل شکلا نے جراثیم کش ادویات (اینٹی بایوٹکس) کی مزاحمت اور اس کے مضر اثرات کے بارے میں بتایا اور بتایا کہ کس طرح جینیاتی تغیرات کی وجہ سے پرجیوی اور جرثومے وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

ڈاکٹر کمل کشور، پی سی ایم او نے مشورہ دیا کہ ملٹیات کی مزاحمت سے بچنے کے لیے کوئی بھی دوا ڈاکٹر کے نسخے کے بغیر نہ لی جائے اور اگر ڈاکٹر کوئی دوا تجویز کرے تو اس دوا کا پورا کورس لیا جائے۔ اس طرح اینٹی بائیوٹک مزاحمت سے بچا جاسکتا ہے۔ پروگرام میں ڈاکٹر جیوتسنا، ڈاکٹر انوج کمار سنگھ، ڈاکٹر ستیش کمار، ڈاکٹر سرجیت پرتاپ سنگھ اور ڈاکٹر پنکج سریواستو بھی موجود تھے۔

اودھ نامہ

پرینکا گاندھی کا عملی سیاست میں داخلہ

گزشتہ 13 نومبر اور 20 نومبر کو مہاراشٹر، جھارکھنڈ میں ریاستی انتخاب اور اتر پردیش کی نو اسمبلی سیٹوں پر ضمنی انتخاب کے ساتھ ساتھ کیرلا کی وائناڈ سیٹ پر بھی لوک سبھا کا ضمنی انتخاب لڑا گیا تھا۔ ان تمام انتخابات کے نتائج آج مکمل طور پر سامنے آگئے جس کے نتیجے میں امید کے مطابق مہاراشٹر میں مہایوتی اتحا کو ایک مرتبہ پھر عوام نے کرسی سونپ دی ہے اور مہایوتی اتحاد اور اس کے چاہنے والوں کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں ہے۔ ایگزٹ پول نے بھی اس کی نشاندہی کی تھی اور یہ بتایا تھا کہ مہاراشٹر مین کانگریس اور شرد پوار کے اندازے غلط ثابت ہونے جا رہے ہیں، اور وہی ہوا۔ ان نتائج پر کانگریس نے حیرانی کا اظہار کیا ہے، حالنکہ اس کی حیرانی خود حیران کن ہے۔ ابھی کچھ دنوں پہلے ہریانہ مین وہ ایسی ہی کارکردگی دیکھ چکی ہے۔ مہاراشٹر اسمبلی انتخاب میں ایم وی اے کی خراب کارکردگی پر کانگریس نے حیرانی کا اظہار کیا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے آج انتخابی نتائج کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک پریس کانفرنس کی، جس میں انھوں نے مہاراشٹر کے مینڈیٹ کو 'عجیب' اور 'ناقابل یقین' قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ ''ہمیں جھٹکا ملا ہے، لیکن یہ جھٹکا دیا گیا ہے۔ ہمیں شکست دینے کے لیے کہیں کوئی سازش کی گئی ہے۔'' ساتھ ہی جے رام رمیش نے کہا کہ کانگریس اپنے ایجنڈے سے پیچھے نہیں ہٹنے والی۔ انھوں نے کہا کہ ''جو سماجی ایشوز ہم نے اٹھائے ہیں، وہ اٹھاتے رہیں گے۔ چاہے سماجی ایشوز ہوں، موڈانی کا مسئلہ ہو، ذات پر مبنی مردم شماری کا مطالبہ ہو، آئین کے تحفظ کا معاملہ ہے، ہم یہ ان ایجنٹوں پر لوک سبھا انتخاب کے دوران بھی قائم تھے، اور اب بھی قائم ہیں۔ ہم اپنا ایجنڈا نہیں بدلنے والے۔

مہاراشٹر میں جہاں مہایوتی نے حیرت انگیز طریقے سے 288 اسمبلی سیٹوں میں 230 سے زائد سیٹوں یعنی 70 فیصد سے زیادہ سیٹوں پر برتری حاصل کرلی ہے۔ جو کسی حد تک ناقابل یقین سا لگتا ہے۔ اس شاندار مظاہرے کی امید تو کسی کو بھی نہیں تھی۔ جو لوگ مہایوتی کی اکثریت کی بات کررہے تھے انھوں نے بھی اس مظاہرے کی امید نہیں کی تھی۔ وہیں دوسری طرف جھارکھنڈ میں انڈیا اتحاد نے بھی 81 اسمبلی سیٹوں میں 50 سے زائد سیٹوں پر سبقت حاصل کر سبھی کو حیران کردیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ایک طرف مہاراشٹر میں مہایوتی اتحاد کے لیڈران و کارکنان جشن میں ڈوبے ہوئے ہیں، وہیں دوسری طرف جھارکھنڈ میں انڈیا بلاک کے لیڈران و امیدوار جشن میں پٹاخے پھوڑ رہے ہیں اور مٹھائیاں تقسیم کررہے ہیں۔ مہاراشٹر کے انتخابی رجحانات میں مہایوتی کی برتری کے درمیان، شیوسینا کے رکن پارلیمنٹ نریش مہسکے نے ایکناتھ شندے کو دوبارہ وزیر اعلیٰ بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مہسکے نے کہا، ''مہاراشٹر کے نتائج مہایوتی کے لیے لینڈ سلائڈ فتح کی طرح ہیں، اس لیے ایکناتھ شندے کو ہی وزیر اعلیٰ بننا چاہیے۔

سب سے زیادہ چونکایا ہے پرینکا گاندھی کی زبردست جیت نے انھوں نے کیرالہ کی وائناڈ پارلیمانی سیٹ پر کانگریس امیدوار کے طور پر ریکارڈ جیت حاصل کی ہے۔ انھوں نے چار لاکھ گیارہ ہزار ووٹوں کے فرق سے اپنے قریبی حریف کو شکست دی۔ الیکشن کمیشن کے ذریعہ دیے گئے ڈاٹا کے مطابق پرینکا گاندھی نے 6 لاکھ 22 ہزار 338 ووٹ حاصل کیے، جبکہ دوسرے مقام پر رہنے والے سی پی آئی امیدوار ستین موکیری کو 2 لاکھ 11 ہزار 407 ووٹ حاصل ہوئے۔ یعنی پرینکا گاندھی نے 4 لاکھ 10 ہزار 931 ووٹوں سے جیت حاصل کرلی ہے۔ اس سیٹ پر بی جے پی امیدوار نویا ہری داس تیسرے مقام پر رہیں۔ پرینکا گاندھی کی جیت کے بعد رانچی میں پارٹی کارکنوں نے بھرپور جشن منایا، جو اتحاد کی مضبوط پوزیشن کو ظاہر کرتا ہے۔ پرینکا گاندھی کی یہ تاریخی جیت ثابت کرتی ہے کہ عوام مین ان کی کتنی زبردست مقبولیت ہے۔ یہ تو طے مانا جا رہا تھا کہ وائناد سے پرینکا کی جیت یقینی ہے لیکن یہ جیت اس شاندار طریقہ سے ہوگی اس کا یقین نہیں کیا جا رہا تھا کیونکہ بعض حلقوں کی طرف سے یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ پرینکا گناندھی نے میدان مین اترنے میں دیر کردی، اب ان کا وقت جا چکا ہے، اگر وہ دس برس پہلے عملی سیاست مین اترتیں تو ان رنگ کچھ اور ہوتا۔ لیکن جس طرح سے انھوں نے جیت درج کی تھی ہے وہ کانگریس کے لئے تو اچھا ہے ہی خود پرینکا گاندھی اور راہل کے لئے بھی شخصی طور پر بہت نیک فال ہے اب راہل گاندھی کو ایک مضبوط سہارا پارلیمنٹ کے اندر بھی مل گیا جس سے بلاشبہ ان کے حوصلے بلند ہوں گے۔ پرینکا گاندھی نے حالانکہ سیاست میں داخلہ بہت پہلے لے لیا تھا لیکن وہ انتخابی سیاست میں اترنے سے گریز کرتی رہیں اور صرف پارٹی کو مضبوط کرنے کی حد تک وہ سیاست میں سرگرم رہیں۔ انھیں یوپی کا انچارج بھی بنایا گیا تھا لیکن جب پارٹی کی کمر ہی ٹوٹ چکی ہو تو کوئی بھی کیا کرسکتا ہے۔ دونوں بھائی بہن نے ہمت نہیں ہاری اور لگاتار پارٹی کے لئے محنت کرتے رہے اور یہ محنت رنگ لائی۔ پارلیمانی انتخاب میں مگر تھوڑی سی کسر رہ گئی ورنہ بی جے پی آج اقتدار سے دور ہو چکی ہوتی۔ راہل گاندھی نے دو جگہ سے الیکشن لڑا اور دونوں جگہ فاتح رہے مجبوراً انھوں نے وائناڈ کی سیٹ چھوڑی اور امیٹھی سے نمائندگی کرنے کا فیصلہ کیا اور ان کی جگہ ان کی بہن پرینکا گناندھی نے ان کی نیابت سنبھالی اور خود کو ثابت کیا۔

مہاراشٹر میں بی جے پی کی غیر متوقع کامیابی

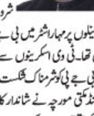

معصوم مرادآبادی

ہفتہ کی صبح جب مہاراشٹر و جھارکھنڈ کے انتخابی نتائج آنے شروع ہوئے تو گودی میڈیا کے تمام چینلوں پر مہاراشٹر میں بی جے پی کی ''شاندار کامیابی'' کا ہیجان تھا۔ ٹی وی اسکرینوں سے جھارکھنڈ غائب تھا، کیونکہ یہاں بی جے پی کو شرمناک شکست ہوئی تھی اور اس کے مقابلے جھارکھنڈ مکتی مورچہ نے شاندار کامیابی حاصل کی تھی۔ گودی میڈیا کی حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے ناظرین کو صرف آدھا سچ ہی دکھاتا ہے۔ بلاشبہ مہاراشٹر میں بی جے پی اتحاد کی پراسرار کامیابی نے سب کو حیرت میں ڈال دیا ہے، کیونکہ یہ وہی اتحاد ہے جس نے چند ماہ پہلے پارلیمانی چناؤ میں منہ کی کھائی تھی اور اس کے مدمقابل 'مہاوکاس اگھاڑی' کو شاندار کامیابی نصیب ہوئی تھی۔ اب وہی مہاوکاس اگھاڑی اتنی سیٹیں حاصل کرنے میں بھی کامیاب نہیں ہو پایا ہے جو اکیلے بی جے پی کی اتحادی شوسینا (شندے) نے حاصل کرلی ہیں۔ شوسینا بال (ادھو) کے ترجمان سنجے راوت نے یہ کہتے ہوئے انتخابی نتائج کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے کہ ''یہ مہاراشٹر کے عوام کی رائے نہیں ہے۔'' ای وی ایم کے کمال کی جو داستانیں پچھلے دنوں ہریانہ کے چناؤ میں سنائی دی تھیں، وہی مہاراشٹر میں بھی سنی جا رہی ہیں۔ حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔

مہاراشٹر میں سب سے زیادہ حیرت انگیز جیت بی جے پی نے حاصل کی ہے۔ 288 نشستوں والی اسمبلی میں اس نے اپنے بل پر 133 سیٹیں جیت لی ہیں۔ یہ اب تک کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ بی جے پی نے 150 سیٹوں پر الیکشن لڑا تھا اور ان میں سے بیشتر پر کامیابی حاصل کرلی۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ بی جے پی اور اس کے اتحادیوں نے مہاراشٹر میں جارحانہ ہندتو پر چناؤ لڑا۔ یہاں یوگی کے نعرے'' بٹیں گے تو کٹیں گے'' کے ساتھ وزیراعظم نے ''ایک ہیں تو سیف ہیں'' کا نعرہ بھی دیا تھا۔ اس کے علاوہ نام نہاد ''ووٹ جہاد'' کو بھی خوب اچھالا گیا۔ بی جے پی کو معلوم تھا کہ وہ ادھو ٹھاکرے کے 'نرم ہندتو' کے مقابلے 'گرم ہندتو' پر زیادہ ووٹ حاصل کرے گی۔ ادھو ٹھاکرے شیوسینا کے بانی بال ٹھاکرے کے سیاسی وارث ہیں۔ وہی بال ٹھاکرے جنھوں نے مہاراشٹر میں بدترین مسلم دشمنی پر اپنی سیاسی عمارت تعمیر کی تھی۔ اسی بنیاد پر ان کی پارٹی نے کئی بار مہاراشٹر میں اقتدار حاصل کیا۔ جب تک بال ٹھاکرے اور ان کی سیاست زندہ رہی تب تک بی جے پی وہاں ان کے جونیر معاون کے طور پر ساتھ رہی۔ لیکن بال ٹھاکرے کی موت کے بعد بی جے پی نے خود اقتدار حاصل کرنے کا خواب شرمندہ تعبیر کیا۔ ادھو ٹھاکرے شروع میں بی جے پی کے ساتھ رہے، لیکن جھگڑا وزیراعلیٰ کی کرسی پر ہوا اور دونوں کی راہیں جدا ہوگئیں۔ اپنا سیاسی وجود بچانے کے لیے ادھو نے سیکولر اتحاد کا دامن تھاما۔ اب وہ اس طرح ہندتو کی بات نہیں کرسکتے تھے جیسی کہ ان کے والد کرتے تھے۔ ادھو ٹھاکرے نے پارلیمانی چناؤ کی طرح یہ الیکشن بھی کانگریس اور شرد پوار کی این سی پی کے ساتھ مل کر ''مہاوکاس اگھاڑی'' کے پرچم تلے لڑا، لیکن اس الیکشن میں ان تینوں میں سے کسی پارٹی کو اتنی سیٹیں بھی حاصل نہیں ہوسکیں کہ وہ اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر کی کرسی حاصل کرسکے۔ مہاوکاس اگھاڑی کو حاصل ہونے والی سیٹوں کی مجموعی تعداد 51 ہے۔

عام خیال یہ تھا کہ اس اسمبلی الیکشن میں مہاراشٹر کے رائے دہندگان 'دغابازوں' کو سبق سکھائیں گے، لیکن انتخابی نتائج نے اس خیال کو غلط ثابت کیا۔ شیوسینا سے بغاوت کرنے والے ایکناتھ شندے نے ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا کے مقابلے تقریباً تین گنا نشستیں حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کرلی۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ادھو ٹھاکرے، بال ٹھاکرے کی وراثت سنبھالنے میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ انڈیا اتحاد کو ان سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں جو سب چکناچور ہوگئی ہیں۔ عام خیال یہ تھا کہ ایکناتھ شندے نے جس طرح ادھو ٹھاکرے کی پیٹھ میں خنجر اتار کر شیوسینا کو توڑا، اس کا بدلہ وہاں کے عوام ان سے ضرور لیں گے، لیکن انتخابی نتائج اس کے برعکس آئے ہیں۔

سبھی جانتے ہیں کہ بی جے پی نے اب سے ڈھائی سال پہلے مہاراشٹر میں اقتدار حاصل کرنے کے لیے تمام ہتھکنڈے اختیار کئے تھے۔ نہ صرف شیوسینا میں نقب زنی کی گئی بلکہ کچھ عرصے بعد شرد پوار کی قیادت والی این سی پی کو بھی توڑا گیا۔ شرد پوار کے بھتیجے اجیت پوار نے اپنے چچا سے بے وفائی کرکے بی جے پی اتحاد میں شمولیت اختیار کی۔ کہا جاتا ہے کہ اس بے وفائی کے پیچھے ان کے خلاف بدعنوانی کے معاملات تھے۔ انھیں اس بات کا ڈر ستا رہا تھا کہ کہیں ای ڈی اور سی بی آئی ان کے پیچھے نہ لگ جائے۔ حالیہ الیکشن میں جب بی جے پی نے '' بٹیں گے تو کٹیں گے'' کے نعرہ کو اچھالا تو اجیت پوار اس سے اختلاف کرنے والوں میں پیش پیش تھے۔ انھیں اپنے 'مسلم ووٹ بینک' کی فکر لاحق تھی۔ اس الیکشن میں مسلمانوں نے کیا کردار ادا کیا یہ تو بعد میں پتہ چلے گا لیکن اتنا ضرور ہے کہ بعض سفید پوش مسلمانوں کی طرف سے 'مہاوکاس اگھاڑی' کے حق میں ووٹ ڈالنے کی اپیلوں کا ہندو رائے دہندگان پر گہرا اثر ہوا اور وہ 'مہایوتی' کے حق میں متحد ہوگئے۔ اس معاملے کو بی جے پی اور اس کی پروپیگنڈہ مشنری نے بھی خوب کیش کیا۔ یہاں دہلی میں بی جے پی ترجمان گورو بھاٹیہ نے اس موضوع پر باقاعدہ پریس کانفرنس کی اور مسلمانوں سے متحد ہوکر مہاوکاس اگھاڑی امیدواروں کو ووٹ دینے کی گئی اپیلوں کی کاپیاں لہرائیں۔ واضح رہے کہ اس قسم کی اپیلیں ماضی میں ہمیشہ مسلمانوں کے مخالفین کو فائدہ پہنچاتی رہی ہیں، اس بار ان اپیلوں نے انھیں کچھ زیادہ ہی فائدہ پہنچایا۔ انڈیا اتحاد کے لیے اچھی خبر یہ ہے کہ جھارکھنڈ کی 81 میں سے اس نے 57 نشستوں پر کامیابی حاصل کی ہے جبکہ بی جے پی کو محض 23 سیٹوں پر ہی اکتفا کرنا پڑا ہے۔

بہرحال اب جبکہ مہاراشٹر میں بی جے پی نے 'مہایوتی اتحاد' میں سب سے زیادہ نشستیں حاصل کرلی ہیں تو وہ مہاراشٹر کے وزیراعلیٰ کی کرسی پر اپنا دعویٰ کرسکتی ہے۔ یہ کرسی اب تک شیوسینا کو توڑنے والے ایکناتھ شندے کے پاس تھی اور بی جے پی اس وقت میں زیادہ سیٹیں ہونے کے باوجود اقتدار میں جونیئر ساتھی کے طور پر شریک تھی۔ سابق وزیراعلیٰ دیویندر فڈنویس اس حکومت میں نائب وزیراعلیٰ تھے۔ سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ اب بی جے پی پوری مضبوطی کے ساتھ وزیراعلیٰ کی کرسی پر اپنا دعویٰ پیش کرے گی۔ اجیت پوار کے حامیوں نے بھی انھیں وزیراعلیٰ بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مہاراشٹر اترپردیش کے بعد سب سے زیادہ نشستوں والی ریاست ہے۔ یہ ملک کی اقتصادی راجدھانی بھی ہے اور یہاں دولت کی جتنی ریل پیل ہے اتنی کسی اور صوبے میں نہیں ہے۔ اس لیے ہر پارٹی مہاراشٹر کے اقتدار کو اپنے قبضے میں رکھنا چاہتی ہے۔ مہاراشٹر میں بی جے پی کی غیر متوقع کامیابی نے سب کو حیران کردیا ہے۔ اس کامیابی اسے اسے ایک نئی توانائی ملی ہے جس کا جشن بی جے پی کے دفاتر میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اب اگلا نمبر دارالحکومت دہلی کا ہے جہاں اگلے دو ماہ میں اسمبلی چناؤ ہونے ہیں۔ دہلی میں اس وقت عام آدمی پارٹی برسراقتدار ہے جس کی ناک میں بی جے پی نے دم کر رکھا ہے۔ دہلی کی آبکاری پالیسی میں رشوت خوری کے الزام میں خود پارٹی کے بانی اروند کجریوال کو جیل جانا پڑا ہے۔ وہ تیسری بار اقتدار میں آنے کے خواب دیکھ رہے ہیں، لیکن ان کی منزل آسان نہیں ہے۔

masoom.moradabadi@gmail.com

جھانسی اسپتال سانحہ: بیمار انتظامیہ اور مفلوج سیاست

ڈاکٹر سلیم خان

جھانسی میں واقع مہارانی لکشمی بائی میڈیکل کالج کے این آئی سی یو میں لگی خوفناک آتشزدگی نے 11 بچوں کو لقمۂ اجل بنا دیا۔ فی زمانہ اگر رانی لکشمی بائی زندہ ہوتیں تو پہلی فرصت میں اپنے صوبیدار کو برخواست کردیتی لیکن ملک کا وزیراعظم، وزیر داخلہ اور ریاست کے وزیراعلیٰ سب کے سب انتخابی مہم میں مصروف ہیں۔ ان تینوں اہم ذمہ داروں میں سے ایک نے بھی جھانسی جانے کی زحمت نہیں کی۔ یوگی نے کم از کم کچھ زبانی جمع خرچ کیا مگر باقی دونوں نے تو ایکس پر ایک پیغام لکھ کر پسماندگان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار تک نہیں کیا۔ جمعہ کو دیر رات جب یہ تکلیف دہ حادثہ رونما ہوا تو اس وقت وارڈ میں 49 بچے زیر علاج تھے۔ ان میں سے 38 بچوں کو نکالا جاسکا اور تین کی حالت نازک تھی۔ بعد ازاں ایک بچے کی دوران علاج موت ہوگئی تو اس کے والدین کو سرکاری امداد سے محروم کرنے کے لیے کہہ دیا گیا کہ وہ موت جھلسنے سے نہیں ہوئی۔

آگ لگنے کی وجوہات کے حوالے سے کانپور زون کے ADG آلوک سنگھ نے راحت کاموں کی نگرانی کرکے تصدیق کی کہ اس کا سبب الیکٹرک شارٹ سرکٹ تھا۔ جھانسی کے ضلعی مجسٹریٹ اویناش کمار نے بھی صحافیوں کو بتایا کہ اسپتال کی نوزائیدہ بچوں کی دیکھ بھال یونٹ (این آئی سی یو) میں رات 10 بج کر 45 منٹ پر ممکنہ طور پر شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگ گئی۔ اس سرکاری بیانیہ سے علی الرغم ابتدائی طور پر آکسیجن مشین میں چنگاری سے آگ لگنے کا شبہ ظاہر کیا گیا۔ یہی وجہ ہے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سخت رویہ اختیار کرتے ہوئے ڈی جی ہیلتھ کی نگرانی میں ۴رکنی کمیٹی تشکیل دے کر ۲روز میں پورے معاملہ کی جانچ کا حکم دے دیا۔ اس کے علاوہ تین مزید جانچ کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔ ان میں سے پہلی جانچ محکمہ صحت کی جانب سے کی جارہی ہے، اس میں فائر بریگیڈ کے افسران بھی شامل ہیں۔ دوسری جانچ ضلع سطح پر انتظامیہ کروا رہا ہے جبکہ تیسری مجسٹریٹ کے زیر نگرانی تفتیش ہوگی۔ ایک کام کے لیے تین مختلف ادارے وقت اور توانائی کا ضیاء ہے لیکن یہ ساری نوٹنکی لوگوں کی توجہ ہٹا کر یہ تاثر دینے کی خاطر ضروری ہے کہ حکومت بہت فکر مند ہے حالانکہ اگر ایسا ہوتا تو یکے بعد دیگرے اس طرح کے واقعات رونما ہی نہیں ہوتے۔

ماضی قریب میں گجرات کے اندر دو اور دہلی میں ایک بڑا حادثہ ہو چکا ہے۔ جولائی 2024 میں راجکوٹ (گجرات) کے اندر ٹی آر پی گیم زون کے اندر آگ لگنے سے 28 لوگوں کی حادثاتی موت ہوگئی تھی۔ اس وقت بھی ابتداء میں آگ لگنے کی وجہ شارٹ سرکٹ بتایا گیا مگر بعد میں پتہ چلا کہ گیم زون والوں نے بلدیہ کے آگ بجھانے والے شعبے سے اجازت تک نہیں لی تھی۔ اس کے باوجود بڑے دھڑلے سے وہ کاروبار کررہا تھا کیونکہ اس سیاسی تعلقات مضبوط تھے۔ یہی وجہ ہے کہ گیم زون کے مالک کو بچانے کے لیے شروع میں غلط وجہ بتائی گئی لیکن بعد میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوگیا۔ مئی 2024 میں مشرقی دہلی کے اندر وویک وِیہار کے ایک بے بی کیئر یونٹ میں آگ لگ گئی اور اس نے 7 بچوں کو نگل لیا۔ اس وقت بھی شارٹ سرکٹ کے سبب آکسیجن سلینڈر کے آگ پکڑنے کی بات سامنے آئی اور دھماکے اس قدر شدید تھے کہ آس پاس کے مکان دہل گئے۔ اس حادثے سے اگر سبق سیکھا جاتا تو جھانسی کے حادثے کو ٹالا جاسکتا تھا لیکن سیاستدانوں کو انتخاب سے اور انتظامیہ کو ان چاپلوسی سے فرصت ہی نہیں ہے۔ اس لیے بقول حفیظ میرٹھی۔

ایسی آسانی سے قابو میں کہاں آتی ہے آگ
جب بھڑکتی ہے تو بھڑکے ہی چلی جاتی ہے آگ

مئی 2019 میں سورت کے ایک زیر زمین کوچنگ سینٹر کی آگ نے 22 طلباء کی جان لے لی لیکن وہ معاملہ بھی آیا گیا ہوگیا کیونکہ بی جے پی کی ڈبل انجن سرکار بے قصور لوگوں کو سزا دینے میں جتنی دلچسپی لیتی اتنی محنت اپنے چہیتے قصوروار لوگوں کو سزا دلوانے میں نہیں کرتی۔ ملک بھر کے اسپتالوں میں پچھلے 15 سالوں کے اندر 660 آتش زنی کے سانحات ہو چکے ہیں۔ ان میں 200 جانیں گئی ہیں۔ آتش زنی کے ہر واقعہ کے بعد سیفٹی آڈٹ کی بات کی جاتی ہے مگر اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔ جھانسی کے معاملے میں ایک چشم دید گواہ نے بتایا کہ اس نے نرس کو آکسیجن کی ٹیوب کو جوڑنے کی خاطر دیا سلائی جلاتے دیکھا۔ یہ ٹریننگ کی کوتاہی ہے اور اس کے لیے بھی انتظامیہ ذمہ دار ہے۔ یہ بات بھی سامنے آئی کہ وارڈ بوائے نے جب آگ بجھانے والے سلنڈر کو چلانے کی کوشش کی تو وہ نہیں چلا کیونکہ وہ چار سال قبل ایکسپائر ہو چکا تھا۔ اس سے زیادہ لاپروائی کیا ہوسکتی ہے کہ جو کام ہر ۶ ماہ کے وقفہ سے ہونا چاہیے اسے ۴ سالوں تک ٹالا گیا۔

ایسی مجرمانہ کوتاہی کا ارتکاب کرنے والے چونکہ سرکاری داماد ہوتے ہیں اس لیے انتظامیہ انہیں بچانے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ وطن عزیز میں انسانی جان کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ اس واقعہ کے دوسرے دن کانپور دیہات کی ایک فیکٹری میں آگ لگنے سے ۶ مزدوروں کی موت ہوگئی۔ اسی دن ممبئی کے چیمبور علاقہ میں ایک گھر کی خوفناک آتشزدگی نے سات افراد کو ہلاک کردیا۔ اس سلسلے کے دراز تر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حکومت وقت آگ سے تحفظ کی بابت بنیادی سہولیات پر توجہ دینے کے بجائے صرف لیپا پوتی میں یقین رکھتی ہے۔ اس طرح کا کوئی حادثہ رونما ہوجاتا ہے تو عوام کی آنکھ میں دھول جھونکنے کی خاطر یوگی جیسے پاکھنڈی وزیراعلیٰ مہلوکین کے ورثاء کو ۵-۵ لاکھ روپے اور زخمیوں کو ۵۰-۵۰ ہزار روپے کا معاوضہ دینے کا اعلان کرکے اپنے آپ کو ہریش چندر ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

وزیراعلیٰ خود نہیں جاتے تو اپنے نائب ڈاکٹر برجیش پاٹھک کو میڈیکل کالج کا دورہ کرنے اور اس کے بعد مگرمچھ کے آنسو بہانے کے لیے روانہ کردیا جاتا ہے۔ وہ انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حکومت اس سانحے کی مکمل جانچ کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کررہی ہے۔ مشکل کی اس گھڑی میں متاثرہ خاندانوں کو تعاون کا یقین دلایا جاتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان اعلانات سے وہ بچے لوٹ آئیں گے جن کو آگ نے اپنی آغوش میں لے لیا؟ وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ بھی ضلع انتظامیہ کو راحت کاموں کو جنگی پیمانے پر انجام دینے کی ہدایت دے کر جھانسی ڈویژنل کمشنر اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس سے 12 گھنٹے کے اندر واقعے کی رپورٹ طلب کرتے ہیں لیکن وہ معاملہ بھی ٹائیں ٹائیں فش ہوجاتا ہے۔ اس معاملے کا ایک شرمناک پہلو یہ بھی ہے کہ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک اور پرنسپل سکریٹری صحت و میڈیکل کا جائے واردات کا دورہ ہو یا میڈیکل اور ضلع انتظامیہ کا وہاں جانا ہر ایک کو وزیر اعلیٰ یوگی ادتیہ ناتھ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ یعنی ان میں سے کوئی بھی از خود اپنی ذمہ داری محسوس کرکے اسے ادا کرنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ بادلِ نخواستہ وزیر اعلیٰ کے احکامات کی بجا آوری کرتا ہے۔ یہ چاپلوسی کی بدترین شکل نہیں تو کیا ہے؟

اس غم واندوہ کے عالم میں وزیر اعلیٰ 'بٹیں گے اور کٹیں گے' کی سیاست کررہے تھے۔ انہوں نے اپنے نائب اور وزیر صحت کو جھانسی جانے حکم دیا تو انتظامیہ پر بجلی گر گئی۔ اسپتال کا انتظامیہ ان روتے بلکتے والدین کے آنسو پونچھنے کے بجائے نائب وزیر اعلیٰ کے شایانِ شان استقبال کی تیاری میں جٹ گیا۔ ان کے راستے کی صفائی شروع ہوگئی اور دیواروں چونا لگانے کے کام کا آغاز ہوگیا۔ یہ ڈرامہ بازی اس جائے واردات پر ہوائی جہاں بھگوان داس نامی چشم دید گواہ نے ایک نرس کو دیکھا تھا جبکہ وہ ٹیوب کو دیا سلائی جلا کر جوڑ رہی تھی۔ جہاں آکسیجن کنسنٹریٹر کی دیکھ بھال کا مناسب اہتمام نہیں تھا اور آگ بجھانے والے آلات کی عمر چار سال قبل ختم ہو چکی تھی۔

جھانسی کے اسپتال میں آگ کے لگنے سے آنے والی تباہی کی خاطر پوری طرح یوگی سرکار کی نااہلی ذمہ دار ہے۔ جذباتی نعرے لگا کر عوام کے جذبات کو بھڑکا کر ان کے ووٹ مار لینا الگ فن ہے اور عوامی مسائل کو حل کرنا بالکل مختلف کام ہے۔ یوگی کو اگر اس نااہلی کی سزا سنا کر ریاست کے عوام انہیں ضمنی انتخاب میں ناکام کردیا تو اس کا فائدہ اٹھا کر شاہ جی ان کی چھٹی کردیں گے۔ اسی کے ساتھ کیشو پرشاد بھی انہیں اتنے لمبے عرصے تک وزیر اعلیٰ کے عہدے سے دور رکھنے کا انتقام لے لیں گے۔ ایسے میں سڑک کے کنارے کی رنگائی پوتائی سے وہ سارے عیوب نہیں چھپیں گے؟ آگ کے حوالے سے یوگی سرکار کی سست روی پر حفیظ میرٹھی کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

پاسباں آنکھیں ملے انگڑائی لے آواز دے
اتنے عرصے میں تو اپنا کام کرجاتی ہے آگ

☆☆☆☆

کرناٹک میں نکاح ناموں کا مسئلہ: عدلیہ، حکومت اور برادری کی کشمکش

عبدالحلیم منصور

کرناٹک ہائی کورٹ نے حالیہ معاملے میں ریاستی وقف بورڈ کو نکاح نامے جاری کرنے کے اختیارات پر سوال اٹھاتے ہوئے ایک اہم قانونی اور سماجی بحث چھیڑ دی ہے۔ یہ مسئلہ نہ صرف مسلم برادری کے شرعی و قانونی معاملات پر اثرانداز ہوسکتا ہے بلکہ حکومت اور عدلیہ کے دائرہ کار پر بھی سوالات اٹھاتا ہے۔ یہ معاملہ عالم پاشاہ نامی ایک سماجی کارکن کی جانب سے دائر مفادِ عامہ کی عرضی (PIL) کے ذریعے سامنے آیا۔ درخواست گزار نے حکومت کرناٹک کے 30 ستمبر 2023 کو جاری کردہ حکم کو چیلنج کیا، جس میں ریاستی وقف بورڈ کو مسلم شادیوں کے اندراج اور نکاح نامے جاری کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے اس معاملے پر حکومت سے وضاحت طلب کی کہ وقف ایکٹ 1995 کے تحت وقف بورڈ کو یہ اختیار کیسے دیا جاسکتا ہے، عدالت نے وقف بورڈ کے ذریعے نکاح نامے جاری کرنے کے عمل پر عبوری روک لگادی اور معاملے کی سماعت کو 7 جنوری 2025 تک ملتوی کردیا گیا۔

قانونی اور شرعی پہلو

وقف ایکٹ 1995 کے تحت وقف بورڈ کا بنیادی کام مسلمانوں کی مذہبی وقف کردہ جائیدادوں کا انتظام اور برادری کی فلاح و بہبود کے لیے اقدامات کرنا ہے۔ نکاح نامے کا اجرا اس دائرہ کار میں شامل نہیں۔ قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ اس طرح کے اختیارات دینے کے لیے قانون میں ترمیم ضروری ہے۔ اسلامی شریعت کے تحت نکاح ایک مذہبی فریضہ اور معاہدہ ہے۔ قاضی کی تصدیق اس کی شرعی حیثیت کے لیے کافی سمجھی جاتی ہے۔ تاہم، قانونی طور پر نکاح نامے کا اندراج ضروری ہوتا ہے تاکہ اس کے ذریعے خواتین کے حقوق، وراثت، اور دیگر قانونی معاملات کا تحفظ یقینی بنایا جاسکے۔ اگر دیگر ریاستوں کا جائزہ لیا جائے تو کیرالہ میں نکاح رجسٹریشن مقامی بلدیاتی اداروں کے ذریعے کیا جاتا ہے، مگر قاضی کی جاری کردہ دستاویزات کو بھی قانونی حیثیت حاصل ہے۔ مہاراشٹرا اور دہلی میں نکاح کا لازمی رجسٹریشن خواتین اور بچوں کے حقوق کو محفوظ بنانے کے لیے نافذ کیا گیا ہے۔ کرناٹک میں وقف بورڈ کو یہ اختیار دینا ایک منفرد اقدام تھا، جو اب قانونی پیچیدگیوں میں الجھ چکا ہے۔ اگر وقف بورڈ کے اختیارات کو کالعدم قرار دیا گیا تو مسلمانوں کو نکاح ناموں اور رجسٹریشن کے لیے دیگر متبادل ڈھونڈنے پڑیں گے، جو مشکلات پیدا کرسکتا ہے۔

سیاسی اور سماجی پہلو

حکومتی اقدام پر عدالتی اعتراضات سے مسلم برادری میں حکومت کے ارادوں پر شبہ پیدا ہوسکتا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب اقلیتوں کے حقوق پہلے ہی حساس موضوع ہیں۔ سرکاری نکاح نامے کے نظام میں تبدیلی سے خواتین کے قانونی حقوق اور سماجی تحفظ متاثر ہوسکتے ہیں۔ اس معاملے پر قانونی ماہرین کا ماننا ہے کہ اگر حکومت وقف ایکٹ میں ترمیم کرکے اس اقدام کو قانونی تحفظ فراہم کرے، تو یہ ایک مضبوط نظام بن سکتا ہے۔ جبکہ بعض رہنماؤں نے اس فیصلے کو برادری کے خود مختار معاملات میں مداخلت قرار دیا ہے، کچھ نے حکومت سے وضاحت اور مشاورت کا مطالبہ کیا ہے۔ سماجی کارکنان کا کہنا ہے کہ حکومت کے اس اقدام کے پیچھے سیاسی مقاصد ہوسکتے ہیں، مگر اس سے مسلمانوں میں اعتماد کے بجائے بداعتمادی پیدا ہوئی ہے۔ ایسے معاملات میں حکومت کی وضاحت ضروری ہوتی ہے۔ مسلمانوں کی قیادت اور علماء کے ساتھ مشاورت کرکے حکومت کو اس تنازعے کو ختم کرنا چاہیے۔ اسی طرح ایسے حساس معاملات میں عدالت کو واضح اصول وضع کرنے چاہئیں تاکہ آئندہ ایسے تنازعات پیدا نہ ہوں بصورتِ دیگر، نکاح کے موجودہ نظام کو مضبوط بنانے کے لیے وقف بورڈ اور قانونی ماہرین کے درمیان ہم آہنگی پیدا کی جاسکتی ہے۔ کرناٹک ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ نہ صرف مسلم برادری کے قانونی نظام بلکہ اس کے اندرونی شرعی معاملات پر بھی اثرانداز ہوسکتا ہے۔ آئندہ سماعتوں میں اس تنازع کا حل ممکنہ طور پر ایک اہم قانونی اور سماجی پیش رفت ثابت ہوگا۔ مسلم قیادت اور حکومت کے درمیان بہتر روابط سے اس مسئلے کو خوش اسلوبی سے حل کیا جاسکتا ہے۔

مسلمانوں کے لیے آئندہ کا لائحہ عمل

کرناٹک ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد مسلم برادری کو اپنے شرعی اور قانونی معاملات کے تحفظ کے لیے ایک جامع حکمت عملی اپنانے کی ضرورت ہے۔ اس تنازعے نے شرعی مسائل، قانونی رکاوٹوں، اور حکومت کے ارادوں کے حوالے سے کئی سوالات اٹھائے ہیں۔ مسلمانوں کو اپنے شرعی قوانین کے مطابق نکاح کے معاملات کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط اور متفقہ موقف اپنانا ہوگا۔ وقف بورڈ کے اختیارات اور قاضیوں کی حیثیت کو قانونی دائرے میں لاکر تنازعات کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ مسلم تنظیموں، علما، اور قانونی ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی جاسکتی ہے جو اس معاملے پر حکومت سے مذاکرات کرے اور مسلم برادری کے لیے بہتر حل تلاش کرے۔ اگر عدالت وقف بورڈ کے نکاح نامے کو غیر قانونی قرار دیتی ہے، تو قاضیوں اور دیگر مقامی اداروں کے ذریعے نکاح کے اندراج کا ایک مربوط نظام بنایا جاسکتا ہے، تاکہ برادری کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ مسلمانوں کو نکاح کے اندراج اور قانونی دستاویزات کی اہمیت کے حوالے سے آگاہی دینے کے لیے بیداری مہمات چلانی ہوں گی۔ یہ مہمات خاص طور پر دیہی علاقوں میں زیادہ مؤثر ثابت ہوسکتی ہیں، جہاں لوگوں کو قانونی پیچیدگیوں کا علم کم ہوتا ہے۔ مسلم خواتین کے حقوق کے حوالے سے نکاح رجسٹریشن کی اہمیت کو تسلیم کیا جائے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کوئی بھی نیا نظام خواتین کے حقوق کو کمزور نہ کرے بلکہ انہیں مزید مضبوط کرے۔ یہ وقت کرناٹک کے مسلمانوں کے لیے یکجہتی اور حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھنے کا ہے۔ حکومت کے اقدامات اور عدالتی فیصلے کا نتیجہ چاہے جو بھی ہو، مسلمانوں کو اپنی شرعی، قانونی، اور سماجی حیثیت کو برقرار رکھنے کے لیے مشترکہ اور متحدہ کوششیں کرنی ہوں گی۔ اگر یہ تنازع خوش اسلوبی سے حل ہوجائے تو یہ نہ صرف کرناٹک بلکہ پورے ہندوستان میں مسلم نکاح کے نظام کو مزید مضبوط اور شفاف بنانے میں مدد دے سکتا ہے۔

موبائل: 9448381282

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

بنگلہ دیش کے اردوداں ماہر قانون ایم آئی فاروقی

محمد حسن

دنیا میں بہت ساری شخصیات گزری ہیں جواپنی پزیرائی نہیں چاہتیں۔وہ انفرادی ہو یا اجتماعی طور پر بے لوث خدمات انجام دیتی ہیں لیکن تشہیر کی قائل نہیں۔جس کی وجہ سے ان لوگوں کے بارے میں دنیا اجنبی رہ جاتی ہے۔تاہم ان کے بارے میں معلومات فراہم کرنا سماج اور بالخصوص نئی نسل کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ اپنی صلاحیت کے مطابق خدمات انجام دے کر ایک صحت مند سماج کے قیام میں معاون ہوں۔

قارئین آج میں آپ کو ایک خموش اور حساس طبیعت کے حامل اردو داں ماہر قانون کے بارے میں بتانے جارہاہوں جن کا تعلق ایک عظیم اردو ادبی خانوادے سے ہے۔وہ خود اپنے ابتدائی زمانے میں اردو و انگریزی صحافت سے جڑے تھے۔ایک قانون داں کی حیثیت سے انہوں نے بنگلہ دیش میں دستور اور قانون کی بالادستی نیز سماج میں مساوات و انصاف کو یقینی بنانے کے لئے بہت ساری خدمات انجام دیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔

محمد امتیاز الرحمن فاروقی جنہیں بنگلہ دیش میں ایم آئی فاروقی کے نام سے جانا جاتا ہے کی پیدائش بہار کے پٹنہ(عظیم آباد) میں نومبر ۱۹۳۸ میں ہوئی۔لیکن سند کے مطابق ان کی پیدائش ۵ جولائی ۱۹۴۳ درج ہے۔ آٹھ بھائی بہنوں میں وہ تیسرے نمبر پر ہیں۔ان کے والد کا نام حبیب الرحمن فاروقی اور والدہ کا نام سیدہ صالحہ خاتون ہے۔ابھی ان کی عمر نو سال کی تھی کہ بہار میں مذہبی فرقہ وارانہ فسادات نے ان کے خاندان کو ہجرت کرنے پر مجبور کردیا۔ان کے اہلِ خانہ نے کلکتہ کو جائے پناہ بنالی۔اُس وقت اُن کی والدہ حاملہ تھیں۔سفر کی صعوبت اور کشیدہ ماحول میں ان کی والدہ کی حالت ناگفتہ بہ ہوگئی اور زچگی کے دوران کلکتہ میں ان کا انتقال ہو گیا۔انہیں وہاں کے تاریخی باغ ماری قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔

جیسا کہ میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ فاروقی صاحب کا تعلق ایک مشہور اردو ادبی گھرانے سے ہے۔ان کے نانا کا نام مبارک عظیم آبادی ہے۔جن کا شمار ہندوستان کے مشہور و معروف اردو شاعروں میں ہوتا ہے۔ بہار میں شاد عظیم آبادی کے بعد مبارک عظیم آبادی کو وہ مقام حاصل ہے جس کی اپنی ایک تاریخ ہے۔ان کے نانا کا شعری مجموعہ "کلیاتِ مبارک" حال ہی میں کراچی سے شائع کیا جاچکا ہے۔نانا کے حوالہ سے ان کا کہنا ہے کہ "نانا پہ جب شعری کیفیت طاری ہوتی تھی تو ان کے کمرے سے طرح طرح کی آوازیں سنائی دیتیں،ان کی اپنی ایک الگ دنیا تھی، جس میں وہ ڈوبے رہتے"۔شاعروں کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ "شاعر فلسفی ہوتا ہے اس کے نزدیک حقیقی دنیا کی اہمیت کچھ بھی نہیں"۔ان کے دادا امین الدین بہار کے بیگو سرائے کی عدالت میں مختار کے پیشہ سے منسلک تھے۔ اپنے نانا کے خاندان کے حوالہ سے انہوں نے بتایا کہ مبارک عظیم آبادی کے والد فدا حسین منصف تھے۔قانونی شعبہ کے حوالہ سے تجزیہ کرتے ہوئے فاروقی صاحب کہتے ہیں کہ "یہ وہ زمانہ تھا جب انسان خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان ایک خصوصی کردار کا حامل ہوا کرتا تھا۔اس زمانے میں آپ کسی کو خرید نہیں سکتے تھے۔غیر معمولی دباؤ کے باعث ان سے کوئی غلط کام نہیں کروا سکتے۔منصف ہو یا مختار اپنی ذمہ داری باحسن و خوبی آزادی کے ساتھ نبھایا کرتے تھے۔ان لوگوں میں انصاف کے طلبگار لوگوں کے لئے ناقابلِ یقین ہمدردی پائی جاتی تھی۔"

فاروقی صاحب نے ابتدائی تعلیم گھر میں مکمل کی۔ بھائی بہنوں کی تعلیم کے لئے استاد گھر پر آیا کرتے تھے کیونکہ اس زمانے میں اسکول کا تصور اُس طور پر نہیں تھا جیسا کہ آج ہم دیکھ رہے ہیں۔گھر پر تعلیم کا معیار یہ تھا کہ جب وہ کلکتہ پہنچے اور ان کے والد نے انہیں اسکول میں داخلہ کے لئے ٹیسٹ دلوایا تو وہ پانچویں جماعت میں داخلہ کے اہل ثابت ہوئے۔ ابھی انہوں نے کلکتہ آرفینج اسکول سے پانچویں جماعت مکمل ہی کی تھی کہ کلکتہ میں بھی فسادات پھیل گئے۔ان فسادات کے بعد ان کے والد کا مشاہدہ یہ تھا کہ ہندوستان کی سرزمین مسلمانوں کے لئے تنگ ہوتی جارہی ہے اور آنے والی نسل کے لئے شائد یہ سرزمین سودمند ثابت نہ ہو۔اس لئے انہوں نے دوسری مرتبہ مشرقی پاکستان ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا اور ڈھاکہ پہنچے۔یہاں پہنچتے ہی فاروقی صاحب کو ڈھاکہ لال باغ میں رحمت اللہ ہائی اسکول میں چھٹی جماعت میں داخلہ مل گیا جہاں سے انہوں نے ۱۹۵۶ میں ثانوی کے امتحان پاس کئے اور قائد اعظم کالج (جسے اب سہروردی کالج کے نام سے جانا جاتا ہے) میں داخلہ لیا۔اسی دوران انہیں فالج جیسے مہلک مرض کا سامنا ہوا جس سے ان کا دائیاں ہاتھ بری طرح متاثر ہوا۔ان کا یہ ہاتھ مفلوج ہوگیا۔اسی وجہ سے ان کا تعلیمی سفر غیر یقینی ہوتا دیکھائی دینے لگا۔جیسے ہی وہ صحتیاب ہوئے اپنے عزم صمیم کو بروئے کار لاتے ہوئے بائیں ہاتھ سے لکھنے کی مشق شروع کردی اور چند دنوں میں ہی اِس کے عادی ہوگئے۔تعلیم کے حوالے سے انہوں نے بہت ہی ہمت سے کام لیا اور قائد اعظم کالج، ڈھاکہ سے ۱۹۶۰ میں آئی اے اور ۱۹۶۳ میں بی اے کے امتحانات مکمل کئے۔

طالب علمی کے زمانے سے ہی وہ اردو اور انگریزی اخباروں اور جریدوں کے لئے مضامین لکھتے رہے۔اس وقت پاسبان کے مدیر سید مصطفےٰ حسن نے انہیں باقاعدہ صحافت میں شامل ہونے کی پیشکش کی۔ انہوں نے ان کے مشورہ کو غنیمت جانا اور ۱۹۶۱ میں صحافت کے پیشہ سے منسلک ہوگئے۔اس دوران ڈھاکہ میں انگریزی روزنامہ "مارننگ نیوز" جس کے مدیر بدرالدین اور چاٹگام کے "ڈیلی یوسٹی" جس کے مدیر مبین صاحب تھے میں فری لانسر کی حیثیت سے کام کیا۔صحافت کے بارے میں ان کا مشاہدہ یہ ہے کہ "صحافی،حکومت اور مالکان دونوں کی زد میں رہتے ہیں۔جس کی وجہ سے انہیں آزادانہ طور پر ذمہ داری پورا کرنے میں مشکلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے نیز صحافیوں کو مالی استحصال سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے"۔مشرقی پاکستان میں ایوب خان کے فوجی دورِ اقتدار میں صحافت کی آزادی کے لئے انہوں نے آواز اٹھائی۔اس تحریک میں قیادت کی، سڑکوں پر احتجاج کیا اور اخبار میں ہڑتال جیسے پروگرام کے ذریعہ حکومت اور مالکان کو مجبور کیا کہ وہ صحافیوں کے لئے ویج بورڈ قائم کریں۔اسی طرح ڈھاکہ میں صحافیوں کے لئے پہلا ویج (اجرت) بورڈ قائم ہوا۔اس وقت مشرقی پاکستان میں صحافی دو حصوں میں بٹے تھے۔روسی اور چینی حمایتی۔ان کا تعلق چینی حمایتی سے تھا جس کے روحِ رواں بنگلہ دیش کے معروف و مشہور صحافی عطاء الصمد تھے۔صحافت کے غیر معمولی تجربات کی وجہ سے انہیں "روزنامہ پاسبان" کے معاون مدیر کے عہدے پر ترقی مل گئی۔ ان تمام سہولتوں کے بعد بھی صحافت میں انہوں نے اپنی خودمختاری کو مجروح ہوتا پایا۔جس کی وجہ سے انہیں ایک آزاد پیشہ کی تلاش تھی۔

فاروقی صاحب علامہ اقبال کی شاعری سے متاثر ہیں۔جب بھی انہیں موقع ملتا ہے وہ اقبال کی کلیات کا مطالعہ کرتے ہیں اور اس سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ویسے تو وہ شاعروں کو حقیقی زندگی سے بیگانہ،تصوری زندگی کے حامل فلسفی سمجھتے ہیں لیکن اقبال کی شاعری کی وجہ سے ان کی زندگی میں بڑی تبدیلی رونما ہوئی ہے جس کی مثال ان اشعار میں پنہا ہے:

نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے، بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں
اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مذکورہ اشعار نے انہیں صحافت کے پیشہ کو ہمیشہ کے لئے الوداع کہنے پر مجبور کیا کیونکہ انہیں پرواز کی کوتاہی جیسی اذیت سے گزرنا گوارا نہیں تھا اور انہیں اپنا بسیرا پہاڑ کی چٹانوں میں کرنا تھا۔اس لئے انہوں نے قانون کے پیشہ کو اپنانے کا فیصلہ کیا اور شام کے سیشن میں لاء کالج میں پڑھائی شروع کردی۔۱۹۶۸ میں سیٹی لاء کالج، ڈھاکہ سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔۱۹۷۱ کے فروری میں بار کونسل کے انٹرویو میں کامیاب ہوئے اور باقاعدہ قانون کے پیشہ سے منسلک ہوگئے۔اپنے پیشہ کے ابتدائی دور میں ٹی ایچ خان کے زیرِ نگرانی کام شروع کیا۔ٹی ایچ خان عدالتِ عالیہ میں جسٹس رہے ہیں اور بنگلہ دیش بننے کے بعد اصل دھارے کی سیاست میں بھی فعال رہے۔دریں اثنا انہوں نے ایڈوکیٹ حمید الحق چودھری کے ساتھ بھی کام کیا جو متحدہ پاکستان کے وزیر خارجہ جیسے اہم عہدہ پر فائض تھے۔

۱۹۷۱ کی تحریکِ آزادی کے پیشِ نظر دنیا کے نقشہ میں بنگلہ دیش ایک نئے ملک کی حیثیت سے ابھر کر سامنے آیا۔اس بدلتی ہوئی سیاسی صورتحال میں ہندوستان سے ہجرت کرنے والے اردوداں کمیونٹی کو بیحد اذیتوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔اس کمیونٹی کا قتلِ عام ہوا لیکن پاکستان اور بنگلہ دیش دونوں ممالک نے اپنے اپنے مفاد کی خاطر اس قتلِ عام کو قالین تلے دبا دیا۔جن لوگوں کی جانیں بچ گئیں ان میں کچھ پاکستان سمیت دیگر ملکوں میں ہجرت کر گئے۔ان میں فاروقی صاحب کا بھی پورا خاندان شامل ہے۔ بنگلہ دیش کی جنگِ آزادی کے دوران اردو بولنے والوں پر جبر و ظلم نے ان کے والد کو بیحد مایوس کیا۔جس کی وجہ سے ان کے والد نے تیسری ہجرت کا فیصلہ کیا اور اپنے پورے خاندان کے ساتھ ڈھاکہ کو ہمیشہ کے لئے الوداع کہا اور کراچی ہجرت کر گئے۔ جہاں ان کی ابدی آرام گاہ موجود ہے۔لیکن فاروقی صاحب کو ڈھاکہ کی مٹی سے اتنی انسیت ہوگئی کہ وہ اسی مٹی کو ہی اپنا مستقل سجدہ گاہ بنالیا۔

بنگلہ دیش کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد اردو بولنے والی کمیونٹی کے گھروں، جائیداد، کاروبار اور میل وفیکٹریوں پر جبر اً دخل کر لیا گیا۔حکومتِ بنگلہ دیش نے ان تمام جائیداد کو Law of Abandoned Property کے تحت ضبط کرلیا۔فاروقی صاحب نے اپنی صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے اس قانون پر مہارت حاصل کی اور کمیونٹی کو از حد مدد کی جس سے خوردبین ہی سے چند لوگوں کو ان کے جائیداد واپس دلوائیں۔۱۹۷۷ میں ان کا اندراج ہائی کورٹ میں ہونے کی وجہ سے وہ دونوں سطح کی عدالتوں میں یکساں طور پر پیشگی کے اہل ہوگئے۔جس سے انصاف کے متلاشی لوگوں کو پہلے کے بہ نسبت مزید آسانیاں ہوئیں۔اس حوالے سے انہوں نے ایک کتاب بعنوان Abandoned Property Act بھی شائع کی جسے آج بنگلہ دیش کے مختلف عدالتوں میں ایک ریفرنس کی حیثیت حاصل ہے۔

محمد امتیاز الرحمن فاروقی

جب بنگلہ دیش، پاکستان اور ہندوستان کے مابین ۱۹۷۴ میں ایک سہ فریقی معاہدہ دستخط ہوگیا تو یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ اب کیمپ میں پناہ گزینوں کا پاکستان تبادلہ ناممکن ہے اس لئے انہوں نے احمد الیاس، نوشاد نوری، ڈاکٹر سید یوسف حسن، س م ساجد سمیت اردوداں دانشوروں کو ساتھ لے کر ۱۹۸۰ میں ایک غیر سرکاری تنظیم "الفلاح بنگلہ دیش" قائم کی تاکہ اس کمیونٹی کے لئے فلاحی سرگرمیوں کو فروغ دیا جاسکے۔ایک قانون داں ہونے کے ناطے انہیں اس ادارہ کے دستور کی تکمیل کی ذمہ داری سونپی گئی۔اس دستور میں دانشوروں کی دوربینی صلاحیت کی عکاسی عیاں ہے۔ان لوگوں نے اس دستور میں کمیونٹی کو لسانی اقلیتی پہچان دیتے ہوئے لفظ "اردوداں بنگلہ دیشی" استعمال کیا۔یہ پہچان اس کمیونٹی کے لئے روشن خیال دانشوروں کی جانب سے ایک بڑا تحفہ ہے کیونکہ اسی پہچان نے کمیونٹی کو بنگلہ دیش میں شہری حقوق سمیت دوسرے دیگر انسانی حقوق کو تسلیم کرنے میں مہمیز کا کام کیا۔

ایم آئی فاروقی سے راقم کی ملاقات ۱۹۹۹ میں ہوئی۔ان میں فوری غصہ کا عنصر ہے جس کی وجہ سے ہر خاص و عام ان کے سامنے جانے سے ڈرتا ہے۔جب میں نے اکٹیویزم شروع کی تو ان سے ملاقات کا اشتیاق ہوا۔میں نے دیگر لوگوں سے بات کی لیکن کسی نے بھی ان سے ملاقات کے ضمن میں ہمت نہیں دیکھائی۔بالآخر میں نے دفتر میں اپنے رفیق کار ضیاء بھائی سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے الفلاح بنگلہ دیش کے مجلسِ عاملہ کے رکن معین الدین (مرحوم) سے میری ملاقات کروائی۔ ان سے فاروقی صاحب کی بڑی اچھی دوستی تھی۔ وہ اکثر ان کے دفتر جایا کرتے۔کیونکہ معین صاحب کی کافی جائیداد Abandoned Property کے تحت مقامی لوگوں نے قبضہ کرلی تھی۔انہوں اس کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کردیا اور فاروقی صاحب کو اس کی ذمہ داری سونپی۔معین صاحب نے جب میری تمام بات سنی تو وہ ان سے میری ملاقات کے لئے حامی بھرلی۔انہوں نے کہا کہ ہفتہ کے روز ان کا مزاج اعتدال پر رہتا ہے کیونکہ عدالتیں بند ہوتی ہیں اور اس دن کلائنٹ بھی کم آتے ہیں۔حسبِ وعدہ وہ مجھے ان کے دفتر لے گئے۔ان سے میرا تعارف کروایا۔ملاقات کے شروع میں ہی ان کا پہلا سوال تھا کہ محصور پاکستانی کے حوالہ سے میرا نظریہ کیا ہے؟۔اس ضمن میں، میں نے کچھ یوں تفصیل بیان کی کہ محصور پاکستانی کے نام سے اُن لوگوں نے کمیونٹی کے مستقبل کو ملیا میٹ کردیا ہے۔ ملک کے اصل دھارے کے دانشوروں سے ہماری ملاقات کے حوالے سے بھی انہیں آگاہ کیا۔یہ سب جان کر مجھ پر ان کا اعتماد بحال ہوا اور وہ بہت خوش نظر آئے۔ دوسرے روز انہوں نے اردو کے معروف شاعر احمد الیاس (جو ان کے دیرینہ دوست بھی تھے) کو فون پر ہماری ملاقات کی تفصیل بتائی کیونکہ میں احمد الیاس صاحب کے معاون کی حیثیت سے کام کررہا تھا۔ پھر ان سے میرا مسلسل رابطہ رہا۔وہ ہمیشہ ہملوگوں کو اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے۔نومبر ۱۹۹۹ کو جب بنگلہ دیش کی لسانی تحریک کو یونیسکو کی جانب سے مادری زبان کا بین الاقوامی دن قرار دیا گیا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ نئی نسل کو چاہئے کہ وہ اس دن کو منانے کے لئے تقریب کا اہتمام کرے تاکہ اصل دھارے کے بنگالیوں تک رسائی میں آسانی ہو اور دونوں کمیونٹی ایک دوسرے کے قریب آسکیں۔فروری ۲۰۰۰ میں اردوداں نئی نسل کے بینر تلے ہملوگوں نے اس تاریخی پروگرام کا انعقاد کیا جس کا مثبت اثر آج سبھوں کے سامنے عیاں ہے۔مارچ ۲۰۰۰ میں بنگلہ دیش کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی امریکی صدر کا سرکاری دورے کا اعلان کیا گیا۔صدر بل کلنٹن کے دورہ کی اہمیت کو پرکھتے ہوئے انہوں نے ہملوگوں کو مشورہ دیا کہ ہمیں اپنے مطالبات صدر بل کلنٹن تک پہنچانے چاہئیں۔اس ضمن میں انہوں نے انگریزی میں ایک مسودہ تیار کرکے ہمارے حوالے کیا جسے ہم نے ایک وفد کی شکل میں بنگلہ دیش میں امریکی سفارتخانہ میں جمع کیا۔

فاروقی صاحب ہمیشہ یہ کہتے کہ اردو بولنے والوں کی شہریت کے حوالے سے قانونی طور پر کوئی مسئلہ نہیں کیونکہ جائیداد کے متعدد مقدمات میں اس مسئلہ کا حل کیا جاچکا ہے۔ان کی اس بات پر میں نے اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا کہ قانون یا مقدمہ کی سماعت کے بارے میں کتنے لوگ جانتے ہیں۔اس لئے شہریت کے مسئلے کو شہریت کے نام سے حل کرنے کی ضرورت ہے۔اس بات نے ان کے ذہن میں گہرا اثر چھوڑا۔ ۲۰۰۰ میں جب بنگلہ دیش کے چیف الیکشن کمیشنر نے اعلان کیا کہ اگر کسی شخص کا نام ووٹروں کی فہرست میں شامل نہیں ہے تو وہ درخواست جمع کروا سکتے ہیں۔انہیں اندراج کرلیا جائیگا۔فاروقی صاحب نے اس خبر کو پڑھتے ہی احمد الیاس سے فون پر بات کی۔مجوزہ لائحہ عمل بتایا اور کہا کہ "یہ ایک اچھا موقع ہے کہ نوجوان اپنی حق رائے دہی کی مانگ کرے۔اگر الیکشن کمیشن ان کی درخواست کو نظر انداز کرتی ہے تو میں اس کے حل کے لئے عدالتِ عالیہ میں عرضی داخل کروں گا"۔ان کے مشورہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہملوگوں نے الیکشن کمیشن میں حق رائے دہی کے اندراج کا مطالبہ کیا مگر اسے مسترد کردیا گیا۔انہوں نے حکومت مع الیکشن کمیشن کے خلاف ۲۰۰۱ میں کمیونٹی کے دس افراد کی شمولیت جس میں راقم بھی شامل ہے کے ساتھ عدالتِ عالیہ میں عرضی داخل کی۔دو سال کی ایک طویل بحث و سماعت کے بعد عدالت نے ہمارے حق میں فیصلہ سنایا۔یہ کمیونٹی کے لئے ایک تاریخ ساز فیصلہ تھا۔اس فیصلہ سے تقریباً تین لاکھ لوگوں کی حالاتِ بے وطنی کا ایک پُرآشوب دور ختم ہوا۔انہوں نے ان تمام خدمات کو رضا کارانہ طور پر اور بے لوث جذبے سے سرشار ہوکر انجام دیا۔ان کی اس خدمات کے اعتراف میں اقوامِ متحدہ نے سری لنکا میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس میں انہیں مدعو کیا جہاں انہوں نے اردوداں کمیونٹی کی شہریت اور آبادکاری کے حوالے سے اپنا موقف پیش کیا۔بعد ازاں ۲۰۰۵ میں اوپن سوسائٹی جسٹس، نیویارک، امریکہ کی جانب سے منعقدہ ایک بین الاقوامی کانفرنس میں بھی شرکت کی اور اس مسئلے کے حل کے لئے اپنی گزارشات پیش کیں۔

ایم آئی فاروقی بنگلہ دیش کے آئین اور دستور کی بالادستی کے لئے ہمیشہ فعال رہے۔ان کا منشا یہ تھا کہ بنگلہ دیش کے آئین کی خلاف ورزی میں تخفیف ہو نیز اس ضمن میں عوام کے علم میں اضافہ اور ان میں شعور پیدا ہو۔اسی تناظر میں انہوں نے اپنے رفیق کاروں کی شمولیت میں ایک تنظیم بعنوان ایسوسی ایشن برائے جمہوریت اور آئینی ترقی (ADCAB) تشکیل دی جس کے تحت مفادِ عامہ کے متعدد مقدمات کی سماعت میں حصہ لیا۔جس کی چند مثالیں یہ کہ جب جسٹس محمد عبدالقدوس چودھری کو دوہرے عہدے کے تحت بطور جج اور سیکرٹری، وزارت قانون میں تقرری دی گئی تو انہوں نے اس عمل کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے مقدمہ درج کیا اور انہیں فتح حاصل ہوئی۔بعد ازاں جسٹس محمد عبدالرؤف اور جسٹس عبدالعزیز کے جج اور چیف الیکشن کمشنر کے دوہرے عہدے کو بھی چیلنج کیا اور کامیابی سے سرفراز ہوئے۔ان تمام مفادِ عامہ کے مقدمات کے بعد بنگلہ دیش میں اس طرح کے غیر قانونی ردِ عمل کا خاتمہ ہوا۔واضح رہے کہ برِ صغیر کی تقسیم کے بعد پاکستان میں اور بنگلہ دیش کی آزادی کے بعد ہندو برادری کی جائیداد کو جبراً دخل کرنے کا عمل جاری رہا۔ایک حساس قانون داں کی حیثیت سے انہوں نے بنگلہ دیش میں مذہبی اقلیت ہندو برادری کی حقوقِ جائیداد کو یقینی بنانے کے لئے بھی سنجیدگی کے ساتھ کام کیا۔ اس ضمن میں Interpreting Vested Property Law in Bangladesh کے عنوان سے ایک کتاب شائع کی۔اس کتاب کو بھی بنگلہ دیش کی عدالتوں میں ریفرنس کی حیثیت حاصل ہے۔ انہوں نے Abandoned Property Act کے تحت مون سنیما مقدمہ کے ذریعہ جنرل ضیاء الرحمن کی مارشل لاء حکومت کے دور میں دستور میں پانچویں ترمیم کو غیر قانونی چیلنج کیا تھا۔لیکن چند ناگزیر حالات کے تحت وہ اس مقدمہ کی سماعت میں حصہ نہیں لے سکے۔تاہم ان کے اس مسودہ کی وجہ سے عدالت نے دستور میں پانچویں ترمیم کو غیر قانونی قرار دیا۔اس فیصلے سے بنگلہ دیش کے سیاسی میدان میں اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں۔دستور کی تیرھویں ترمیم جو کہ عام انتخابات کے دوران نگراں حکومت کی تشکیل کے حوالے سے تھی کو انہوں نے دستور کی بالادستی کے لئے متنازع قرار دیا۔دستور نیز آئین کے حوالے سے ان کی صلاحیت کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ اس مقدمہ کی سماعت میں ملک کے تقریباً تمام سنیئر وکلاء نے ان کے خلاف بیان دیا لیکن وہ اپنے موقف پر اڑے رہے۔بالآخر عدالتِ عالیہ نے اس ترمیم کو بھی غیر قانونی قرار دیا۔انہوں نے جس جذبے کے تحت اس مقدمہ میں پیشی کی تھی ملک کے برسرِ اقتدار سیاسی جماعت عوامی لیگ نے اس کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ملک میں فسطائیت نظام قائم کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ اگست ۲۰۲۴ کو بنگلہ دیش میں طلباء اور عوام کے انقلاب کے پیشِ نظر اُس حکومت کی سربراہ سمیت تمام سنیئر لیڈران کو ملک چھوڑ کر بھاگنا پڑا جن میں بیشتر لیڈران اور کارکنان نے روپوشی اختیار کرلی ہیں۔

بیسویں صدی کے اوائل میں دنیا کو جب ایڈز جیسا مہلک بیماری کا پتہ چلا تو پوری دنیا میں ہلچل سی مچ گئی۔اس بیماری میں مبتلا ہونے والے اشخاص کے حوالے سے سماج میں توہم پرستی پروان چڑھنے لگی تب فاروقی صاحب نے اس بیماری میں مبتلا لوگوں کی انسانی حقوق کو یقینی بنانے کے لئے عالمی سطح پر آواز بلند کی اور اس بیماری میں مبتلا لوگوں کی انسانی حقوق کی تحفظ کے حوالے سے لائحہ عمل پر مقالے پیش کئے۔

اردوداں کمیونٹی کو اب بھی شہریت کے مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔اس موضوع کو علمی سطح پر اجاگر کرنے کے لئے Citizenship and Nationalities in Bangladesh: A Legal and Social Interpretation کے عنوان سے ایک کتاب قلم بند کی جسے ۲۰۱۶ میں شائع کیا گیا۔دوسرا ایڈیشن ۲۰۲۳ میں شائع ہوا۔وہ اپنی خودنوست سوانح عمری لکھ رہے ہیں۔امید ہے جلد ہی وہ منظرِ عام پر آجائیگی۔علاوہ ازیں وہ بنگلہ دیش بار کونسل کے ایگزیکٹو کمیٹی کے منتخب رکن بھی تھے۔

ایک شفاف کردار کے حامل ایم آئی فاروقی کو تین مختلف مواقع پر عدالت عالیہ میں جسٹس بننے کی پیشکش کی گئی۔پہلی پیشکش جسٹس شہاب الدین احمد کی طرف سے آئی، جنہوں نے ان سے جج کے عہدے کے لئے رضامندی مانگی اور اس وقت کے وزیر قانون سے ملاقات کی دعوت دی۔تاہم انہوں نے وزیر سے ملاقات کرنے سے یہ کہہ کر انکار کردیا کہ وزیر خود انہیں ملاقات کے لئے دعوت دیں۔اسی دوران حکومت کی انسدادِ بدعنوانی بیورو نے انہیں ایک نوٹس جاری کیا۔ جسے انہوں نے ہائی کورٹ میں چیلنج کردیا۔جب جسٹس شہاب الدین عبوری حکومت کے صدر بنیں تو انہوں نے دوبارہ انہیں جج بننے کی پیشکش کی مگر ان کا مقدمہ زیرِ التوا ہونے کی وجہ سے انہوں نے پھر ایک بار انکار کردیا۔آخر کار چیف جسٹس اور بعد ازاں نگراں حکومت کے سربراہ حبیب الرحمن نے بھی انہیں جسٹس بننے کی پیشکش کی لیکن مقدمہ اس وقت تک حل نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کردیا۔ انکا کہنا تھا کہ جج کو ہر طرح کے اعتراضات سے پاک ہونا چاہئے۔اس جواب سے جسٹس حبیب الرحمن انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔اس بات کو جسٹس حبیب الرحمن نے مجھے ایک نجی گفتگو کے دوران بتائیں۔جسٹس حبیب الرحمن اردو ادب کے مداح تھے اور مجھے بہت عزیز رکھتے تھے۔میں اکثر ان کے گلشن کی رہائش گاہ پر جایا کرتا اور اردو سے بنگلہ و انگریزی ترجمہ کے حوالے سے ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔اپنی ذمہ داری سے سبک دوش ہونے کے بعد جسٹس حبیب الرحمن نے ادب کے حوالے سے بہت ساری سرگرمیاں انجام دیں۔

ذاتی زندگی سے متعلق یہ کہ فاروقی صاحب کی شادی سلطانہ ثریا اختر سے ہوئی جن کا تعلق مانک گنج کے ایک معزز بنگالی گھرانے سے ہے۔ وہ پیشہ سے ڈھاکہ میں ایک مشہور تعلیمی ادارہ کی استانی تھیں۔ان کی دو بیٹیاں نوشابہ اختر جو کہ اندنوں کنیڈا میں اور چھوٹی بیٹی نورین اختر ڈھاکہ میں قیام پزیر ہیں۔ اکلوتا بیٹا محمد اشتیاق الرحمن فاروقی پیشہ سے کمپیوٹر سائنس انجینیر،امریکہ میں مستقل قیام پزیر ہے۔

فاروقی صاحب کو اپنی جائے پیدائش پٹنہ سے بڑا لگاؤ ہے۔ہجرت کے ۴۲ سال بعد یعنی ۱۹۹۲ میں انہوں نے پٹنہ کا دورہ کیا تھا۔اپنے رشتہ دار و اقارب سے ملاقات کی۔واپسی میں پٹنہ سے ایک مٹھی مٹی اپنے ساتھ لے آئے اور خاندان والوں کو وصیت کی کہ اس مٹی کو ان کی ابدی آرام گاہ میں شامل کردینا۔آج بھی وہ مٹی اتنی ہی حفاظت سے ان کے پاس رکھی ہوئی ہے۔یہ ہے جائے پیدائش کی مٹی کے ساتھ ان کی محبت و انسیت جس کی مثال دوسری جگہہ نہیں ملے گی۔

ایمسٹرڈیم، دی نیدرلینڈز

سباق... ایک بے مثال قومی فنی تہوار

سیف علی شاہ عدمؔ

سباق دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی کا ایک منفرد فنون کا جشن ہے،نہ صرف ایک ثقافتی ایونٹ ہے بلکہ یہ طلباء کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا ایک زبردست موقعہ بھی ہے۔جامعہ کی اور سے یہ تہوار ہر دو سال بعد منعقد ہوتا ہے اور اس کا مقصد فنونِ لطیفہ میں دلچسپی رکھنے والے طلباء کو ایک پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے تاکہ وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرسکیں اور مختلف علوم و فنون کو فروغ دے سکیں۔سباق کا یہ جشن نہ صرف فنون میں مہارت کے حامل طلباء کے لیے ایک اہم موقعہ ہے، بلکہ یہ اس میں حصہ لینے والے تمام افراد کے لیے تعلیمی اور ثقافتی ہم آہنگی کی ایک علامت بھی ہے۔سباق اپنا تعارف اپنے نام سے ہی کرتا ہے جس کا معنی ہے "آپس میں مقابلہ کرنا"،اب چونکہ مقابلہ کرنا صرف جنگ وجدال کے معنی میں نہیں ہے بلکہ اس کا تعلیمی نظریہ اس کے اصل معنی سے کہیں زیادہ وسیع و عریض اور قابل فائدہ بھی ہے تو یہی زیادہ بہتر ہے۔

جہاں تک بات رہی اس کی تاریخ کی تو یہ بہت پرانی بات نہیں ہے جب اس کی شروعات کی گئی تھی۔بات ہے ۲۰۰۳ کی جب جامعہ کے فارغین و اراکین نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ ہمیں اپنے تمام برانچوں (شاخوں) کے طلباء کے درمیان ایک ایسے پروگرام کا انعقاد کیا جانا چاہئے جس میں وہ سب ایک ساتھ ایک جگہ ایک دوسرے کے مقابل ہوں اور ایک دوسرے کو ہرانے کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور خود کے اندر کی تحریری اور تقریری صلاحیتوں کو اجاگر کریں۔پھر کیا تمام اراکین نے مل جل کر یہ فیصلہ کیا اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے سال ۲۰۰۳ کا وقت مقرر کیا جس کے بعد کامیابی کے ساتھ سباق کا یہ پہلا مرحلہ مکمل ہوا۔یوں تو جامعہ دارالہدیٰ کی دیگر بہت سی شاخیں اندرونِ کیرلا میں اور بہت سی بیرون کیرلا بھی ہیں۔مثلا کرناٹکا، آندھرا پردیش، مہاراشٹرا اور آسام و بنگال مگر اس بار کے سباق میں محض اندرونِ کیرلا کی شاخوں کے طلباء کے مابین ہی منعقد کیا گیا۔جو کہ جامعہ کی حیثیت اور لاگت کے موافق تھا۔اس وقت اگرچہ سباق ایک محدود سطح پر منظم کیا گیا تھا اور اس میں چند ہی کیمپسز کی شرکت تھی۔ تاہم، اس تہوار نے مختصر ہی عرصے میں ایک بہت بڑی کامیابی حاصل کی اور یونیورسٹی کے مختلف برانچز کے طلباء میں اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔اور اپنا ایک الگ اور ممتاز مقام حاصل کرلیا جس کا بول بالا صرف کیرلا ہی نہیں بلکہ پورا ہندوستان ہے۔

۲۰۰۳ کے بعد سباق ہر دو یا تین سال بعد منعقد کیا جانے لگا اور اس کی بہاروں نے ایک نیا رنگ اختیار کرلیا۔جس میں طرح طرح کے تقریری و تحریری مسابقے شامل کئے جانے لگے ،فتح یاب طلباء کو سند و انعام سے نوازا جانے لگا۔جس کی بعد اس کی قدر و قیمت میں ایک نیا نکھار محسوس کیا گیا۔اتفاقا اس سال بھی صرف اندورن کیرلا کی شاخوں کے طلباء کے مابین ہی سباق کا انعقاد ہوا اور بحمدہ تعالیٰ اسے بہترین انجام تک پہنچایا گیا۔سباق کے لئے نیا مقام اس وقت آیا جب اراکینِ سباق اور جامعہ کمیٹی نے مل کر مشترکہ منصوبہ بندی کے بعد یہ اعلان کیا کہ اب اندرونِ کیرلا اور بیرون کیرلا کی تمام شاخوں کے درمیان سباق منعقد کیا جائے گا،یہی وہ وقت جب سباق کو ایک قومی فنی تہوار کا لقب دیا گیا اور اس نے اپنی ایک نئی پہچان پائی۔یاد رہے جامعہ دارالہدیٰ ایک اسلامک یونیورسٹی ہے جو ریاستِ کیرلا کے مسلم اکثریتی ضلع ملاپورم کے شہر ترورنگاڑی کے علاقے میں موجود ایک عظیم الشان ادارہ ہے جہاں طلباء ملک کی مختلف ریاستوں سے علم و ہنر کی پیاس بجھانے آتے ہیں۔یہاں مکمل ۱۲ سالہ کورس ہے جس میں پانچ سال سیکنڈری، ۲ سال سنیئر سیکنڈری، ۳ سال ڈگری اور بقیہ دو سال فضیلت (پی،جی) کی تعلیم دی جاتی ہے۔یہاں سے فارغ ہونے والے علماء کو "ہدوی" کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔اندورنِ کیرلا و بیرون کیرلا کی شاخیں، بنات کالج، حفظ کالج کو شامل کرتے ہوئے تقریبا ۴۵ دینی ادارے جامعہ کے زیرِ نگرانی چلتے ہیں جو کہ کسی عجوبے اور حکمت رب العلیٰ کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔سباق کا یہ حسین فنی تہوار جامعہ کے لئے ایک الگ اور ممتاز پہچان ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔۲۰۱۶ء سے اب تک ۳ مرتبہ سباق ہو چکا ہے اور ان شاءاللہ جلد ہی چوتھا سباق بھی ہونے کو ہے جو کہ اگلے سال جنوری سے شروع ہوگا۔بیرون کیرلا کی اردو شاخیں ہانگل کرناٹکا، پنگنور آندھرا پردیش، بیر بھوم بنگال، بر پیٹا آسام، اور ممبئی و مہاپولی مہاراشٹرا سباق کی اہم کڑی ہیں۔۲۰۱۶ اور ۲۰۱۹ یہ دو سباق یوں چلایا گیا جس میں محض ایک ہی فاتح منتخب کیا گیا یعنی ملیالی اور غیر ملیالی تمام شاخوں کو ایک ساتھ مسابقہ کرنا تھا جس میں فاتح کسی ایک کو قرار دیا گیا مگر ۲۰۲۲ کے سباق کے وقت سے سباق کے اراکین کی جانب سے یہ فیصلہ آیا کہ اب کیرلا کی شاخیں آپس میں اور غیر کیرلا کے شاخیں آپس ایک دوسرے مقابل ہونگیں جس کے بعد سے دو فاتحان کا انتخاب کیا جانے لگا جو کہ بہترین تبادلہ خیال تھا۔جہاں تک فاتحین کی تاریخ کو دیکھا جائے تو معلوم چلتا ہے کہ اندرونِ کیرلا کے اداروں ہمیشہ سے جامعہ دارالہدیٰ کے طلباء ہی آگے رہے ہیں اسی طرح بیرونِ کیرلا کے اداروں کے مابین جامعہ دارالہدیٰ کے ہی اردو طلباء (NIICS) فاتح اعظم کی فہرست میں شامل رہے ہیں اور شاید آگے بھی ایسا ہی رہے گا۔

سباق میں یوں تو بہت سے پروگرام چلائے جاتے ہیں جن میں کچھ تحریری اور کچھ تقریری ہوتے ہیں مگر وقتا فوقتا ان میں خاص تبدیلیاں بھی رونما ہوتی ہیں جو کہ بدلتے وقت کا تقاضہ بھی ہے۔ہر دو سال پر منعقد ہونے والے اس قومی فنی تہوار میں بہت سے پروگرام اپڈیٹ کئے جاتے ہیں جو طلباء کے حق میں ایک بہترین بہتری کا باعث بنتے ہیں۔تحریری پروگرام جیسے، مضمون نویسی اردو، عربی، انگریزی اور ملیالم، افسانہ نویسی، نظم نگاری اردو، عربی ،انگریزی اور ملیالم، مقالہ نویسی اردو، عربی، انگریزی اور ملیالم، حمد و نعت نویسی وغیرہ وغیرہ اور تقریری پروگراموں میں تقریری اردو، عربی، انگریزی اور ملیالم، نعت خوانی اردو، عربی ،انگریزی اور ملیالم، نعت و تقریر اردو، اور ملیالم، میشپ، قوالی، مدینے کا سفر، ڈرامہ ،نیوز رپوٹنگ، تدریس ملیالم اور اردو، حل العبارہ، جی کے، قرآن ماسٹر، فقیہ اعظم وغیرہ جیسے اور بھی بہت سارے دلچسپ پروگرام چلائے جاتے ہیں۔اب چونکہ زمانے کا تقاضہ اور بھی بہت سارے نئے پروگرام ہے اس لئے اب بہت سارے نئے اور ماڈرن پروگرام بھی منعقد کئے جاتے ہیں مثلا پیپر پریسنٹشن، موٹیویشنل تقریر، ویڈیو میکنگ، ٹائپنگ اردو، عربی ،انگریزی اور ملیالم وغیرہ وغیرہ۔سباق کے انتخابی مراحل جامعہ کی دیگر شاخوں میں منعقد کیا جاتا ہے جہاں سے منتخب ہونے والے طلباء کو ہی فائنل راؤنڈ کے لئے چنا جاتا ہے اور سباق کا اختتامی مرحلہ صحنِ جامعہ دارالہدیٰ میں رکھا جاتا ہے جہاں تمام شاخوں کے طلباء ایک ساتھ جمع ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے مدمقابل ہوکر خود کو اور خود کے مدرسے کو ثابت کرنے کی حتی الامکان کوشش کرتے ہیں۔ان سات دنوں کا منظر جامعہ میں کسی عیدگاہ کے میلے سے کم نہیں لگتا اگر یقین نہ آئے تو کبھی یہاں تشریف لا کر دیکھیں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی اور تصویر کشی میں ضرور مبتلا ہو جائیں گے۔

بفضلہ تعالیٰ آنے والا سباق جنوری، ۲۰۲۵ میں منعقد کیا جائے گا جس کی تیاریاں عروج پر ہیں۔فی الحال سباق کا لوگو کیرلا کی عظیم شخصیت ...... کے مبارک ہاتھوں سے لانچ ہو چکا ہے۔ خبروں کے مطابق جامعہ کی تمام شاخوں میں طلباء محنت و لگن سے اس میں مصروف ہیں اور کسی بھی قیمت پر سباق کی ٹروفی حاصل کرنے کے خواب کو مکمل کرنے کی ضد پر اڑے ہیں۔ہر شاخ کے طلباء و اساتذہ بس اسی دعوے کے قائل ہیں کہ **"ٹروفی تو ہماری ہی ہوگا، فتح تو ہم ہی حاصل کریں گے"**۔خیر یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ جیت کی ہوگی اور کون ہوگا فاتح اعظم!......تب تک ہم محض انتظار ہی کر سکتے ہیں۔یاد رہے سباق کا یہ پروگرام یوٹیوب پر لائیو نشر کیا جاتا ہے جسے آپ اپنے گھر پر بیٹھے بیٹھے یا جیسے بھی دیکھ سکتے ہیں۔امسال سباق میں دس ہزار سے زائد طلباء، چالیس سے زائد ادارے، چار سو سے زائد پروگرام اور پندرہ سے زائد ہندوستانی ریاستیں شامل ہونگیں جو کہ اپنے آپ میں ایک کمال ہے۔

بہرائچی، ریسرچ اسکالر، جامعہ دارالہدیٰ اسلامیہ

آرجی کار تحریک کا کوئی اثر نہیں

ترنمول کانگریس نے ضمنی انتخاب میں 6 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی

کلکتہ 23 نومبر (یو این آئی) بنگال میں آرجی کار میڈیکل کالج و اسپتال میں خاتون ڈاکٹر کی عصمت دری و قتل کے بعد سول سوسائٹی کی طویل تحریک جو کلکتہ شہر سے لے کر چھوٹے چھوٹے علاقے اور قصبے تک پھیل گئی مگر اس تحریک کا ضمنی انتخابات پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ ترنمول کانگریس نے تمام 6 سیٹوں پر کامیابی حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔ نیہاٹی اور مدنی پور تو شہری علاقے میں ہے۔ نیہاٹی کلکتہ کے قریب ہے۔ اتنا ہی نہیں، نیہاٹی آرجی کار میڈیکل کالج و اسپتال کی متاثر کے گھر سے 15 کلومیٹر کے اندر ہے۔ نیہاٹی میں 2021 میں ترنمول نے تقریباً 19 ہزار ووٹوں سے کامیابی حاصل کی تھی۔ 2024 کی بیرک پور لوک سبھا سے تعلق رکھنے والی اس اسمبلی میں ترنمول کانگریس نے 15 ہزار ووٹوں سے جیت حاصل کی ہے۔ ضمنی انتخابات میں یہ فرق 000,50 کے قریب پہنچ گیا۔ دوسری طرف، ترنمول کے جون مالیا نے 2021 میں مدنی پور حلقہ میں 24 ہزار سے زیادہ ووٹوں سے کامیابی حاصل کی تھی۔ لیکن وہیں لوک سبھا انتخابات میں جون کی سبقت دو ہزار سے کچھ کم رہ گئی۔ ضمنی الیکشن میں یہ فرق بڑھ کر 33 ہزار ہو گیا ہے۔ جونیئر ڈاکٹروں کی تحریک میں گرچہ کوئی بھی سیاسی جماعت کھل کر سامنے نہیں آئی تھی۔ بائیں بازو کی حمایت حاصل تھی۔ مگر ان دونوں حلقوں میں بایاں محاذ کے امیدوار کی ضمانت ضبط ہو گئی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس تحریک کا بائیں بازو کے امیدواروں کو انتخاب میں کوئی فائدہ نہیں ملا ہے۔ بائیں بازوں کو سیاسی فائدہ کیوں نہیں ہوا۔ اس پر بائیں بازوں کے لیڈروں کے الگ تبصرے ہیں۔ بائیں بازو کے کیمپ کے رہنماؤں نے نجی بات چیت میں اس بات پر اتفاق کیا کہ سول تحریک ہونے کے باوجود کوئی متوازی سیاسی تحریک نہیں تھی۔ سی پی ایم کے نوجوان لیڈر سریجن بھٹاچاریہ نے کہا کہ ''لوگ ضمنی انتخابات میں مختلف مساوات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ووٹ دیتے ہیں۔ اس ووٹ میں حکومت کی تبدیلی شامل نہیں ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں، اس سے سول تحریک کا موازنہ کرنا درست نہیں ہوگا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مستقبل میں جب لوگوں کو ترنمول کانگریس کے خلاف ووٹ دینے کا موقع ملے گا، جب تبدیلی کا تناظر میں ہوگا۔ بی جے پی لیڈر ترون جیوتی تیواری نے بھی کہا کہ اس نتیجے کو سول سوسائٹی کی تحریک کو ناکامی کے طور پر نہیں دیکھنا چاہیے۔ بلکہ ہم سب جانتے ہیں کہ ضمنی انتخاب میں کیا ہوتا ہے۔ قائد حزب اختلاف شوبھندو ادھیکاری نے دعویٰ کیا ہے کہ ہم 2026 کے انتخابات میں نیہاٹی، مدنی پور، حلدنگرا اور مداریہاٹ جیتیں گے۔ یہ درست ہے کہ عام طور پر حکمران جماعت ضمنی انتخابات میں کامیابی حاصل کرتی ہے۔ کچھ مستثنیات ہیں۔ سینگور اور نندی گرام میں جو تحریک چل رہی تھی وہ سول سوسائٹی کی تحریک کے ساتھ ساتھ متوازی سیاسی تحریک چل رہی تھی اور ممتا بنرجی اس کا چہرہ تھی۔ چناں چہ 2009 اور 2010 میں ترنمول کانگریس نے بنگال کے تین اسمبلی ضمنی انتخابات میں سی پی ایم کو شکست دی تھی۔ اس فہرست میں کلکتہ شہر کے مشرقی بیل گھچیا اسمبلی حلقہ بھی شامل تھا۔ سی پی ایم کے سینئر لیڈر سبھاش چکرورتی کی سیٹ سے ان کی اہلیہ رملا چکرورتی کو شکست ہوئی تھی۔ آرجی کار میڈیکل کالج و اسپتال کے مرحلے کے دوران شہری تحریک مکمل طور پر غیر سیاسی نہیں تھی۔ لیکن یہ تحریک کسی سیاسی جماعت کی قیادت کے بغیر تھا۔ سیاسی حلقوں میں بہت سے لوگوں کے مطابق، عام آدمی نے بے پرچم تحریک میں خود کو دکھایا کیونکہ حزب اختلاف میں بائیں بازو اور بی جے پی کی کریڈیبلٹی پر سوالات اٹھ رہے تھے۔ سیاسی جماعتیں ہچکچاتے ہوئے اس تحریک میں شامل ہوئیں۔ بائیں بازو اور بی جے پی کے سرکردہ رہنماؤں نے نجی بات چیت میں اس بات پر اتفاق کیا کہ انتخابی سیاست میں ترنمول کانگریس کی عوامی بنیاد بہت گہری ہے۔ تنظیم کے ساتھ ساتھ نچلی سطح پر اقتصادی ایکو سسٹم بھی بنایا گیا ہے۔ سی پی ایم کے ایک سینئر لیڈر نے کہا کہ مختلف سرکاری الاؤنسز کے علاوہ، ہر علاقے میں بہت سے لوگ ترنمول کے ساتھ رہنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ یہ سب کرپٹ نہیں ہیں۔ لیکن ان کے لیے ترنمول کانگریس ان کی روٹی اور مکھن ہے۔ یہ حصہ ترنمول کو اضافی فائدہ دے رہا ہے۔ بی جے پی لیڈر بھی ہر ووٹ پر سماجی الاؤنس کا اثر قبول کرتے ہیں۔ شاید اسی لیے ترنمول لیڈر کنال گھوش کہتے ہیں کہ ''لکشمی بھنڈار کے بارے میں بدزبانی کرنے والوں کو لکشمی بھنڈر کے سامنے جھک جانا چاہیے۔'' صرف ممتا بنرجی کی نقل کرنے سے کام نہیں چلے گا۔ ماں لکشمی کی طرف زیادہ محتاط رہیں۔ وہ بنگال کو آگے لے جائیں گے۔ گزشتہ لوک سبھا انتخابات میں ترنمول کانگریس نے شہری علاقوں میں بری کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ جس کی بنیاد پر وہ ٹیم میں ردوبدل کرنے جا رہی ہیں۔

ضمنی انتخاب میں شاندار کامیابی

ممتا بنرجی اور ابھیشیک بنرجی نے عوام کا شکریہ ادا کیا

کلکتہ 23 نومبر (یو این آئی) مغربی بنگال میں ضمنی انتخاب میں تمام 6 سیٹوں پر جیت حاصل کرنے کے بعد ممتا بنرجی نے ریاست کے عوام کا شکریہ ادا کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کے نتیجے میں انہیں آنے والے دنوں میں عوام کے لیے کام کرنے کا مزید حوصلہ ملے گا۔ ترنمول کانگریس کے آل انڈیا جنرل سکریٹری ابھیشیک بندوپادھیائے نے بھی لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ ان دونوں نے نام لیے بغیر بی جے پی کو زمیندار کہہ کر طنز کیا۔ ضمنی انتخاب کے نتائج کے بارے میں ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں ممتا بنرجی نے لکھا ہے کہ میرے دل کی گہرائیوں سے، میں ماں کی مٹی کے لوگوں کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ آپ کی محبت ہمیں مستقبل میں مزید فعال طریقے سے کام کرنے کی ترغیب دے گی۔ عوام ہماری امید ہیں۔ ہم سب عام لوگ ہیں۔ یہ ہماری پہچان ہے۔ ترنمول کانگریس پہلے بھی کئی بار بی جے پی کو زمیندار کہہ چکی ہے۔ ہم زمیندار نہیں ہیں۔ ابھیشیک بنرجی نے کہا ہے کہ ترنمول کانگریس کے امیدواروں کو تمام چھ ضمنی انتخابی سیٹوں پر جیتنے پر مبارکباد۔ ترنمول کانگریس نے میڈیا اور کلکتہ ہائی کورٹ کے ایک حصے اور جاگیرداروں کے ذریعے بنگال کی بے عزتی کرنے کے بیانیے کو تباہ کر دیا ہے۔ ابھیشیک بنرجی نے مداری ہاٹ کے لوگوں کا الگ سے شکریہ ادا کیا۔ اس حلقے پر بی جے پی کا قبضہ تھا۔ ترنمول کانگریس نے اسے ضمنی انتخاب میں چھین لیا۔ ابھیشیک نے کہا کہ ''مداری ہاٹ کے لوگوں کا خصوصی شکریہ۔ آپ نے ہمیں پہلی بار آپ کی خدمت کا موقع دیا ہے۔ میں مغربی بنگال کے لوگوں کے سامنے جھکتا ہوں کہ انہوں نے بنگالی مخالف کو جمہوری طریقے سے شکست دے کر ہم پر اعتماد کیا۔ 13 نومبر کو مغربی بنگال کی پانچ ریاستوں کے چھ حلقوں میں ضمنی انتخابات ہوئے۔ ہفتہ کی صبح سے کوچ بہار کے سیتائی، علی پور دوار کے مداری ہاٹ، مغربی مدنی پور کے مدنی پور، بانکوڑا کے حلدنگرا اور شمالی 24 پرگنہ کے ہاروا اور نیہاٹی میں ووٹوں کی گنتی شروع ہو گئی۔ دوپہر تک پانچ سیٹوں پر ترنمول کانگریس کے امیدواروں کو فاتح قرار دے دیا گیا۔ حکمران جماعت کے پاس ضمنی انتخابات میں جیت کی ہوا پہلے ہی موجود ہے۔ سیتائی، نیہاٹی اور ہاروا میں ترنمول کی جیت تقریباً یقینی تھی۔ تاہم، ترنمول کے امیدوار جے پرکاش ٹوپو نے شمالی بنگال کے مداریہاٹ میں، جس پر بی جے پی کا قبضہ ہے، 28 ہزار سے زیادہ ووٹوں سے کامیابی حاصل کی۔ اس کے علاوہ سیتائی میں سنگیتا رائے، نیہاٹی میں سنتھ ڈے اور ہروا میں شیخ ربیع الاسلام نے بڑے فرق سے کامیابی حاصل کی ہے۔

مولانا سجاد نعمانی کے خلاف تھانے میں شکایت درج

نئی دہلی: بی جے پی کے ایک رہنما نے معروف اسلامی عالم مولانا سجاد نعمانی کے خلاف پولیس میں شکایت درج کروائی ہے، جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے مرکز میں بی جے پی حکومت کی حمایت کرنے والے مسلمانوں کے سماجی بائیکاٹ کا مطالبہ کرتے ہوئے ''فتویٰ'' جاری کیا ہے۔ بی جے پی کے اقلیتی مورچہ کے صدر جمال صدیقی نے تغلق روڈ پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کروائی۔ شکایت کے مطابق، نعمانی، جو لکھنؤ میں رہتے ہیں اور مسلم کمیونٹی میں کافی اثر و رسوخ رکھتے ہیں، نے مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کے دوران متنازعہ ''فتویٰ'' (فرمان) جاری کیا۔ صدیقی نے پولیس کو بتایا ہے کہ ایک وسیع پیمانے پر گردش کرنے والی ویڈیو میں، (مولانا) نعمانی نے مبینہ طور پر کہا کہ جو مسلمان بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حمایت کرتے ہیں، ان سے کنارہ کشی اختیار کی جانی چاہیے، مبارکباد سے انکار کیا جانا چاہیے اور ان کا مکمل سماجی بائیکاٹ کیا جانا چاہیے۔ نعمانی نے مبینہ طور پر یہ بھی کہا ہے کہ ایسے افراد کو دائرہ اسلام سے باہر سمجھا جانا چاہیے۔ ویڈیو میں، مولانا نے مبینہ طور پر بی جے پی کے مسلم حامیوں کا مذاق اڑایا ہے، اور کہا ہے کہ انہیں اپنا نام بدل کر ... کا اشارہ ہے۔ صدیقی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس ''فتویٰ'' کے نتیجے میں بھگوا پارٹی سے وابستہ مسلمانوں کے لیے سنگین نتائج برآمد ہوئے ہیں، بشمول دھمکیاں، سماجی تنہائی اور بدسلوکی۔ فتویٰ کے بعد لوگوں نے نماز جمعہ اور نظام الدین درگاہ جیسے عوامی مقامات پر مجھ سے بات کرنا بند کر دیا ہے۔ مجھے سوشل میڈیا پر بدسلوکی کا سامنا کرنا پڑا ہے اور لوگ میرا بائیکاٹ کر رہے ہیں،'' صدیقی نے اپنی شکایت میں کہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کی پیروی کی جا رہی ہے اور انہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں مل رہی ہیں، جس سے ان کی اور بی جے پی کے دیگر کارکنوں کی زندگی مشکل ہوتی جا رہی ہے۔ شکایت کنندہ نے حکام پر زور دیا ہے کہ (مولانا) نعمانی کے خلاف ان کے بیانات پر سخت کارروائی کی جائے۔ انہوں نے اپنی شکایت کے ساتھ ویڈیو کلپ کا لنک بھی منسلک کیا ہے۔

ٹی ای پی اے کے نفاذ کے لیے سیکرٹری تجارت کا ناروے کا دورہ

نئی دہلی، 23 نومبر (یو این آئی) مرکزی کامرس ڈپارٹمنٹ کے سکریٹری سنیل برتھوال نے کے لیے سینئر حکام کے ساتھ تجارت اور اقتصادی شراکت داری کے معاہدے (ٹی ای پی اے) کے مقاصد کو آگے بڑھانے، ای ایف ٹی اے ممالک کو ہندوستانی اشیاء اور خدمات کی برآمدات کے لیے ایک بڑی مارکیٹ کھولنے اور 100 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کے جلد نفاذ کو فروغ دینے کے لیے ناروے کا دورہ کیا۔ مسٹر برتھوال نے تجارت اور سرمایہ کاری کے فروغ، ہندوستانی پیشہ ور افراد کے لیے نقل و حرکت، موجودہ ادارہ جاتی میکانزم کو دوبارہ فعال کرنے اور ٹی ای پی اے کی توثیق کے لیے اگلے اقدامات پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے ناروے کی تجارت، صنعت اور ماہی پروری کی وزارت کے ریاستی سکریٹری ٹامس نوروول سے ملاقات کی۔ انہوں نے تجارت اور صنعت کے وزیر سیسلی مارستھ اور ہیلتھ اینڈ کیئر سروسز کے وزیر جان کرسچن ویسٹرے سے بھی ملاقات کی۔ مزید برآں انہوں نے اسٹارٹنگ-نارویجین پارلیمنٹ کا دورہ کیا اور ای ایف ٹی اے اور ای ای اے پارلیمانی کمیٹیوں کے وفد کی چیئر پرسن ٹرن لسے سڈٹیس اور ایم پی ٹکلوئی ایسٹروپ سے ملاقات کر کے ٹی ای پی اے کی جلد منظوری کی ضرورت پر زور دیا۔ ٹی ای پی اے پر مارچ 2024 میں دستخط کیے گئے تھے۔ اس دورے میں نارویجین چیمبر آف کامرس (این ایچ او)، انوویشن ناروے، شپ بلڈرز ایسوسی ایشن، ریڈر بنگ لاء فرم اور متنوع شعبوں، خاص طور پر قابل تجدید توانائی، جہاز رانی کی صنعت، اشیائے صرف، گرین ہائیڈروجن، ٹیکسٹائل، سمندری غذا، کان کنی، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور اس میں باہمی دلچسپی کے دیگر شعبوں کی نمائندگی کرنے والی متعدد بڑی ناروے کی کمپنیوں کے سربراہان اور چیف ایگزیکٹو آفیسرز (سی ای او) سمیت کاروباری اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ بات چیت بھی شامل تھی۔ کامرس سکریٹری برتھوال نے ناروے کی صنعت کے لیے بے مثال مواقع کے بارے میں بتایا کیونکہ ہندوستانی معیشت اگلے تین سے چار برسوں میں دنیا کی پانچویں سب سے بڑی معیشت سے تیسری سب سے بڑی معیشت بننے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ٹی ای پی اے ایک جدید اور مہتواکانکشی تجارتی معاہدہ ہے۔

کنزر میں کمین گاہ سے اسلحہ و گولہ بارود ضبط: پولیس

سری نگر، 23 نومبر (یو این آئی) شمالی کشمیر کے کنزر میں سیکورٹی فورسز نے ملی ٹینٹوں کی کمین گاہ سے اسلحہ و گولہ بارود اور قابل اعتراض مواد برآمد کر کے ضبط کیا ہے۔ پولیس کے ایک ترجمان نے بتایا کہ کنزر کے مالوا جنگلی علاقے میں بارہ مولہ پولیس، 62 آر آر اور بڈگام پولیس نے مصدقہ اطلاع موصول ہونے کے بعد ملی ٹینٹ مخالف آپریشن شروع کیا۔ انہوں نے کہا کہ سیکورٹی فورسز نے جنگل میں ایک ہائیڈ آوٹ کا پتہ لگایا اور وہاں تلاشی کے دوران اسلحہ و گولہ بارود اور قابل اعتراض مواد برآمد ہوا۔ موصوف ترجمان کے مطابق پولیس نے معاملے کی نسبت کیس درج کر کے مزید تحقیقات شروع کی ہے۔

حکومت 26 نومبر کو یوم آئین منائے گی

چنڈی گڑھ، 23 نومبر (یو این آئی) ہریانہ حکومت نے ہندوستانی آئین کو اپنانے کی 75 ویں سالگرہ کی یاد میں 26 نومبر کو یوم آئین منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ کروکشیتر میں ایک ریاستی سطح کا پروگرام منعقد کیا جائے گا، جس میں وزیر اعلیٰ نایب سینی مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کریں گے۔ اس اقدام کے تحت ریاست میں پورے سال پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ اس سلسلے میں ہریانہ کے چیف سکریٹری ڈاکٹر وویک جوشی نے آج متعلقہ ڈپٹی کمشنروں، یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں اور سینئر افسران کے ساتھ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے میٹنگ کی اور انہیں ہدایت دی کہ وہ 26 نومبر کو یوم آئین منانے کے لیے پوری ریاست میں پروگرام منعقد کریں۔ مسٹر جوشی نے کہا کہ آئین کو اپنانے کی 75 ویں سالگرہ ہمارے آئین سازوں کی خدمات کا احترام کرنے اور اس کا اعتراف کرنے کا ایک مناسب موقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس یادگاری تقریب کا مقصد ہندوستان کے آئین میں درج بنیادی اقدار کو دہرانا اور جمہوریت کو مضبوط کرنے میں شہریوں کو اپنا صحیح کردار ادا کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ اجلاس میں ڈپٹی کمشنرز اور وائس چانسلرز نے بتایا کہ یوم آئین کو منانے کے لیے دستور کے تمہید پر کوئز مقابلہ، مباحثہ، پوسٹر سازی کا مقابلہ، گیسٹ لیکچر، فلم اسکریننگ، وال پینٹنگ جیسے مختلف پروگراموں کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ اس اقدام میں گرام پنچایتوں کو بھی شامل کیا جائے گا اور دیہی علاقوں میں پنچایتوں اور امرت سرووَر سائٹس پر تمہید کے بڑے پیمانے پر پڑھنے کا اہتمام کیا جائے گا۔ آئین سازی میں بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے تعاون کو عام کرنے کے لیے 14 سے 28 اپریل 2025 تک پوری ریاست میں 'سنویدھان سوابھیمان یاترا' نکالی جائے گی۔

جالندھر میں بھتہ خوری کا ملزم گرفتار

جالندھر، 23 نومبر (یو این آئی) پنجاب میں جالندھر دیہی پولیس نے ایک بدنام زمانہ بدمعاش کو گرفتار کیا ہے جس نے لارنس بشنوئی گینگ سے تعلق ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے ایک خاندان سے 30 لاکھ روپے بٹورنے کی کوشش کی۔ ملزم سال 2021 سے گرفتاری سے فرار تھا۔ جالندھر دیہی سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) ہرکمل پریت سنگھ کھکھ نے ہفتہ کے روز کہا کہ نکودر پولیس نے گہری تفتیش اور نگرانی کے بعد یہ اہم کامیابی حاصل کی ہے۔ ایس ایس پی نے انکشاف کیا کہ ''یہ معاملہ ستمبر 2021 کا ہے، جب ملزم نے لارنس بشنوئی گینگ سے وابستہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے رانو کی بیوی درشن لال کو واٹس ایپ کال کی، اور 30 لاکھ روپے کا مطالبہ کیا اور اس کے بیٹے شیر کمار کو جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ اس معاملے میں گینگ کے پانچ دیگر ارکان کو پہلے ہی گرفتار کیا جا چکا ہے۔ گرفتار ملزم کی شناخت وشال سبھر وال عرف بھر تھو ولد جنگ بہادر ساکن محلہ رشی نگر نکودر کے بطور ہوئی ہے۔ مسٹر کھکھ نے کہا کہ اس معاملے میں پانچ دیگر ملزمین انکش عرف بھیا، محمد یاسین اختر عرف جیسی، گلندیپ سنگھ عرف بھو، روہت اور کرنیل سنگھ عرف بوبی کو پہلے ہی گرفتار کیا جا چکا ہے۔

جمعیۃ یوتھ کلب کے زیر اہتمام بھارت اسکاؤٹ اینڈ گائیڈس کی سہ روزہ تقریب میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کا نوجوانوں سے خطاب

اپنے کردار کو سماج کی بھلائی کیلئے وقف کریں

نئی دہلی ۲۳ر نومبر: بھارت اسکاؤٹس اینڈ گائیڈس کے ۷۵ ویں یوم تاسیس پر جمعیۃ یوتھ کلب کے زیر اہتمام مدنی یوتھ سینٹر کینڈ کی دیوبند میں سہ روزہ تقریب منعقد ہوئی جس میں یوپی، راجستھان، میوات کے مختلف اضلاع سے 813 اسکاؤٹس اینڈ گائیڈس شریک ہوئے۔ خاص بات یہ رہی کہ 104 گائیڈس (خواتین ونگ) نے بھی پردہ میں رہ کر ایگزیبیشن میں دستی ہنر مندی اور تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ پروگرام کے دوران مختلف قسم کے مقابلے بھی منعقد کیے گئے جن میں رنگوں کی شناخت اور نقشے کی مدد سے راستے کی تلاش، فاصلے اور بلندی کا اندازہ اور دیگر عملی مہارتیں شامل تھیں۔ ٹینٹ پچنگ، کلر پارٹی، مارچ پاسٹ، فرسٹ ایڈ، فزیکل ڈسپلے، کیمپ کرافٹ، کیمپ فائر کی نمائشوں نے سبھوں کو حیران کر دیا۔ آخری تقریب میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی، ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی، ہرجیندر سنگھ ایس ٹی سی ناردن ریلوے، محمد یامین ناردن ریلوے، کپل کمار اے ایل ٹی ناردن ریلوے سمیت جمعیۃ اور بھارت اسکاؤٹس اینڈ گائیڈس کے کئی اہم ذمہ داران شریک ہوئے۔ اس موقع پر اپنے کلیدی خطاب میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے نوجوانوں کو ملک و ملت کا مستقبل بتاتے ہوئے کہا کہ اگر وہ مضبوط ہوں گے تو ہم سب مضبوط ہوں گے اور اگر وہ کمزور ہوں گے تو ہم سب کمزور ہو جائیں گے۔ اس لیے یہ نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی طاقت، صلاحیت اور کردار کو اس نہج پر لے جائیں کہ دوسروں کے لیے مثال بن سکیں۔ ہم ایسے وقت میں جی رہے ہیں جہاں چیلنجز بھی ہیں اور مواقع بھی۔ یہ وقت اپنی سوچ، عمل اور کردار کو بہتر کرنے کا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ تعلیم ہماری ترقی کی بنیاد ہیں، یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اپنی اولاد کو بہتر انسان اور مسلمان بنانے کے لیے انہیں علم کی روشنی سے منور کریں اور ان کی اعلیٰ تربیت کریں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے کہ ہماری زندگی دوسروں کے لیے وقف ہو۔ یہ وقت انفرادی ذمہ داریوں سے آگے بڑھ کر اجتماعی ذمہ داریوں کو نبھانے کا ہے۔ میں خاص طور پر اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ وہ علم حاصل کریں، اپنی صلاحیتوں کو پہچانیں اور معاشرے کی بہتری کے لیے کام کریں۔ انھوں نے جمعیۃ کے کارکنان و خدام سے کہا کہ قریب کے علاقہ کا کوئی محلہ اور بستی ایسی نہ رہے جہاں اس مہم کی خوشبو نہ پہنچے۔ ہمیں جمعیۃ یوتھ کلب کی اس مہم سے نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ جوڑ کر اس فیض کو عام کرنا ہوگا۔ مولانا مدنی نے کہا کہ نوجوانوں کو ملک و ملت کے لیے مفید بنانے کی ہماری یہ جدوجہد جاری رہے گی اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمیں روک دیں گے، ان کا خواب کبھی پورا نہیں ہوگا۔ ہم نوجوانوں کو ماحولیات، صفائی اور پانی کے تحفظ جیسے اہم مسائل کے لیے تیار کر رہے ہیں۔ ہم انسانیت کی مشترکہ ذمہ داریوں کی تکمیل کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا نہ کر سکے تو ہماری زندگی بے معنی ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا حکیم الدین قاسمی نے اپنے خطاب میں نوجوانوں کے حوصلے اور جوش کی ستائش کی اور کہا کہ اسے خدمت خلق اور تعمیر ملت کے لیے صرف کریں۔ اس پروگرام میں بھارت اسکاؤٹس اینڈ گائیڈز کے ذمہ داروں نے بھی خطاب کیا۔ انھوں نے نوجوانوں کی پرفارمنس کی ستائش کی اور کہا کہ جمعیۃ یوتھ کلب ہماری ساری ٹیموں میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ جمعیۃ یوتھ کلب کے سکریٹری قاری احمد عبداللہ رسول پوری نے بتایا کہ جمعیۃ یوتھ کلب اس وقت 37 اضلاع میں فعال طور پر کام کر رہی ہے جس کے تحت ہنوز 28 ہزار سے زائد نوجوان تربیت پا چکے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ اس پروگرام کے شرکاء کو اکابر کے ناموں سے منسوب کر کے 84 ٹینٹوں کو سات زونز میں تقسیم کیا گیا تھا۔ زون نمبر 1 حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، زون نمبر 2 حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ، زون نمبر 3 حضرت فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنیؒ، زون نمبر 4 ہردے ناتھ کنجرو (یکے از بانیان بھارت اسکاؤٹس)، زون نمبر 5 حضرت مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ، زون نمبر 6 لارڈ بیڈن پاویل (بانی اسکاؤٹنگ)، زون نمبر 7 ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے ناموں سے منسوب کیا گیا۔ اسی طرح ایگزیبیشن ہال کو 'مفتی کفایت اللہ ایگزیبیشن ہال' کا نام دیا گیا۔ اس موقع پر پرفارمنس کی بنیاد پر جمعیۃ یوتھ کلب امروہہ نے پہلی پوزیشن جب کہ جمعیۃ یوتھ کلب ہاپوڑ نے دوسری پوزیشن اور جمعیۃ یوتھ کلب مظفر نگر نے تیسری پوزیشن حاصل کی جن کو صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی اور ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی کے ہاتھوں مومنٹو اور سرٹیفکیٹ دے کر اعزاز سے نوازا گیا۔

غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام اردو ڈرامہ فیسٹیول اختتام پذیر

نئی دہلی۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کی ذیلی شاخ 'ہم سب ڈرامہ گروپ' کے زیر اہتمام اردو ڈرامہ فیسٹیول کے چوتھے اور آخری دن للت تھیسپین کولکاتہ کی پیش کش ڈرامہ 'چاک' پیش کیا گیا۔ اس موقع پر غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے تمام شرکا کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ ہر بار کی طرح ڈرامہ فیسٹیول بہت کامیابی کے ساتھ اپنی اختتامی منزل تک پہنچ گیا ہے اور اب تک جو بھی ڈرامے پیش کیے گئے انھیں سب نے بہت پسند کیا ہے۔ اس ڈرامہ فیسٹیول کے تمام فنکاروں اور شرکا کا میں دلی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اپنی کارکردگی اور شرکت سے اس فیسٹیول کو یادگار بنا دیا۔ واضح ہو کہ غالب انسٹی ٹیوٹ ہر سال نومبر میں ڈرامہ فیسٹیول کا اہتمام کرتا ہے جس میں ملک بھر کے تھیٹر گروپس شرکت کرتے ہیں اور اپنے کمال فن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر نے اس موقع پر 'ہم سب ڈرامہ گروپ' کی بانی بیگم عابدہ احمد کو بھی یاد کیا اور کہا کہ بیگم عابدہ احمد نے اس گروپ کی بنیاد اس وقت رکھی تھی جب اردو ڈرامہ کے لیے کوئی ایسی تنظیم نہیں تھی جو اس کی ترقی کے لیے عملی اقدام کرے۔ اس گروپ نے اردو ڈرامہ کی تاریخ میں نہایت اہم کردار نبھایا ہے۔

ضمنی انتخابات میں عوام نے نتیش حکومت کی ترقیاتی پالیسی پر مہر لگائی: امیش

پٹنہ، 23 نومبر (یو این آئی) بہار جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے صدر امیش سنگھ کشواہا نے اسمبلی ضمنی انتخاب میں چاروں سیٹوں پر قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کے امیدواروں کی جیت کو تاریخی قرار دیا ہے۔ جے ڈی یو کے ریاستی صدر نے ہفتہ کو ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ بیلاگنج، امام گنج، رام گڑھ اور تراری کے لوگوں نے عزت مآب وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی قیادت میں این ڈی اے کی ترقیاتی پالیسی پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ عوام سے اظہار تشکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ چاروں سیٹوں پر این ڈی اے کے امیدواروں کی جیت پچھلے 19 برسوں میں کیے گئے ان گنت ترقیاتی کاموں کی جیت ہے۔ مرکز اور ریاست میں ڈبل انجن والی این ڈی اے حکومت عوام کی امنگوں کو پورا کرنے کے لیے دن رات کام کر رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ضمنی انتخابات میں این ڈی اے کو دیا گیا بھاری مینڈیٹ مودی-نتیش جوڑی کو نئی طاقت فراہم کرے گا۔ ریاستی صدر نے جے ڈی یو سمیت این ڈی اے کے تمام کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ این ڈی اے اتحاد کے تمام کارکنوں نے باہمی تال میل سے زمین پر بہترین کام کیا ہے۔ چاروں سیٹوں پر این ڈی اے کی زبردست جیت ہمارے مخلص اور وفادار کارکنوں کے پسینے کا نتیجہ ہے۔ این ڈی اے کے اتحاد کے سامنے انڈیا اتحاد پوری طرح سے ٹوٹ چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضمنی انتخاب کا نتیجہ 2025 میں ہونے والے بہار اسمبلی انتخابات کے لیے بھی اچھی علامت ہے۔ یہ فتح مشن 2025-ہدف 225 کے لیے راہ ہموار کرے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عوام نے جھوٹ پھیلانے والی مخالف قوتوں کو مکمل طور پر بے نقاب کر دیا ہے اور انہیں ان کی اصل سیاسی حیثیت دکھا دی ہے۔

یو ڈی ایف، ایل ڈی ایف نے پالکڈ چیلاکارا اسمبلی ضمنی انتخاب میں اپنی نشستیں برقرار رکھی

پالکاڈ، 23 نومبر (یو این آئی) کیرالہ یوتھ کانگریس کے ریاستی صدر اور یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (یو ڈی ایف) کے امیدوار راہل ممکوتھل نے ہفتہ کو پالکڈ اسمبلی ضمنی انتخاب میں 18,715 ووٹوں کے ریکارڈ فرق سے جیت درج کر کے اپنی اسمبلی سیٹ برقرار رکھی۔ چیلاکارا اسمبلی ضمنی انتخاب میں بائیں بازو کے ڈیموکریٹک فرنٹ (ایل ڈی ایف) کے امیدوار یو آر پردیپ نے یو ڈی ایف امیدوار رمیا ہری داس کو 12,201 ووٹوں سے شکست دی۔ جیت کے ساتھ ہی مسٹر ممکوتھل اس الیکشن میں پتھانمتھیٹا ضلع کے پالکڈ اسمبلی حلقہ سے یو ڈی ایف کے ایم ایل اے بھی بن گئے۔ پتھانمتھیٹا کے دیگر تمام ایم ایل اے ایل ڈی ایف کے امیدوار ہیں۔ یو ڈی ایف کو 58,244 ووٹ ملے، جبکہ نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کو 39,520 ووٹ ملے اور ایل ڈی ایف 34837 ووٹوں کے ساتھ تیسرے نمبر پر رہا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے امیدوار سی کرشنا داس دوسرے اور ایل ڈی ایف کے امیدوار پی سرین تیسرے نمبر پر رہے۔

مودی نے تارکین وطن سے بھارت کو جانیے کوئز میں شرکت کی اپیل کی

نئی دہلی، 23 نومبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو این آر آئیز اور دوسرے ممالک کے دوستوں سے بھارت کو جانیے کوئز میں حصہ لینے کی اپیل کی۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ''یہ کوئز ہندوستان اور پوری دنیا میں ہندوستانی باشندوں کے درمیان تعلقات کو مزید مضبوط کرتا ہے اور یہ ہمارے متمول ورثے اور متحرک ثقافت کو دوبارہ دریافت کرنے کا ایک اچھا ذریعہ بھی ہے۔'' وزیر اعظم نے ایکس پر ایک پیغام پوسٹ کیا کہ ''ہمارے تارکین وطن کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنانا! میں بیرون ملک ہندوستانی کمیونٹی اور دوسرے ممالک کے دوستوں سے بھارت کو جانیے کوئز میں شرکت کی درخواست کرتا ہوں! وزیر اعظم نے کہا کہ ''یہ کوئز ہندوستان اور پوری دنیا کے ڈایاسپورا کے درمیان تعلقات کو مزید گہرا کرتا ہے۔ یہ ہمارے متمول ورثے اور متحرک ثقافت کو دوبارہ دریافت کرنے کا ایک اچھا ذریعہ بھی ہے۔ جیتنے والوں کو ناقابل یقین ہندوستان کے عجائبات کا تجربہ کرنے کا موقع ملے گا۔

کشمیر کے بعض پہاڑی علاقوں میں ہلکی برف باری، میدانی علاقوں میں ہلکی بارشیں

سری نگر، 23 نومبر (یو این آئی) محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کے عین مطابق ہفتے کے روز وادی کشمیر کے بعض پہاڑی علاقوں میں تازہ ہلکی برف باری جبکہ میدانی علاقوں میں ہلکی بارشیں ہوئیں۔ ذرائع نے بتایا کہ وسطی کشمیر کے ضلع گاندربل میں واقع سیاحتی مقام سونہ مرگ اور گلمرگ کے بالائی علاقوں میں تازہ برف باری ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ وادی کے کچھ پہاڑی علاقوں بشمول زوجیلا اور سادھنا ٹاپ پر بھی ہلکی برف باری ہونے کی اطلاعات ہیں جبکہ وادی کے بیشتر میدانی علاقوں میں ہلکی بارشیں ہوئیں۔ ادھر وادی کشمیر میں مطلع ابر آلود رہنے سے شبانہ درجہ حرارت میں بہتری واقع ہوئی ہے۔ متعلقہ محکمے کے ایک ترجمان مطابق دارالحکومت سری نگر میں کم سے کم درجہ حرارت 5.2 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جہاں گذشتہ شب کا درجہ حرارت منفی 2.1 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا تھا۔ وادی کے شہرہ آفاق سیاحتی مقام گلمرگ میں کم سے کم درجہ حرارت منفی 5.0 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جہاں گذشتہ شب کا درجہ حرارت منفی 6.0 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا تھا۔ وادی کے دوسرے مشہور سیاحتی مقام پہلگام میں کم سے کم درجہ حرارت 2.3 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جہاں گذشتہ شب کا درجہ حرارت منفی 3.2 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا تھا۔ سرحدی ضلع کپواڑہ میں کم سے کم درجہ حرارت 1.2 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جہاں گذشتہ شب کا درجہ حرارت منفی 0.8 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا تھا۔ گیٹ وے آف کشمیر کے نام سے مشہور قصبہ قاضی گنڈ میں کم سے کم درجہ حرارت 0.8 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جہاں گذشتہ شب کا درجہ حرارت منفی 1.4 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا تھا۔ موصوف ترجمان نے بتایا کہ وادی میں 23 نومبر کو مطلع ابر آلود رہنے کے ساتھ پہاڑی علاقوں میں ہلکی برف باری جبکہ میدانی علاقوں میں ہلکی بارشوں کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ وادی میں 24 نومبر کو بھی مطلع ابر آلود رہ سکتا ہے اور اس دوران پہاڑی علاقوں میں کہیں کہیں ہلکی برف باری جبکہ میدانی علاقوں میں کہیں کہیں ہلکی بارشیں ہو سکتی ہیں تاہم سہ پہر کے بعد موسم میں بہتری متوقع ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ بعد ازاں وادی میں 25 نومبر سے 30 نومبر تک موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ 30 نومبر کی شام سے یکم دسمبر کی سہ پہر تک ایک بار پھر پہاڑی علاقوں میں کہیں کہیں ہلکی برف باری جبکہ میدانی علاقوں میں کہیں کہیں ہلکی بارشوں کا امکان ہے۔

ایڈیشنل ڈائریکٹر نے گائے کی پناہ گاہ کا معائنہ کیا

بہرائچ 23 نومبر۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر، محکمہ اینمل ہسبنڈری، دیوی پٹن منڈل، گونڈہ، ڈاکٹر میپال سنگھ نے ترقیاتی بلاک چتوڑہ کے تحت قائم عارضی گائے کی پناہ گاہ کٹرا بہادر گنج کا اچانک معائنہ کیا اور محفوظ گایوں کے لیے کیے گئے انتظامات کا جائزہ لیا۔ معائنہ کے دوران گائے کی پناہ گاہ میں 487 گائیں محفوظ پائی گئیں جن میں سے 481 گائیں ٹیگ شدہ پائی گئیں۔ یہاں 03 ٹین شیڈ اور 01 شیڈ چھاڑ سے بنے ہیں۔ جن کی گنجائش 350-300 جانور ہے۔ گودام کے معائنہ کے دوران تقریباً 200 کوئنٹل بھوسا اور 01 کوئنٹل جانوروں کا چارہ ذخیرہ پایا گیا۔

گائے کی پناہ گاہ کے ارد گرد لکڑی کی بیریکیڈنگ کی گئی ہے۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر نے ہدایت دی کہ گائے کی پناہ گاہ کی مضبوط باڑ لگائی جائے تاکہ محفوظ گائے گائے شیلٹر سے باہر نہ جاسکیں۔

معائنہ کے دوران بتایا گیا کہ گائے کی پناہ گاہ کے چراگاہ میں 1.6 ہیکٹر کے رقبے میں برسیم اور چاری کی بوائی گئی ہے۔ کاؤ شیلٹر میں موجود تمام گائیں صحت مند پائی گئیں۔ ویٹرنری آفیسر کٹرا بہادر گنج کو ہدایت دی گئی کہ وہ گائے کی پناہ گاہ کا باقاعدگی سے دورہ کریں اور گایوں کی صحت کی باقاعدگی سے جانچ کریں۔ آنے والے موسم خزاں کے لیے مویشیوں کے تحفظ کے لیے بستروں کے لیے تقریباً 300 کوئنٹل بھوسا جمع کیا گیا ہے۔

معائنہ کے وقت ایڈیشنل ڈائریکٹر ڈاکٹر سنگھ نے موقع پر موجود گاؤں کے سربراہ کو ہدایت دی کہ وہ بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر سے رابطہ کریں اور گائے کی پناہ گاہ میں ایک اضافی شیڈ تعمیر کروائیں۔ گاؤں کے سربراہ کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ محفوظ مویشیوں کو روزانہ کم از کم 1 کلو کھانا کھلائیں۔ فی جانور جانوروں کی خوراک کی فراہمی یقینی بنائی جائے اور سردیوں کے موسم کے پیش نظر جانوروں کے شیڈ کے اردگرد ترپالیں لگانے کا انتظام کیا جائے۔ گاؤں کے سربراہ نے بتایا کہ 01 سال سے S.F.C۔ پولنگ فنڈز موصول نہیں ہوئے۔ اس سلسلے میں چیف ویٹرنری آفیسر کو متعلقہ حکام اور S.F.C کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کی ہدایت کی گئی۔ پولنگ کے ذریعے گائے کی پناہ گاہ کے لیے فنڈز دستیاب کرائے جائیں۔

حکومت خیبر پختونخوا قاتلوں کو سخت سزا دے: ڈاکٹر شجاعت حسین

علی گڑھ: یونائیٹڈ اسپرٹ آف رائٹرز اکیڈمی کے صدر دفتر فرینڈز کالونی سول لائنز علی گڑھ صوبہ خیبر پختونخوا کے کرم ضلع کے غیر انسانی، دہشتگردی اور دلسوز سانحہ میں بے گناہ مسافروں کے قتل عام کے خلاف ایک تعزیتی جلسے کا انعقاد ہوا جس میں شہر کے تمام حلقوں، فرقوں، قوموں اور طبقات سے قاریان، حفاظ، دانشوران، مصنفین، مقررین، علماء کرام، ذاکرین، شعرائے کرام، ڈاکٹرز، پروفیسران اور سماجی کارکنان اور عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تعزیتی جلسے کا آغاز حافظ مولانا محمد افضال احمد کے تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تعزیتی و مذمتی جلسے کا انعقاد اکیڈمی کے اعلیٰ عہدیداران وممبران نے معصوم و بے گناہ مسافروں کے قتل عام کے خلاف بعد نماز ظہرین اکاڈمی کے دفتر میں کیا۔ اکیڈمی کے بانی صدر ڈاکٹر شجاعت حسین نے بے گناہ شہیدوں کے قتل میں ملوث عناصر کی شناخت کر فی الفور گرفتاری اور انھیں سخت سے سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ اور وہاں کی سرکار سے یہ کی بھی مطالبہ کیا کہ عوام کی حفاظت کے لیے پختہ چاک و چوبند انتظام کیا جائے۔ تعزیتی جلسے میں موجود جناب ڈاکٹر کمال الدین ہمدانی صاحب کی جانب سے مشورہ دیا گیا کہ ایک یادداشت تیار علی گڑھ انتظامیہ کے ذریعے صدر ہند، آفس آف یو این او اور مختلف بین الاقوامی اداروں کو شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے گزارش کے ساتھ کہ حکومت خیبر پختونخوا قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائے اور انھیں روانہ کی جائے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات کو روکا جا سکے۔

معصوم مسافروں پر مسلحہ حملہ کر کے شہید کیا جس پر شرکائے تعزیتی جلسے نے شہداء کے اہل خانہ سے ہمدردی کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ متاثرہ خاندانوں کو صبر جمیل عطا فرماء ے۔

بادشاہوں کی نہ تونگر کی:: بات کیجئے نبی کے پیکر کی
بزم مدنی چوکھنڈی کے زیر اہتمام طرحی شعری نشست

بارہ بنکی (محمد مدثر): بزم مدنی چوکھنڈی کے زیر اہتمام ایک طرحی نشست کا انعقاد کیا گیا جسکی صدارت دانش رامپوری نے کی اور نظامت کے فرائض فضیل اصلاحی نے انجام دیئے جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے ظہیر رامپوری و مہمان اعزازی کے طور پر حافظ محمد رفیق چوکھنڈوی نے شرکت کی۔ نشست کا آغاز آفتاب جامی کی نعت پاک سے ہوا اسکے بعد دیئے گئے مصرع طرح پر "پیاس بجھتی نہیں سمندر کی" باقاعدہ طور پر نشست کی شروعات ہوئی جس کے پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

عاشقانِ ادب چلے آئے
شمع اردو جہاں منور کی
دانش رامپوری

یہ نوازش ہے بس مقدر کی
حیثیت ورنہ کیا سکندر کی
مائل چوکھنڈوی

ظلم دیکھا ہے کیا فلسطیں پر
آنکھ روئی ہے آج پتھر کی
ظہیر رامپوری

شیشہء دل تو ٹوٹنا ہی تھا
آرزو کی تھی تم نے پتھر کی
راشد رفیق

یہ گونگوں کا دور ہے نازش
کوئی قیمت نہیں سخنور کی
نازش بارہ بنکوی

تم تو یوں ہی حسین ہو اتنے
کیا ضرورت ہے تمکو زیور کی
آفتاب جامی

وہی جنت میں بیوی جائے گی
جو اطاعت کرے گی شوہر کی
دلکش چوکھنڈوی

مرے چہرے سے فیصلہ مت لو
بات سمجھو تو دل کے اندر کی
حافظ السعود رامپوری

کو بےچین ہے کوئی غمگین
یہ کہانی ہے آج گھر گھر کی
سحر ایوبی

بادشاہوں کی نہ تونگر کی
بات کیجے نبی کے پیکر کی
عاصم اقدس رامپوری

پیاس آئی شباب پر جس دم
دھجیاں اڑگ یں سمندر کی
وکیل چوکھنڈوی

بیٹیاں جب سے ہوگئیں رخصت
رونقیں گھٹ گئیں مرے گھر کی
تسلیم ماہر رامپوری

اُس کا جینا حرام کر دونگا
زندگی جس نے میری دوبھر کی
چنک چوکھنڈوی

خیر چاہو اگر نعیم اپنی
فکر کر لو بروز محشر کی
نعیم سکندر پوری

اپنا دشمن بھی جب ہو معیاری
جنگ ہوتی ہے تب برابر کی
ریان وکیل چوکھنڈوی

چاہے جتنا انڈیل دو پانی
پیاس بجھتی نہیں سمندر کی
کفیل چوکھنڈوی

جب سے میں نے ضمیر بیچا ہے
ٹھوکریں کھا رہا ہوں درور کی
قمر سکندر پوری

اسکے علاوہ مشتاق بزمی، ابوذر انصاری، ابوہریرہ، احمد مصباح رحمانی، ارشد صفدر گنجوی نے بھی اپنا کلام پیش کیا۔ اس موقع پر بستی کے ادب نواز لوگ موجود تھے۔ نشست کے اختتام پر بزم کے جنرل سکریٹری راشد رفیق نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ ماہ ہونے والی نشست کا مصرع طرح "کیسے تمہارے حلق سے لقمہ اُتر گیا" کا اعلان کیا۔

اپنے ہی ملک میں ملت اسلامیہ کی شرافت اور صبر کا امتحان آخر کب تک
ملک بھر کے مسلمانوں کو ووٹ دینے سے روکا جانا گھری سازش کا حصہ

سہارنپور (احمد رضا) اتر پردیش کے اسمبلی کے انتخابات میں مسلم آبادی کو جس طرح سے ایک سازش کے تحت ووٹ دینے سے روکا گیا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں 2014ء سے ملک کی سیاست تباہی کے اسی دور میں داخل ہوگئی ہے لاکھ کوئی کچھ بھی کہے مگر یہ جگ ظاہر ہو چکا ہے کہ کس طرح ظالم اور جابر حکمرانوں میں مسلم آبادی کو بنیادی حقوق سے برخاست کرنے کے سبھی داؤ پیچ آزمانے شروع کر دیئے ہیں اسمبلی چناؤ کے نتائج آپکے سامنے ہیں پولیس خد پتھر پھینک رہی ہے فرضی مقدمات میں جیل بھیجا جارہا ہے مسلم ووٹرس کو کوئی کچی کہانی بتانے والا اور مظلوموں کا ساتھ دینے والا سامنے نہی آرہا ہے؟ مہاراشٹرا اور اتر پردیش کی 9 اسمبلی سیٹ پر سرکار نے پولیس اور سرکاری مشینری کا غیر آئینی استعمال کر جیت حاصل کی ہے وہ واقعہ جمہوری اور آئینی نظام کے لئے بیحد سنگین صورت حال کی طرف اشارہ کرتا ہے جس طرح ڈراؤنا ماحول چمن گنج،، سیسہ ماؤ، گنگرولی، میراپور، کربل اور کندرکی کے اسمبلی حلقوں میں ریاستی سرکار کی پولیس مشینری نے انجام دیا اسکی جس قدر بھی مزمت کی جائے وہ کم ہے اتر پردیش کے 9 اسمبلی سیٹ کے انتخابات میں مسلم اکثریتی علاقوں میں مسلم ووٹرس کو ووٹ دینے سے جبریہ روک دیا گیا ہے نتیجہ آپکے سامنے صرف نسیم سولنگی کی سیٹ جیت کر آپ نے کچھ بھی حاصل نہی کیا لازم تھا کہ چناؤ رد کراتے پھر سے از سر نو چناؤ ہوتے تب آپکا وقار قائم و دائم رہتا لگتا ہے کہ کانگریس اور سماجوادی پارٹی کے سربراہ اب صرف اور صرف گفتار کے غازی بن کر رہ گئے ہیں مخالفت کرنے کی ہمت گنواں بیٹھے ہیں تبھی تو اعلانیہ اسمبلی چناؤ میں ہار کا نظارہ کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں! غور کریں کہ کندرکی، میراپور، سیسہ ماؤ اور کلھر سیٹ کے ساتھ دیگر 5 اسمبلی سیٹ پر بھی پولیس اور مقامی افسران نے مسلم ووٹرس کو چھاؤنی بنا کر مسلم افراد کو ووٹ سے محروم کر دیا گیا ہے مسلم افراد جب جب پولنگ بوتھ پر اپنے آدھار کارڈ اور ووٹر پرچی لیکر پہنچے تو پولیس نے سبھی مسلمانوں کو فرضی ووٹرس بتا کر لاٹھی چارج کرتے ہوئے بھگا دیا گیا ہے! پورے مغربی یوپی میں جہاں جہاں مسلم افراد ہندو علاقوں کے نزدیک رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں انکو مسلسل تنگ کرنا اور مذہب کے خلاف چھینٹا کشی کرنا عام بات ہو چکی ہے سرکاری مشینری بھی ہندو شدت پسند افراد کے سامنے خاموش تماشائی بنی رہتی ہے جس وجہ سے غیر سماجی عناصر کے حوصلے روز بہ روز بڑھتے جارہے ہیں کل ملاکر مسلم آبادی کا سکھ اور چین ختم کیا جارہا ہے!

تیز رفتار اسکارپیو درخت سے ٹکرائی، دو بچوں سمیت چار افراد ہلاک

بجنور: 23 نومبر (پی این ایس) ضلع کے نہٹور میں تیز رفتار اسکارپیو بے قابو ہو کر درخت سے ٹکرا گئی۔ واقعے میں ایک ہی خاندان کے دو بچے اور دو خواتین جاں بحق جبکہ تین افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس نے زخمیوں کو اسپتال میں داخل کرایا۔ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا۔ جمعہ کی رات تھانہ علاقہ کے گاؤں نصیر پور کے رہنے والے سلطان (35) ولد اشرف علی اپنی بیوی گل افشاں (28)، بیٹی عنادیہ (8 دن)، علیشا (6)، بیٹے شاد (5) کے ساتھ بہن چاند بانو (35) اور بھتیجی ادیبہ (14) نجیب آباد تھانے کے علاقے میں میلہ دیکھنے گئی ہوئی تھیں۔ رات گیارہ بجے کے قریب وہ گھر لوٹ رہے تھے۔ اس دوران خاندان حادثے کا شکار ہو گیا۔ نہٹور کوتوالی روڈ پر آکسفورڈ اسکول کے قریب اس کی تیز رفتار اسکارپیو کار بے قابو ہو گئی اور سڑک کے کنارے کھڑے درخت سے ٹکرا گئی۔ حادثے میں سلطان کی بیوی گل افشا، دو بیٹیاں عنادیہ، علیشا اور بہن چاند بانو موقع پر ہی جاں بحق ہو گئیں جبکہ سلطان، اس کا بیٹا شاد اور بھتیجی ادیبہ زخمی ہو گئے۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچی اور زخمیوں کو سی ایچ سی میں داخل کرایا جہاں سے ابتدائی طبی امداد کے بعد تینوں کو ضلع اسپتال ریفر کر دیا گیا۔ پولیس نے متوفی کی لاشیں پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیں۔ اطلاع ملتے ہی اے ایس پی ایسٹ دھرم سنگھ مارچل اور سی او سروم سنگھ بھی موقع پر پہنچے، معلومات حاصل کی اور پولیس کو ضروری ہدایات دیں۔

بریلی سے دو دنوں میں گزریں گی 14 اسپیشل ٹرینیں

بریلی: 23 نومبر (پی این ایس) تہوار کے دوران مسافروں کی سہولت کے لیے چلائی جانے والی اسپیشل ٹرینوں کا آپریشن بتدریج بند کیا جارہا ہے۔ تاہم 30 سے زیادہ اسپیشل ٹرینیں اب بھی اوپر اور نیچے چل رہی ہیں۔ 14 لمبی دوری کی اسپیشل ٹرینیں ہفتہ اور اتوار کو بریلی سے گزریں گی۔ ان سب کے جنکشن پر اسٹاپ ہیں۔ راجکوٹ-لال کنواں ان اسپیشل ٹرین کو بھی بریلی سٹی اسٹیشن پر روکا جائے گا۔ بریلی سے گزرنے والی ٹرینوں میں 05046 راجکوٹ-لال کنواں، 05566 سرہند-سہرسہ، 04022 آنند وہار-سیتامڑھی، 04021 سیتامڑھی-آنند وہار، 04032 آنند وہار-سہرسہ، 04006 دہلی-جے پور، 04006-دہلی-جے پور-0528483 آنند وہار-مظفر پور، 04068 دہلی-دربھنگہ، 04067 دربھنگہ-دہلی، 04313 مظفر پور-ہریدوار، 04057 مظفر پور-آنند وہار، 05582 آنند وہار-دربھنگہ-2 اسپیشل ٹرین۔ ان تمام ٹرینوں میں کنفرم ٹکٹ آسانی سے دستیاب ہیں۔ ریلوے نے 15212/11 امرتسر-دربھنگہ ایکسپریس کو بحال کر دیا ہے، جسے سستی پور ڈویژن کے دربھنگہ اسٹیشن پر 25 دن کے بلاک کے دوران منسوخ کر دیا گیا تھا۔ 15212 امرتسر-دربھنگہ ایکسپریس 23، 26، 30 نومبر اور 3، 7، 10 اور 14 دسمبر کو منسوخ کر دی گئی تھی۔ 15211 دربھنگہ-امرتسر ایکسپریس کو 25، 28 نومبر اور 2، 5، 9 دسمبر کو بلاک کی وجہ سے منسوخ کر دیا گیا تھا۔ اب یہ ٹرین ان تاریخوں کو چلائی جائے گی۔

ہندوستان کی تہذیب اور اقدار کو طالبات نے بڑے خوبصورت انداز میں پیش کیا: ہری کانت اہلووالیہ

میرٹھ 23 نومبر 2024ء۔ آج یہاں آنجہانی اٹل بہاری واجپئی آڈیٹوریم، واقع چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ میں دوپہر بارہ بجے سے یونائیٹڈ پروگریسیو تھیٹر ایسوسی ایشن (اُپٹا) نے شعبۂ اردو اور تلک پترکاریتا، جن سنچار اسکول، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی کے مشترکہ اہتمام میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منایا۔ اس موقع پر دلی اور میرٹھ کی ڈراما تنظیموں نے کئی ڈرامے اسٹیج کیے۔ جن میں اُپٹا میرٹھ نے ہدایت کار بھارت بھوشن شرما کا ڈراما "قصہ کرسی کا"، سے پل پروڈکشن، دہلی کا ڈراما "کیش لیس"، ہدایت کار آر ٹھکر اور ابھیشیک جان، ایمرٹسی آرٹ ویلفیئر دہلی کا "ایڈ ہیپی"، ہدایت کار سنیل چوہان اور منچ آپ سب کا (ماسک) دہلی کا ڈراما "بڈھا مر گیا" ہدایت کار دنیش اہلاوت کو شاندار طریقے سے اسٹیج کیا گیا۔ ڈراموں کو ناظرین نے بے حد پسند کیا اور تالیوں کی گڑگڑاہٹ سے اراکین ڈرامہ اور اداکاروں کو حوصلہ بخشا۔ واضح ہو کہ یونائیٹڈ پروگریسیو تھیٹر ایسو سی ایشن (اُپٹا) گذشتہ 15 برسوں سے ڈرامے کے میدان میں شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی کے اشتراک سے ثابت قدمی اور کامیابی سے ڈرامے کے فروغ میں بڑی دلجمعی کے ساتھ اپنی خدمات انجام دے رہی ہے اور اب تک اس تنظیم نے حب الوطنی، قومی اتحاد، آپسی بھائی چارہ، فروغ تعلیم، کرپشن، دھوکہ دہی، مطلب پرستی، مدر مسٹری، سماجی نا برابری، بچوں کی تربیت تعلیم کی اہمیت جیسے مختلف موضوعات کو لے کر بہت خوبصورت اور سبق آموز ڈرامے اسٹیج کیے ہیں۔ جن میں "جنگ آزادی 1857ء"، "پہلی جنگ آزادی"، "آدھا سچ"، "داروغہ جی چوری ہوگئی"، "آپریشن وائٹ مون"، "شیطان کا جال"، "بیڑیاں"، "سرفروشی کی تمنا"، "کالی رات کے ہم سفر، بیٹی ایک وردان، ہیمنت اتھارٹی، دل کی دکان، مادہ کیکٹس، لڑائی جاری ہے، اندھیر نگری، یہ سنگھا سن ہے اور وی سائلنٹ کنفیشن" جیسے بہت سے ڈرامے اسٹیج کر چکے ہیں۔ ان ڈراموں نے عوامی مسائل، تہذیبی وراثت اور اخلاقی قدروں کو فروغ دینے کا کارنامہ انجام دیا ہے اور شہر کی غیور عوام کے ذریعے یہ سبھی ڈرامے خوب سراہے گئے ہیں۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز میرٹھ کے میئر ہری کانت اہلووالیہ نے شمع روشن کر کے کیا۔ بعد ازاں بھوانی ڈگری کالج، شاہ جہاں پور کی طالبات سے گنیش وندنا پیش کر کے سامعین کو مسحور کر دیا۔ مہمانانِ ذی وقار کے بطور برجھو دیال بالمیکی، سابق وزیر حکومت اتر پردیش، ڈاکٹر معراج الدین احمد، سابق وزیر حکومت اتر پردیش، ڈاکٹر مینا کشی پاہوجا، ڈاکٹر سپریا پاہوجا، اردو وششٹھ۔ نیرج شرما، مہیش کمار تیاگی اور روی اروڑہ نے شرکت کی۔ اس موقع پر مہمانان کے ذریعے جو کہا گیا اس کا لب لباب یہ تھا کہ یونائیٹڈ پروگریسیو تھیٹر ایسوسی ایشن (اُپٹا) نے اس صنف کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے اور آج بھی پورے عزم و حوصلے کے ساتھ میدان میں قدم جمائے ہوئے ہیں اور میرٹھ ڈرامے کے میدان میں مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور ہمارے لیے بڑے فخر کی بات ہے کہ یہاں کی تنظیمیں دہلی میں جاکر اپنا پرچم لہراتی ہیں اور ایوارڈ حاصل کرتی ہیں۔ میرٹھ اور دہلی کی ان کامیاب پیش کشوں نے، میرٹھ کی رنگ منچ کی دنیا کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کی بہترین کوشش کی ہے۔ سماجی مسائل پر مبنی مختلف ڈرامے پیش کر کے تہذیبی وراثت اور اخلاقی قدروں کو فروغ دینے کا کارنامہ انجام دیا ہے۔ عوام کی اس پسندیدگی نے ہمیں حوصلہ عطا کرنے کے ساتھ اس تحریک کو جاری رکھنے کی ترغیب دی ہے۔ دہلی اور میرٹھ کے رنگ منچ کے فن کاروں نے جس طرح سے اپنی اداکاری کے جوہر دکھائے ہیں وہ بے مثال اور لاجواب ہیں۔ یونائیٹڈ پروگریسیو تھیٹر ایسوسی ایشن بہترین کام انجام دے رہی ہے اور اس نے پندرہ سالوں سے کامیابی سے اپنا سفر جاری رکھا ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس طرح کے پروگراموں میں حصہ لینے والے بھی کامیاب ہوں گے بلکہ عوام میں بھی رنگ منچ کے لیے دلچسپی اور بیداری پیدا کرے گی۔ ہندوستان کی تہذیب اور اقدار کو طالبات نے بڑے خوبصورت انداز میں پیش کیا۔ آج کے سبھی ڈرامے بہت خوب رہے اور سبھی اداکاروں نے بہترین اداکاری کی۔ ان کا مستقبل شاندار ہے۔ ڈراما جشن کو کامیاب بنانے میں سنسکار بھارتی مہانگر، میرٹھ اور سدھاکر مدرنالیہ کا خصوصی تعاون شامل رہا۔ اس موقع پر پروفیسر اسلم جمشید پوری، پروفیسر پرشانت کمار، ڈاکٹر شاداب علیم، ڈاکٹر الکا وششٹھ، ڈاکٹر ارشاد سیانوی، ڈاکٹر یہنک اگروال، ڈاکٹر سدھا شرما، ڈاکٹر منوج شریواستو، ڈاکٹر دشا دنیش، بھارت بھوشن شرما، انل شرما، ونود کمار بے چین، شیل وردھن، سریندر شرما، کرنل سندیپ متل، سیما سمر، ونشی دھر چترویدی، بی بی شرما، ہمانشو لودھی، سمبھو، ساگر شرما، محمد راشد یوسف، آفاق احمد خاں، پیوش گپتا، ایس این وتس، ہیمنت گویل، جتیندری راج، دنیش چوہان، ورپندر قنوجیہ، رام مدان، راجو پینٹر، عمائدین شہر اور کثیر تعداد میں طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔

عالمی یوم فلسفہ پر شعبہ فلسفہ نے خصوصی پروگرام کا اہتمام کیا

علی گڑھ، 23 نومبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ فلسفہ نے عالمی یوم فلسفہ کے موقع پر "ہند-فارسی فکر میں عقلیت پسندی" کے موضوع پر پروفیسر ایمریٹس پروفیسر عرفان حبیب، سنٹر فار ایڈوانسڈ اسٹڈی، شعبہ تاریخ کے خصوصی لیکچر کا اہتمام کیا۔ پروفیسر حبیب نے قرون وسطی کے ہندوستان میں عقلیت پسندی کی گہری جڑوں کا ذکر کیا۔ انھوں نے البیرونی کی کتاب الہند پر گفتگو کرتے ہوئے ہندوستانی فلسفہ اور ثقافت کی تفہیم میں عقلی اور غیر جانبدارانہ نقطہ نظر پر روشنی ڈالی اور البیرونی کے معروضی نقطہ نظر اور طریقہ استدلال کا ذکر کیا جس پر مذہبی اثر نہیں ہے۔

پروفیسر حبیب نے شہنشاہ اکبر کے دربار کے فکری ماحول پر گفتگو کی اور خاص طور سے ابوالفضل کے کاموں کا ذکر کیا، جس نے آئین اکبری میں حکمرانی میں عقل اور قوانین کی بالادستی پر زور دیا۔ پروفیسر حبیب نے ان نظریات کو اکبر کی تکثیریت اور سیکولر ریاست کے وژن سے جوڑا۔ انہوں نے قدامت پرستی پر تنقید کرنے میں فارسی شاعری کے کردار پر بھی روشنی ڈالی اور عرفی جیسی شخصیات کا حوالہ دیا جس نے اپنی شاعری سے اسلامی اور غیر اسلامی دونوں مفروضات کو چیلنج کیا۔ پروفیسر حبیب نے 'دبستاں' کے حوالے سے عقلیت پسندی کی اخلاقی جہتوں پر بھی گفتگو کی اور مساوات، رواداری اور ہمدردی کے نظریات پر زور دیا۔ شعبہ فلسفہ کے سربراہ پروفیسر عقیل احمد نے عالمی یوم فلسفہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے تنقیدی فکر اور علمی مکالمے کو فروغ دینے میں اس کی اہمیت پر زور دیا اور راجہ رام موہن رائے اور سرسید احمد خاں جیسی شخصیات کی خدمات کا ذکر کیا۔ پروفیسر حبیب اور پروفیسر عارف نذیر، ڈین، فیکلٹی آف آرٹس نے "فلسفہ: سماجی خلاء کو پُر کرنا" کے موضوع پر منعقدہ پیپر پرزنٹیشن مقابلے کے فاتحین کو اسناد تقسیم کئے۔ اس مقابلہ میں یانس اقبال (بی اے فرسٹ سمسٹر) نے پہلی پوزیشن، آہنا سنگھ (ایم اے تھرڈ سمسٹر) نے دوسری پوزیشن اور پریتی یادیو (بی اے تھرڈ سمسٹر) نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروفیسر عارف نذیر نے اپنے اختتامی کلمات میں ہند فارسی عقلیت پسند روایات کی اہمیت پر زور دیا۔ اس موقع پر علی گڑھ جرنل آف اسلامک فلاسفی کے تازہ شمارے کا بھی اجراء عمل میں آیا۔ ایگزیکیٹیو ایڈیٹر ڈاکٹر عامر ریاض بھی موجود تھے۔ مسٹر زید احمد صدیقی نے پروگرام کی نظامت کی جبکہ ڈاکٹر شاہد الحق نے شکریہ کے کلمات ادا کئے۔

ایچ اے وی انٹر کالج دیوبند کی طالبہ گورانشی نے کراٹے مقابلے میں چاندی کا تمغہ جیتا

دیوبند: 23/نومبر (ایچ ایف خان)۔ ایچ اے وی انٹر کالج دیوبند کی طالبہ گورانشی نے بلند شہر میں منعقدہ ریاستی سطح کے کراٹے مقابلے میں چاندی کا تمغہ جیت کر کالج کا نام روشن کرنے کا کام کیا ہے۔ بلند شہر سے واپس دیوبند لوٹنے پر کالج میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں طالبہ گورانشی کو کالج انتظامیہ کی جانب سے سرٹیفکیٹ اور میڈل سے ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اطلاع کے مطابق محلہ بڑضیاء الحق کا رہائشی انس ولد شمشاد موہالی میں اے سی (ایئر کنڈیشنر) کا کام کرتا تھا، جو موہالی فیز 1 میں کرائے کے کمرے میں رہ رہا تھا۔ بہار کی رہنے والی اس کی دوست 23 سالہ ندھی بھی اس کے ساتھ اسی کمرے میں رہتی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ انس کے کچھ دوست اسے مسلسل فون کر رہے تھے۔ فون کا جواب نہ ملنے پر وہ اس کے کمرے پر پہنچے، کافی دیر تک دروازہ نہ کھلنے پر دوستوں نے مالک مکان کو اطلاع نوازا گیا۔ اس موقع پر کالج کے پرنسپل ستیش کوشک نے بتایا کہ کراٹے مقابلہ میں ریاست کے تقریباً تمام انٹر کالجوں کے طلباء نے حصہ لیا تھا جس میں گورانشی کو تمغے کے علاوہ 1100 روپے کی نقد رقم اور ٹریک سوٹ سے بھی نوازا گیا ہے۔ انہوں نے دیگر طلبہ سے گورانشی کے نقش قدم پر چلنے کو کہا۔ اس دوران جملہ کالج اسٹاف موجود تھا۔

کمرے میں پھندے سے لٹکتی ملی نوجوان کی لاش

دیوبند: دیوبند کے محلہ بڑضیاء الحق کے رہنے والے 30 سالہ انس کی موہالی میں مشتبہ حالات میں موت ہوگئی۔ انس موہالی میں اے سی (ایئر کنڈیشنر) کا کام کرتا تھا۔ اس کی لاش اسی کے کمرے میں پھندے سے لٹکی ہوئی ملی۔ جبکہ اس کے قریب ہی اس کی خاتون دوست کی لاش بھی پڑی ہوئی تھی۔ پولیس کو دونوں کے سوسائڈ نوٹ بھی ملے ہیں۔ پولیس نے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ دیر شام انس کو دیوبند میں واقع ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اطلاع کے مطابق محلہ بڑضیاء الحق کا رہائشی انس ولد شمشاد موہالی میں اے سی (ایئر کنڈیشنر) کا کام کرتا تھا، جو موہالی فیز 1 میں کرائے کے کمرے میں رہ رہا تھا۔ بہار کی رہنے والی اس کی دوست 23 سالہ ندھی بھی اس کے ساتھ اسی کمرے میں رہتی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ انس کے کچھ دوست اسے مسلسل فون کر رہے تھے۔ فون کا جواب نہ ملنے پر وہ اس کے کمرے پر پہنچے، کافی دیر تک دروازہ نہ کھلنے پر دوستوں نے مالک مکان کو اطلاع دی۔ اطلاع پر پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس کی موجودگی میں دروازہ توڑا گیا تو کمرے میں انس کی لاش لٹکی ہوئی ملی۔ جبکہ ندھی کی لاش فرش پر پڑی ہوئی تھی، اس کے گلے میں بھی پھندا پڑا ہوا تھا۔ پولیس کو موقع سے دو سوسائڈ نوٹ بھی ملے ہیں۔ جس میں انس اور ندھی نے منیش نامی شخص کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ انہیں طرح طرح کی دھمکیاں دے کر پریشان کر رہا ہے۔ پولیس نے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ انس کی لاش دیوبند پہنچی تو اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ دیر رات کرنجالی روڈ پر واقع قبرستان میں انس کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

سیسامؤ ضمنی انتخاب

28 سال بعد بھی سپا کا قلعہ نہیں ڈھا سکی بھاجپا

نسیم سولنکی کے آنسو کام آئے، درج کرائی جیت

کانپور:23 نومبر(پی این ایس) پچھلے 28 سالوں سے، بی جے پی نے کبھی بھی سیسامؤ سیٹ نہیں جیتی ہے۔ اس بار سی ایم یوگی سے لے کر حکومت اور تنظیم کے بڑے بڑے لیڈروں نے سیسامؤ ضمنی انتخاب میں اپنی پوری طاقت لگا دی ہے۔لیکن نتائج پھر بھی نہیں بدلے۔آخرکار بی جے پی سماجوادی پارٹی کے گڑھ میں نہیں گھس سکی۔ایس پی کے سابق ایم ایل اے عرفان سولنکی کی اہلیہ نسیم سولنکی نے سیسامؤ ضمنی انتخاب میں کامیابی حاصل کی ہے۔بی جے پی نے برہمن کارڈ کھیلتے ہوئے سریش اوستھی کو ٹکٹ دیا تھا۔ سال 2017 میں سریش اس اسمبلی سے ہار گئے تھے، وہیں سال 2022 میں آریہ نگر سے ایم ایل اے الیکشن لڑنے کے بعد ہار گئے تھے۔20 نومبر کو جب سیسامؤ ضمنی انتخاب میں ووٹنگ ہوئی تو کل 271042 ووٹرز میں سے 132975 ووٹروں نے اپنے ووٹ کا استعمال کیا۔ اس طرح کل ووٹنگ 13.49 فیصد رہی۔ انتخابی نتائج میں ایس پی کے نسیم سولنکی 8629 ووٹوں سے جیت گئے۔نسیم کو کل 69666 ووٹ ملے، جب کہ بی جے پی کے سریش اوستھی کو 61037 ووٹ ملے۔بی ایس پی کے وریندر کمار کو 1409 ووٹ ملے ہیں۔جب 23 نومبر کو گنتی شروع ہوئی تو ایس پی امیدوار نسیم سولنکی پہلے اور دوسرے راؤنڈ میں مسلسل آگے تھیں۔ وہیں تیسرے راؤنڈ میں، وہ بی جے پی امیدوار سریش اوستھی سے صرف 39 ووٹوں سے پیچھے رہ گئیں۔ سیاسی تجزیہ کاروں نے اسے الٹ پلٹ قرار دیا،نسیم نے چوتھے دور سے ووٹوں کی مزید گنتی تک پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔انہوں نے کئی راؤنڈز تک 10 ہزار سے زیادہ ووٹوں کی اوسط برتری برقرار رکھی۔ گنتی کا 12 واں مرحلہ مکمل ہونے تک نسیم 20 ہزار ووٹوں سے آگے تھیں۔

28 سال بعد سیسامؤ سیٹ پر بی جے پی کو مضبوط بنانے کے لیے، سی ایم یوگی خود اگست اور اکتوبر کے درمیان تین بار کانپور آئے۔سب سے پہلے انہوں نے جی آئی سی گراؤنڈ، چونی گنج میں ایک جلسہ عام کیا۔ اس کے بعد درشن پوروا واقع سینٹرل پارک میں جلسہ عام کیا۔اس کے بعد انہوں نے بجاریا سے سنگیت سنیما چوک تک روڈ شو بھی کیا۔وہیں حکومت کے سب سے سینئر وزیروں میں سے ایک سریش کھنہ مسلسل کئی دنوں تک کانپور میں رہے۔ڈپٹی سی ایم کیشو موریہ نے پورا دن سیس مؤ اسمبلی میں گزارا۔ ریاستی وزراء ※ نتن اگروال، ایم اروان، دنیش کھٹک نے ووٹروں کو راغب کیا۔ تاہم، نتائج متوقع نہیں تھے۔تقریباً دو سال قبل کانپور کے جاجموَ تھانہ علاقے کے جاج مئو کی رہنے والی نذیر فاطمہ نے سابق ایس پی ایم ایل اے عرفان سولنکی پر اپنا گھر جلانے کا الزام لگایا تھا۔کچھ عرصہ قبل عرفان سولنکی کو اس کیس میں 7 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی۔عرفان پہلے ہی جیل میں تھا۔اس کے بعدان کی اسمبلی رکنیت ختم ہوگئی۔اب جب اس سیٹ پر ضمنی انتخابات کا اعلان ہوا تو ایس پی سپریمو اکھلیش یادو نے عرفان کی بیوی نسیم سولنکی کو میدان میں اتارا۔مہم کے دوران نسیم نے مندر جا کر پوجا کی۔یہاں تک کہ وہ اپنے شوہر کے جیل میں ہونے کے ذکر پر لوگوں کے سامنے اسٹیج سے رو پڑیں۔آخر کار ان کے آنسو کام کر گئے اور کانپور کے سیسامؤ کے ووٹروں نے انہیں فتح یاب کر دیا۔جب سی ایم یوگی ستمبر کے مہینے میں سیسامؤ ضمنی انتخاب کے سلسلے میں کانپور آئے تھے اور جی آئی سی چونی گنج میں جلسہ عام کیا۔ پھر اسٹیج سے کانپور کی تاریخی لال املی مل شروع کرنے کا اعلان کیا گیا جو برسوں سے بند تھی۔لال املی کے معاملے کو ضمنی انتخاب میں بہت اہم سمجھا گیا تھا، جب کہ ووٹنگ سے صرف ایک یا دو دن پہلے لال املی کے کارکنوں نے بھی بی جے پی کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ایسے میں بی جے پی کو امید تھی کہ آخرکار 28 سال بعد سیسامؤ میں کمل کھلے گا۔لیکن جو نتائج سامنے آئے وہ مختلف تھے۔ یہی نہیں، جس بوتھ مینجمنٹ کو بی جے پی کے بڑے مضبوط مانے جاتے تھے، وہ بھی سیسامؤ ضمنی انتخاب میں ناکام ثابت ہوئی۔ بی جے پی امیدوار سریش اوستھی ایک بار پھر 2017 اور 2022 کے بعد سیسامؤ ضمنی انتخاب میں 8629 ووٹوں سے ہار گئے۔

کٹھیری اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں بی جے پی کے دھرم راج نشاد کی شاندار جیت

امبیڈکر نگر(نامہ نگار)(بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی(نے 33 سال کے بعد کٹھیری اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔امبیڈکر نگر کے کٹھیری اسمبلی کی سیٹ سماج وادی پارٹی (ایس پی(سے چھین لی ہے۔اس سیٹ سے بی جے پی امیدوار دھرم راج نشاد نے 33 ہزار 828 ووٹوں کی ریکارڈ جیت درج کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔بی جے پی امیدوار دھرم راج نشاد کو 103137 ووٹ ملے اور ایس پی امیدوار شوبھاوتی ورما کو 69309 ووٹ ملے۔ضلع ہیڈ کوارٹر واقع انجینئرنگ کالج میں سخت حفاظتی انتظامات کے درمیان صبح 8 بجے سے ووٹوں کی گنتی شروع ہوئی اور گنتی کے پہلے راؤنڈ میں دھرم راج نشاد کو برتری ملی۔جبکہ بعد میں کچھ راؤنڈز میں ایس پی امیدوار شوبھاوتی ورما کو برتری ملی۔لیکن اس کے بعد پھر دھرم راج نشاد کو مسلسل برتری حاصل ہوتی گئی اور آخری راؤنڈ تک جاری رہی۔انہوں نے 33 ہزار 828 ووٹوں کامیابی حاصل کی۔دھرم راج نشاد چوتھی بار کٹھیری سے رکنِ اسمبلی منتخب ہوئے ہیں۔اس سے پہلے وہ بی ایس پی سے تین بار رکنِ اسمبلی منتخب ہوئے۔دھرم راج نشاد نے جیت حاصل کرنے کے بعد کہا کہ یہ جیت عوام اور کارکنوں کی جیت ہے۔انہوں نے بی جے پی کی اعلیٰ قیادت کو بھی شکریہ ادا کیا۔

یوپی ضمنی انتخاب:

بٹیں گے تو کٹیں گے، ایک ہیں تو سیف ہیں' کا چلا نعرہ

یوگی کی جارحانہ شبیہ سے ہوا فائدہ

لکھنؤ:23 نومبر(پی این ایس)یوپی کی نو سیٹوں پر ہوئے ضمنی انتخابات کے نتائج تقریباً واضح ہیں۔بی جے پی کو اتحادیوں کے ساتھ سات سیٹوں پر فیصلہ کن برتری حاصل ہے۔ انتخابی نتائج سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ کی جارحانہ شبیہ، مذہبی اتحاد کا ان کا ایجنڈا اور ذات پات میں تقسیم نہ ہونے کی ان کی اپیل نے کام کیا۔ ووٹروں نے 'بٹیں گے تو کٹیں گے' کے نعرے پر اپنی مہر لگا دی۔ لوک سبھا انتخابات کے برعکس، ان انتخابات میں بی جے پی سے الگ ہونے والے او بی سی اور دلت بھی اس کے ساتھ آئے ہیں۔ نتائج بتاتے ہیں کہ دلتوں نے ایس پی کو اس طرح ووٹ نہیں دیا جس طرح انہوں نے لوک سبھا انتخابات میں ووٹ دیا تھا۔ ان انتخابات سے کانگریس کی دوری ایس پی کے لیے نقصان دہ اور بی جے پی کے لیے فائدہ مند بھی تھی۔ 'کٹیں گے تو بٹیں گے' سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ کا دیا گیا ایسا نعرہ ہے جو اتر پردیش سے نکلا اور جلد ہی پورے ملک میں پھیل گیا۔ یہ بات پی ایم مودی نے یہ کہہ کر کہی تھی کہ اگر ہم ایک ہیں تو سیف ہیں۔ مہاراشٹر میں یوپی کے ضمنی انتخابات کے انتخابی نتائج بتاتے ہیں کہ یہ نعرہ زمین پر بھی کام کر گیا ہے۔لوک سبھا انتخابات مذہب کی بنیاد پر ہونے سے مکمل طور پر ذاتوں کے درمیان ہونے تک چلے گئے تھے۔فیض آباد سیٹ سے بی جے پی کا ہار جانا جہاں رام مندر واقع ہے اس بات کا اشارہ تھا کہ لوگوں نے مذہب کے مسئلہ پر ووٹ نہیں دیا۔ ذات پر مبنی مردم شماری اور آئین کو بچانے کے معاملات مذہب پر بہت زیادہ وزنی تھے۔لوک سبھا انتخابات کے برعکس نو سیٹوں کے اس انتخاب میں مذہبی اتحاد دیکھنے کو ملا۔سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے خود ان انتخابات کی ذمہ داری سنبھالی ہے۔ وہ ہر چھوٹے بڑے جلسے میں مذہبی اتحاد کی بات کرتے تھے۔ اگر بٹیں گے تو کٹیں گے، نظریے کی سطح پر بی جے پی کی کوئی نئی لائن نہیں ہے۔ بی جے پی ہمیشہ ہندوؤں کے متحد رہنے کی بات کرتی رہی ہے لیکن ان انتخابات میں اس نعرے کا اثر کچھ اور ہی ہوا۔ انتخابی نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں نے ذات پات کے بجائے مذہب کا انتخاب کیا۔ سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے نہ صرف یوپی کے انتخابات میں بلکہ مہاراشٹر اور جھارکھنڈ میں بھی ہندو اتحاد کو نمایاں طور پر بلند کیا۔ مہاراشٹر میں اس نعرے کا گہرا اثر نظر آیا۔ ہر ریلی میں سی ایم نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ذات پات کی بنیاد پر ووٹ نہ دیں۔ بی جے پی کے دیگر لیڈروں نے بھی سی ایم کی اپیل پر مہم چلائی۔

سنگھ مترا موریہ کے گھر سے سونے کی چوڑیاں، انگوٹھیاں، ہیرے کا لاکٹ چوری، نوکر پر شک

لکھنؤ23 نومبر(پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے پی جی آئی کوتوالی علاقے کی ورنداون کالونی میں سابق وزیر سوامی پرساد موریہ کی بیٹی بی جے پی لیڈر سنگھ مترا موریہ کے گھر سے کئی لاکھ مالیت کے زیورات چوری ہو گئے۔اس معاملے میں چوکیدار کو ملزم بنایا گیا ہے۔سابق ایم پی سنگھ مترا کی شکایت پر پولیس کیس درج کیا گیا ہے اور پولیس ان کی تلاش میں مصروف ہے۔ سنگھ مترا نے پی جی آئی تھانے میں دی گئی شکایت میں بتایا ہے کہ چوکیدار راجندر لکھنؤ کے نیل متھا ابراہیم پور بھگونت نگر کا رہنے والا ہے۔وہ 15 سال سے ان کی رہائش گاہ کی حفاظت کر رہا ہے۔اس لیے اس پر اعتماد تھا۔وہ اسے گھر کی چابیاں بھی دے کر شہر سے باہر چلی جاتی تھیں۔اسے اکثر علاقے اور عوام کے درمیان جانا پڑتا ہے، اس لیے وہ شاذ و نادر ہی گھر پر رہتی ہیں۔دو دن پہلے راجندر نے یہ کہہ کر چھٹی لے لی تھی کہ اس کی بیٹی کی شادی ہو رہی ہے۔سابق رکن پارلیمنٹ کے مطابق انہیں جمعہ کو ایک شادی میں شرکت کرنا تھی۔اس نے الماری سے ساڑی نکالی۔اسی دوران لاکر دیکھا۔لاکر میں رکھے زیورات کی بناوٹ اور رنگ الگ لگ رہا تھا۔ چنانچہ اس نے اسے ایک سنار کو دکھایا۔سنار نے بتایا کہ زیورات نقلی ہیں۔شبہ ہے کہ نوکر نے زیورات اس وقت چوری کیے جب وہ گھر پر نہیں تھیں اور اس کی جگہ اسی طرح کے زیورات رکھ لیے۔پی جی آئی کوتوالی میں دی گئی شکایت میں لکھا ہے کہ اس نے چار سونے کی چوڑیاں، چھ انگوٹھیاں، سونے کی چین، ایک کڑا، ہیرے کا لاکر اور کچھ نقدی رکھی تھی۔ چوکیدار راجندر نے الماری کی ایک ڈپلیکیٹ چابی بنائی اور اس میں رکھے تمام زیورات کو غائب کر دیا اور اس کی جگہ نقلی زیورات لے آئے۔سابق رکن اسمبلی کی شکایت کی بنیاد پر پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے اور نوکر کی تلاش کر رہی ہے۔ چوکیدار راجندر کو ڈھونڈنے پر وہ پوچھ گچھ کریں گی اور مزید کارروائی کریں گی۔پی جی آئی پولیس اسٹیشن کے انسپکٹر روی شنکر ترپاٹھی نے بتایا کہ معاملہ درج کر لیا گیا ہے اور معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے۔

کندرکی ہی نہیں مسلم اکثریتی سیٹ میراپور بھی بی جے پی جیت گئی

اکھلیش یادو کی سماج وادی پارٹی کو اتر پردیش اسمبلی ضمنی انتخابات میں عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اکھلیش نے تمام نو سیٹیں جیتنے کی بات کہی تھی، لیکن ان کی پارٹی صرف دو سیٹوں تک محدود نظر آتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ سماج وادی پارٹی کچھ ایسی سیٹیں ہار چکی ہے، جن میں اس کی جیت یقینی سمجھی جا رہی تھی۔ میراپور سیٹ بھی ان میں سے ایک ہے۔ مسلم اکثریتی سیٹ پر سماج وادی پارٹی کی شکست حیران کن ہے، لیکن اس کے پیچھے کئی وجوہات سامنے آئی ہیں۔سماج وادی پارٹی کی شکست کی تین وجوہات مانی جاتی ہیں۔ پہلا یہ کہ یہاں ووٹ کم پڑے اور پھر ایس پی نے ایک نئے چہرے پر جوا کھیلا مزید آر ایل ڈی امیدوار کا جانا پہچانا نام تھا۔ ساتھ ہی بی جے پی کی حمایت بھی آر ایل ڈی امیدوار کے لیے مددگار ثابت ہوئی۔ یوگی کا جلسہ بھی آر ایل ڈی کے حق میں گیا۔اکھلیش یادو نے ووٹنگ ختم ہونے کے بعد ہی اس کی نشاندہی کی تھی اور کہا تھا کہ الیکشن ڈیوٹی پر مامور افسران ان کے ووٹروں کو ووٹ دینے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔ تاہم اکثر اوقات صرف حکمران جماعتیں ہی ضمنی انتخابات جیتتی ہیں کیونکہ اپوزیشن جماعتوں کے ووٹر سمجھتے ہیں کہ ان انتخابات میں کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔ اس وجہ سے ایس پی ووٹر ووٹ ڈالنے نہیں نکلے اور یہاں صرف 40 فیصد ووٹنگ ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ بی جے پی جیت گئی، کیونکہ بی جے پی کے ووٹر ووٹ ڈالنے آئے تھے، لیکن ایس پی کے ووٹر پولنگ اسٹیشنوں سے دور رہے۔ میراپور میں سماج وادی پارٹی نے سابق ایم پی قادر رانا کی بہو سنبل رانا کو ٹکٹ دیا تھا۔ سنبل کا شمار علاقے کے امیر ترین لوگوں میں ہوتا ہے لیکن لوگوں میں ان کی مقبولیت زیادہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے بھی کم ووٹر ان کے نام پر ووٹ ڈالنے آئے اور انہیں نئے ایم ایل اے سے زیادہ امیدیں نہیں تھیں۔ اسی دوران آر ایل ڈی نے ایک جانے پہچانے چہرے کو ٹکٹ دیا جس کے نام پر لوگ ووٹ ڈالنے گئے اور یوگی کے حامی بھی انہیں ووٹ دینے آئے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی ریاست میں برسر اقتدار ہے اور جب بی جے پی نے آر ایل ڈی امیدوار کی حمایت کی تو یوگی آدتیہ ناتھ کے حامیوں نے پورے دل سے آر ایل ڈی امیدوار متھلیش پال کو ووٹ دیا۔ متھلیش نے 84304 ووٹ حاصل کیے اور ایس پی کے سنبل رانا کو 30796 ووٹوں سے شکست دی، جنہیں 53508 ووٹ ملے۔

وارانسی کمشنریٹ میں 103 چوکی، صرف پانچ کی انچارج ہیں خواتین سب انسپکٹر

وارانسی:23 نومبر(پی این ایس) خواتین کو بااختیار بننا چاہیے، اپنے حقوق کے بارے میں جاننا چاہیے اور اگر کہیں ہراساں کیا جاتا ہو تو اپنی آواز بلند کریں۔اس کے لیے ان دنوں پولیس کمشنریٹ کے علاقے میں مشن شکتی ابھیان فیز 5 زوروں پر چل رہا ہے۔لیکن پولیس، جس کا مقصد خواتین کو بااختیار بنانا ہے، اپنے ہی معاملات میں پیچھے ہے۔صورتحال یہ ہے کہ کمشنریٹ کے تین زون میں 103 پولس چوکیاں ہیں۔لیکن، ان میں سے، صرف پانچ چوکیوں پر خواتین سب انسپکٹر ہیں۔کمشنریٹ کے کاشی، گومتی اور ورنا زون میں 30 پولیس اسٹیشن ہیں۔جبکہ سائبر کرائم پولیس اسٹیشن ہے۔ان 31 تھانوں کی 103 چوکیوں میں تکیا باغ، ڈسٹرکٹ جیل، آشا جیوتی سینٹر اور لنکا اور بارگاؤں تھانہ علاقوں کی دو خواتین چوکیوں کی انچارج خاتون سب انسپکٹر ہیں۔مہیلا اور سندھورہ تھانوں کے پولیس اسٹیشن سربراہان بالترتیب لیڈی انسپکٹر اور سب انسپکٹر ہیں۔اس کے علاوہ کمشنریٹ کے کسی دوسرے عہدے یا پولیس اسٹیشن کی انچارج کوئی خاتون سب انسپکٹر یا انسپکٹر نہیں ہے۔ایسے میں یہ سوال قابل غور ہے کہ خواتین کو بااختیار بنانے کی ذمہ داری اٹھانے والی پولیس اپنے ہی معاملات میں پیچھے کیوں ہے۔

یوپی ضمنی انتخاب:

چندر شیکھر اویسی کے ہاتھوں بی ایس پی اپنی زمین کھو رہی ہے

نو سیٹوں میں سے پانچ سیٹیں ایسی تھیں جن میں بی ایس پی امیدوار کو دس ہزار سے کم ووٹ ملے

لکھنؤ۔ لوک سبھا انتخابات کے بعد ریاست میں ایک بار پھر بی ایس پی کی کارکردگی قابل رحم رہی۔ نو سیٹوں میں سے پانچ سیٹیں ایسی تھیں جن میں بی ایس پی امیدوار کو دس ہزار سے کم ووٹ ملے۔ ان انتخابات میں لوک سبھا انتخابات میں بہوجن سماج پارٹی سے نگینہ سیٹ چھیننے والی آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) نے ایک بار پھر اپنا مضبوط دعویٰ پیش کیا ہے۔ ضمنی انتخابات میں بی ایس پی کی سیاسی گراؤنڈ پھسلنے کی صورت حال ایسی تھی کہ میراپور اور کنڈرکی میں آزاد سماج پارٹی اور آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) نے اپنے امیدواروں سے زیادہ ووٹروں کے دلوں میں جگہ بنالی۔ جہاں آزاد سماج پارٹی نے بی ایس پی کے خلاف اپنی طاقت دکھائی وہیں اے آئی ایم آئی ایم نے بھی یوپی میں اپنے قدم جما لیے ہیں۔

سیاسی ماہرین کے مطابق چندر شیکھر آزاد اور اویسی ضمنی انتخابات میں مایاوتی اور آکاش آنند کو شکست دیں گے جس سے مستقبل میں بی ایس پی کو مزید نقصان پہنچ سکتا ہے۔ آپ کو بتا دیں کہ بی ایس پی کو 2022 کے اسمبلی انتخابات میں میراپور سیٹ پر 23979 ووٹ ملے تھے، جو اس بار کم ہو کر صرف 3248 رہ گئے۔ میراپور میں آزاد سماج پارٹی کے امیدوار زاہد حسین کو 22661 ووٹ ملے جبکہ اے آئی ایم آئی ایم کے امیدوار محمد ارشد کو 18869 ووٹ ملے۔ اسی طرح کنڈارکی میں گزشتہ اسمبلی انتخابات میں بی ایس پی کو 742,42 ووٹ ملے تھے جو اس بار گھٹ کر صرف 1051 رہ گئے۔ اس سیٹ پر آزاد سماج پارٹی کے چاند بابو 14201 ووٹ لے کر تیسرے نمبر پر رہے جبکہ اے آئی ایم آئی ایم کے محمد وارث 8111 ووٹ لے کر چوتھے نمبر پر رہے۔ تاہم، باقی سیٹوں پر بی ایس پی کے امیدوار تیسرے نمبر پر رہے۔

اگر ہم انتخابی نتائج پر نظر ڈالیں تو بی ایس پی کو کرہل، کنڈرکی، میراپور اور سیسامؤ میں شکست ہوئی ہے۔ چاروں سیٹوں پر بی ایس پی کا ووٹ پانچ پوائنٹس کی حد تک بھی نہیں پہنچ سکا، جو امیدواروں کی جمع پونجی ضبط کرنے کی وجہ بن گیا۔ میراپور اور کنڈرکی میں ووٹروں نے بی ایس پی پر آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) اور آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کو ترجیح دی ہے۔ بی ایس پی کی سب سے اچھی کارکردگی کٹھاری سیٹ پر رہی، جہاں پارٹی امیدوار امیت ورما نے 647,41 ووٹ حاصل کیے۔ ماجھوان کے امیدوار دیپک تیواری عرف دیپو تیواری کو 927,34 ووٹ ملے اور پھول پور کے امیدوار جتیندر کمار سنگھ کو 342,20 ووٹ ملے۔

دراصل، بی ایس پی کے بڑے لیڈروں کے مقابلے چندر شیکھر آزاد کی سرگرمی کو دلت ووٹروں نے پسند کیا ہے۔ مسلم مسائل پر ان کی واضح بات بھی ان کی مقبولیت میں اضافہ کر رہی ہے۔ اس کے برعکس لوک سبھا انتخابات میں بی ایس پی کے قومی رابطہ کار آکاش آنند کی اشتعال انگیز تقریر کے بعد انہیں یوپی سے دور رکھنے کی پارٹی کی حکمت عملی نے نقصان پہنچایا ہے۔ چندر شیکھر کے مقابلے میں بی ایس پی کا کوئی بھی طاقتور لیڈر موجودہ سیاسی منظر نامے میں اپنی شناخت بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکا ہے۔

ڈاکٹر کا اپنے شعبے میں قابل ہونا ضروری ہے: ڈاکٹر گلاٹی

ایراز لکھنؤ میڈیکل کالج اینڈ ہسپتال میں منعقدہ 15 ویں نیشنل ہیلتھ پروفیشنز ایجوکیشن کانفرنس

لکھنؤ۔ایرا یونیورسٹی کے ایڈیشنل ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن جو علی خان نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بہت تیزی سے بدل رہی ہے۔کووڈ کی وبا کے بعد صحت کے شعبے میں بہت سی تبدیلیاں آئیں اور سمارٹ فون، ای کامرس جیسی چیزیں عام آدمی کی پہنچ میں آ گئیں۔ دیگر شعبوں کے مقابلے صحت کے شعبے میں لوگوں کی توقعات میں اضافہ ہوا ہے اور حکومت بھی اس سمت میں مسلسل کام کر رہی ہے۔ آیوشمان بھارت اور ای سنجیونی پورٹل جیسی خدمات اس کا ثبوت ہیں۔ای سنجیونی پورٹل- ٹیلی میڈیسن کے ذریعے ڈاکٹروں سے مشورے کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا۔جاو علی خان نے کہا کہ ہم سپر پاور کیئر کے دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ایرا میں، ہم نے ڈیجیٹل ہیلتھ پر کورسز شروع کیے ہیں اور پچھلے 4-5 سالوں سے ٹیلی میڈیسن چلا رہے ہیں۔ ڈیجیٹل ہیلتھ سلوشنز کا استعمال بھی شروع کر دیا ہے۔ کووڈ وبائی مرض کے دوران، ہم نے آئی سی یو میں بستروں کی تعداد میں اضافہ کیا۔ ہمیں اس سال ڈیجیٹل ہیلتھ پر الیکٹرک کورس کی اجازت ملی ہے۔ اس کے علاوہ ایرا یونیورسٹی میں ہاسپٹل فرنیچر یونٹ، اینی میشن ڈیپارٹمنٹ، ایجوکیشنل ویڈیو گیمز ڈیولپر اسٹوڈیو، سافٹ ویئر ڈیولپمنٹ ٹیم، بائیو میڈیکل انوویشن ورکشاپ وغیرہ چل رہے ہیں۔ اس کے علاوہ IoT مریض مانیٹر کے ذریعے مریض کے بلڈ پریشر، دل کی دھڑکن وغیرہ کے بارے میں معلومات گھر میں رہتے ہوئے بغیر کسی تاخیر کے ہسپتال پہنچ سکتے ہیں۔ مسٹر خان نے کہا کہ مستقبل میں بیڈ سورز کی روک تھام کے لیے AI سے چلنے والا بنانے کا منصوبہ ہے۔ یہ ایک ایسا بستر ہے جو مریض کو دو گھنٹے سے زیادہ ایک ہی پوزیشن پر لیٹنے کی صورت میں لڑھک سکتا ہے۔ جے پور میں مہاتما گاندھی یونیورسٹی آف میڈیکل سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے صدر ڈاکٹر گلاٹی نے کہا کہ معاشرے کو ایک بہترین ڈاکٹر فراہم کرنا طبی ادارے کی ذمہ داری ہے۔ ایک ڈاکٹر کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے شعبے میں قابل ہو تا کہ وہ مریضوں کا درست علاج کر سکے۔ بہت سے ڈاکٹر ایسے ہیں جنہیں نظریاتی طور پر مضبوط کہا جا سکتا ہے، دوسرے لفظوں میں کتابی ڈاکٹر۔ ڈاکٹروں کو پریکٹیکل ڈاکٹر بننا ہوں گے جو مریض کی بیماری کی صحیح تشخیص کر کے اس کا علاج کر سکیں تا کہ اسے بیماری سے جلد نجات مل سکے۔

ڈاکٹر گلاٹی نے کہا کہ زیادہ تر ڈاکٹر مشین لرننگ پر انحصار کرتے ہیں، یہ قابل اور قابل ڈاکٹر بننے کا صحیح راستہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر کو وارڈ میں مریضوں کا علاج کر کے علم حاصل کرنا ہوگا۔ طبی اداروں کی فیکلٹی کی بھی اپنی ذمہ داری ہے کہ وہ میڈیکل کے طلباء کو عملی علم فراہم کریں تا کہ وہ اپنے شعبے میں ماہر بن سکیں۔ ایک قابل ڈاکٹر ہی مریضوں کی حفاظت کا خیال رکھ سکتا ہے کیونکہ طبی پیشے میں غلطی کی کوئی گنجائش نہیں، ایک چھوٹی سی غلطی مریض کے لیے جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے۔ مصنوعی ذہانت کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر گلاٹی نے کہا کہ اس وقت تمام شعبوں میں AI کا استعمال ہو رہا ہے۔ طب کا شعبہ بھی اس سے اچھوتا نہیں ہے۔ ڈاکٹروں اور عام لوگوں کا خیال ہے کہ اے آئی کے آنے سے علاج آسان ہو جائے گا۔

خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے انجینئرنگ فیکلٹی میں ورکشاپ

لکھنؤ، 23 نومبر 2024: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کی انجینئرنگ کے شعبے میں "ہیٹنگ وینٹی لیشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ" کے موضوع پر ایک روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔اس ورکشاپ کے کوارڈینیٹر اور میکینکل انجینئرنگ شعبے کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر سید اصغر حسین رضوی نے ورکشاپ کے موضوع کی معنی خیزیت اور اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ سبھی انجینئرس کو اس موضوع کا بنیادی علم ہونا چاہیے کیونکہ اسی علم کے تحت یہ انجینئرس عمارتوں کیلئے حرارتی وینٹیلیشن اور ایئر کنڈیشنگ کے نظام کو ڈیزائن کرتے ہیں اور وہ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ اندرونی ماحول آرام دہ اور توانائی سے بھرپور ہو۔ انھوں نے اس کو واضح کرنے کے لئے سافٹ ویئر کے ذریعے ڈیزائن کئے ہوئے ماڈیولز کو بھی دکھایا تا کہ طلبہ بہتر طریقے سے سمجھ سکیں کہ یہ نظام کس طرح سے کام کرتا ہے۔ اس ورکشاپ کے کلیدی مقرر انجینئر محمد شاویز الحق نے اس موضوع کی اہمیت وافادیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وینٹیلیشن تنصیب ایک ایسا نظام ہے جو بند علاقوں میں ہوا کا بہاؤ مہیا کرتا ہے۔ یہ نظام، جو ہوا کے بغیر ماحول کو ہوا دیتا ہے، تازہ ہوا کو مستقل طور پر اندور ماحول میں منتقل کرتا ہے اور زیادہ آرام دہ اور وسیع و عریض علاقہ مہیا کرتا ہے۔ وینٹیلیشن کا نظام جو گرمی اور نمی کو ختم کرتا ہے، وہ ڈور زہر آلودگی، آگ اور دھاکوں سے بچاتا ہے۔ مختلف قسم کے وینٹیلیشن سسٹم ان کے استعمال کے علاقوں کے مطابق بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ لوکل وینٹیلیشن سسٹم واحد منزلہ دفاتر، مکانات اور کاروباری اداروں کے لئے موزوں ہے۔ وسطی وینٹیلیشن سسٹم کثیر المنزلہ عمارتوں، اسپتالوں، شاپنگ مالز اور فیکٹریوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ کونٹ اور لنٹ فری ماحول میں ہوا کے دھاروں کی تشکیل کو روکنے کے لئے استعمال ہونے والا وینٹیلیشن تنصیب کا نظام ورک انوائس ریگولیشن یوٹ کے استعمال میں سالک صحت اور حفاظت کے ضوابط سے مشروط ہے اس لئے انجینئرنگ کے طلبہ کو اس نظام کی باریکیوں کو سمجھنا بہت ضروری ہے تا کہ عمارت کے ڈیزائن کو بناتے وقت ان بنیادی باتوں کا خیال رکھا جا سکے۔ اس ورکشاپ کے آخر میں طلبہ نے اس کے بارے میں دریافت کیا جس کا ان دونوں مقررین نے تشفی بخش جوابات دیئے۔ اس ورکشاپ کی نظامت ڈاکٹر راجیندر کمار ترپاٹھی اور شکریہ کے فرائض انجینئر وویک واجپئی نے دیا۔ اس ورکشاپ میں فیکلٹی کے اساتذہ کے علاوہ کثیر تعداد میں طلبہ نے شرکت کی۔